ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت برمنگھم
باخبر، باأثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.

قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ پر جاری سفاکیت کے نتیجے میں 8 افراد شہید، درجنوں زخمی
ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.327 Monday, 08 June, 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۳۲۷)، بروز پیر، ۸/جون، ۲۰۲۶ء، ۲۱/ذی الحجہ، ۱۴۴۷، ۸ صفحات

ایران کی دولت پر امریکہ کی نیت خراب! خلیجی اتحادیوں کی بحالی کے نام پر ہڑپنے کی کوشش

وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ کے بیان سے مستقبل کے ساتھ ساتھ ماضی میں بھی ہونے والی تباہی کا ملبہ ایرانی اثاثوں پر ڈالنے کے ٹرمپ انتظامیہ کے ارادے بے نقاب

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکہ اور ایران کے درمیان جاری کشیدگی میں ایک ایسے وقت پر نیا موڑ آیا ہے جب واشنگٹن میں موجود باخبر ذرائع نے دعویٰ کیا کہ ایران کے منجمد اور دیگر اثاثوں کو امریکی حکومت اپنے خلیجی اتحادیوں کی تعمیر نو کے نام پر ہڑپنا چاہتی ہے۔ یہ سرگوشیاں کویت اور بحرین میں امریکی اڈوں پر ایران کے حالیہ میزائل اور ڈرون حملوں کے فوراً بعد شروع ہوئی ہیں۔ خبر رساں ادارے روئٹرز کے مطابق امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ نے ایک خصوصی ٹیم کو یہ ٹاسک سونپا ہے کہ وہ مبینہ ایران کی جانب سے خلیجی ممالک کے بنیادی ڈھانچے کو پہنچنے والے نقصانات کا تخمینہ لگائے۔

روئٹرز کے ذرائع کا کہنا ہے کہ امریکہ نہ صرف مستقبل بلکہ ماضی میں ہونے والی تباہی کا ملبہ بھی ایرانی اثاثوں پر ڈالنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ یہ انکشاف ایک ایسے وقت میں ہوا ہے جب ایرانی سپریم لیڈر کے مشیر محسن رضائی نے سی این این کو انٹرویو دیتے ہوئے واضح کیا تھا کہ خطے میں پائیدار امن کا انحصار امریکہ کی طرف سے منجمد کیے گئے 24 ارب ڈالر کے ایرانی اثاثوں کی بحالی پر ہے۔ تاہم امریکی وزارت خزانہ کی حالیہ حکمتِ عملی سے ظاہر ہوتا ہے کہ واشنگٹن کا ارادہ محض منجمد فنڈز تک محدود نہیں، بلکہ وہ دیگر ایرانی اثاثوں کو بھی اس دائرے میں لاسکتا ہے۔

خطے میں تین ماہ سے جاری اس غیر علانیہ جنگ کو روکنے کے لیے پس پردہ سفارتی کوششیں تاحال کسی بڑی کامیابی سے محروم رہی ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ امریکہ کی طرف سے ایرانی اثاثوں کو ضبط کر کے خلیجی ممالک کو دینے کی دھمکی اس نازک سفارتی عمل کو سبوتاژ کر سکتی ہے۔ سینٹکام کو آبنائے ہرمز میں امریکی اور ایرانی افواج کے درمیان براہ راست جھڑپیں دیکھنے کو ملیں۔ امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹکام) کے مطابق امریکی افواج نے آبنائے ہرمز کے علاقے گورک اور جزیرہ قشم میں ایران کے ساحلی ریڈاروں کو نشانہ بنایا۔ یہ کارروائی ان ایرانی ڈرونز کو مار گرانے کے بعد کی گئی جو بحری ٹریفک کے لیے خطرہ بنے ہوئے تھے۔ جواب میں ایران کے پاسداران انقلاب نے کویت اور بحرین میں قائم امریکی فوجی اڈوں پر بیلسٹک میزائل داغے۔ کویتی فوج کا کہنا ہے کہ انہوں نے رہائشی علاقوں کے اوپر سے گزرنے والے سات بیلسٹک میزائلوں کو فضا میں ہی تباہ کر دیا، تاہم ان کے ملبے سے املاک کو نقصان پہنچا۔ 28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل کی ایران کے خلاف فوجی مہم کے آغاز کے بعد سے خلیج کی پٹی شدید ترین بحران کی زد میں ہے۔

اعداد و شمار کے مطابق فروری سے اپریل کے درمیان ایران نے عرب ممالک پر 6400 سے زائد میزائل اور ڈرون فائر کیے۔ اگرچہ پیٹریاٹ ڈیفنس سسٹم نے بیشتر حملوں کو ناکام بنایا، لیکن خلیجی ممالک کو پہنچنے والا معاشی اور دفاعی نقصان اربوں ڈالرز تک جا پہنچا ہے۔

17 مئی کو امارات کے 'براکہ جوہری بجلی گھر' پر ہونے والے ڈرون حملے نے عالمی تشویش کو جنم دیا۔ عالمی جوہری توانائی ایجنسی کے سربراہ رافیل گروسی نے اسے نیوکلیئر سیفٹی پر ایک سنگین سمجھوتہ قرار دیا۔ اس کے علاوہ فجیرہ کے انرجی ہب اور دبئی کے ہوائی اڈے بھی متاثر ہوئے۔ قطر کے اہم ترین 'راس لفان ایل این جی کمپلیکس' پر حملے کے باعث ملک کی گیس کی پیداوار میں 17 فیصد کمی واقع ہوئی، جس کی مکمل بحالی میں برسوں لگ سکتے ہیں۔ سعودی عرب پر گرنے والے میزائلوں کے ملبے سے سویلین انفرااسٹرکچر متاثر ہوا جبکہ بحرین کی 'باپکو ریفائنری' میں ایرانی ڈرون حملے کے بعد شدید آگ بھڑک اٹھی۔

صدر ٹرمپ پر داخلی دباؤ

امریکہ میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو پٹرولیم مصنوعات کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور مہنگائی کی وجہ سے شدید داخلی سیاسی دباؤ کا سامنا ہے۔ امریکی عوام میں اس جنگ کی مقبولیت مسلسل کم ہو رہی ہے۔ امریکی نیٹ ورک این بی سی کے پروگرام 'میٹ دی پریس' میں گفتگو کرتے ہوئے صدر ٹرمپ نے دعویٰ کیا کہ اگرچہ ایران کی ڈرون اور میزائل بنانے والی بیشتر تنصیبات کو تباہ کیا جا چکا ہے لیکن تہران کے پاس اب بھی اپنے ہتھیاروں کا قریباً 21 سے 22 فیصد حصہ محفوظ ہے۔ صدر ٹرمپ کا کہنا تھا کہ 'ان کے پاس اب بھی میزائل اور ڈرونز موجود ہیں، یہ تعداد کم ضرور ہے لیکن خطرہ اب بھی برقرار ہے۔' تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ واشنگٹن کی جانب سے ایرانی اثاثوں کو خلیجی ممالک کی تعمیر نو کے لیے استعمال کرنے کا فیصلہ تہران پر زیادہ سے زیادہ معاشی دباؤ بڑھانے کی حکمتِ عملی کا حصہ ہے تاہم اس سے خطے میں جاری پراکسی اور براہ راست جنگ کے مزید پھیلنے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔

نیتن یاہو کی نئی حکمت عملی بے نقاب؟ امریکی سینیٹر نے فوجی معاہدے کی مخالفت کر دی

واشنگٹن، (ایجنسی): امریکی سینیٹر برنی سینڈرز نے کانگریس میں زیر غور ایک ایسے قانون کی مخالفت کا اعلان کیا ہے، جس کے بارے میں ان کا کہنا ہے کہ اس سے اسرائیل اور امریکا کے درمیان فوجی

تعاون مزید گہرا ہو جائے گا اور امریکی ٹیکس دہندگان پر اضافی مالی بوجھ پڑے گا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری اپنے بیان میں برنی سینڈرز نے کہا کہ اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو جانتے ہیں کہ امریکی عوام اسرائیل کی جنگوں کے لیے مسلسل مالی معاونت فراہم کرنے سے تنگ آ چکے ہیں، اسی لیے اب وہ کانگریس کے ساتھ مل کر فوجی امداد کو پینٹاگون کے مشترکہ پیداواری معاہدوں کے اندر شامل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سینڈرز کے مطابق اس تجویز کو بظاہر امریکا کی براہ راست فوجی امداد میں کمی کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے، لیکن حقیقت میں اس کے نتیجے میں اسرائیل کو امریکی ٹیکس دہندگان کے مزید فنڈز فراہم کیے جائیں گے۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ وہ اس اقدام کی مخالفت کریں گے اور اسے منظور نہیں ہونے دیں گے۔ یہ شق امریکہ کے نیشنل ڈیفنس آتھرائزیشن ایکٹ میں شامل کی گئی ہے، جس پر کانگریس میں بحث جاری ہے۔ برنی سینڈرز کے علاوہ امریکی ایوان نمائندگان کے ارکان رو کھنہ اور تھامس میسی نے بھی اس تجویز پر تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے اس کی مخالفت کی ہے۔ یہ معاملہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکا میں اسرائیل کو دی جانے والی فوجی امداد اور مشرق وسطیٰ کی پالیسیوں پر سیاسی بحث میں شدت آ رہی ہے، جبکہ کئی قانون ساز امریکی وسائل کے استعمال اور بیرونی جنگوں میں واشنگٹن کے کردار پر سوالات اٹھا رہے ہیں۔

سوڈان کے ایک بازار پر ڈرون حملہ 11 افراد ہلاک، درجنوں زخمی

خرطوم، (ایجنسیاں): وسطی سوڈان کے ایک بازار میں کیے گئے ڈرون حملے میں 11 شہری ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ایک انسانی حقوق کے گروپ نے کہا کہ فضائی حملوں میں اضافے سے دنیا کے بدترین انسانی بحرانوں میں سے ایک کی صورتحال مزید بگڑ رہی ہے۔ ایمرجنسی لائرز کے مطابق اس حملے میں شمالی کوردوفان ریاست میں نیم فوجی دستوں کے زیر کنٹرول قصبے ابوزعیمہ کے مرکزی بازار کو نشانہ بنایا گیا۔ گروپ نے کہا کہ ہلاکتوں کے اعداد و شمار بڑھ سکتے ہیں تاہم یہ معلومات فی الحال میسر نہیں کہ حملہ کس نے کیا۔ کسی بھی فریق نے ابھی تک ذمہ داری قبول نہیں کی ہے۔

برطانیہ اور تیونس میں فلسطین کے حق میں مظاہرے، ہزاروں افراد سڑکوں پر نکل آئے

فلسطینی پرچم لہراتے ہوئے اسرائیل کی پالیسیوں اور برطانوی حکومت کی اسرائیل کے لیے حمایت کے خلاف احتجاج

مانچسٹر/بیزرت، (ایجنسیاں): برطانیہ اور تیونس میں فلسطینی عوام سے اظہار یکجہتی اور غزہ میں جاری جنگ کے خلاف بڑے مظاہرے کیے گئے، جن میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی اور فلسطینی عوام کے حق میں نعرے بلند کیے۔ برطانیہ کے شہر مانچسٹر میں فلسطین کے حامی مظاہرین سڑکوں پر نکل آئے اور فلسطینی پرچم لہراتے ہوئے اسرائیل کی پالیسیوں اور برطانوی حکومت کی اسرائیل کے لیے حمایت کے خلاف احتجاج کیا۔ مظاہرین نے برطانوی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اسرائیل کی حمایت ختم کرے اور فلسطینی عوام کے حقوق کے تحفظ کے لیے عملی اقدامات کرے۔ گریٹر مانچسٹر میں قائم تنظیم 'فرینڈز آف فلسطین' کی جانب سے جاری ویڈیوز میں مظاہرین کو شہر کی مختلف سڑکوں پر مارچ کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ شرکاء نے فلسطینی عوام کے حق میں نعرے لگائے اور 'اسرائیلی قبضہ ختم کرو' کے الفاظ پر مشتمل ایک بڑا بینر بھی اٹھا رکھا تھا۔ مارچ کا انعقاد 1967 کی جنگ کے 59 برس مکمل ہونے کے موقع پر کیا گیا، جسے فلسطینی تاریخ میں "نکسا" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس جنگ کے بعد اسرائیل نے مغربی کنارے، مشرقی بیت المقدس اور غزہ کی پٹی پر قبضہ کر لیا تھا۔ دوسری جانب تیونس کے شمالی شہر بیزرت میں بھی فلسطین کے حق میں ایک احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرین نے شہید حبیب بورقیبہ پارک میں جمع ہو کر غزہ پر جاری اسرائیلی حملوں اور انسانی بحران کے خلاف آواز بلند کی۔ مظاہرے کے دوران شرکا نے سرخ رنگ سے رنگے ہوئے علامتی تابوت رکھے، جن کے ذریعے غزہ میں ہونے والی ہلاکتوں اور انسانی المیے پر اپنے غم و غصے کا اظہار کیا گیا۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ غزہ کے عوام انتہائی مشکل حالات کا سامنا کر رہے ہیں اور عالمی برادری کو فوری طور پر جنگ بندی اور انسانی امداد کی فراہمی کے لیے مؤثر اقدامات کرنے چاہئیں۔ مبصرین کے مطابق غزہ میں جاری جنگ کے باعث دنیا کے مختلف ممالک میں فلسطینی عوام کے حق میں احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے، جہاں لوگ جنگ کے خاتمے اور فلسطینیوں کے حقوق کے تحفظ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

جنوبی کوریا میں 20 سال میں پہلی بار ایک خاتون بطور وزیر اعظم نامزد

سیول، (ایجنسی) جنوبی کوریا کی صدر لی جے میونگ نے کاروباری اور ٹیکنالوجی شعبے سے تعلق رکھنے والی ہان سیونگ سوک کو ملک کا نیا وزیر اعظم نامزد کر دیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ہان سیونگ

سوک جنوبی کوریا کی معروف ٹیکنالوجی کمپنی ناور کی سابق چیف ایگزیکٹو رہ چکی ہیں اور انہیں ملک کے ڈیجیٹل اور اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم کی نمایاں شخصیات میں شمار کیا جاتا ہے۔ مزید برآں ہان سیونگ جنوبی کوریا میں 20 سال میں نامزد ہونے والی پہلی وزیر اعظم ہیں۔ صدر لی جے میونگ کا کہنا ہے کہ ہان سیونگ سوک کی نامزدگی کا مقصد معیشت میں جدت، مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور اسٹارٹ اپ سیکٹر کو مزید فروغ دینا ہے۔ مبصرین کے مطابق ایک کاروباری رہنما کو وزیر اعظم کے عہدے کے لیے منتخب کرنا نئی حکومت کی اقتصادی ترجیحات کی عکاسی کرتا ہے۔ تاہم ان کی تقرری کو حتمی شکل دینے کے لیے جنوبی کوریا کی نیشنل اسمبلی میں سماعت اور توثیق کا عمل درکار ہے۔

اسلامی جہاد نے اسرائیل میں فائرنگ واقعہ کو فلسطینیوں پر مظالم کا ردعمل قرار دے دیا

یروشلم، (ایجنسیاں) فلسطینی مزاحمتی تنظیم اسلامی جہاد نے وسطی اسرائیل میں ہونے والے مہلک فائرنگ حملوں پر ردعمل دیتے ہوئے انہیں اسرائیلی پالیسیوں اور فلسطینیوں کے خلاف کارروائیوں کا 'فطری ردعمل' قرار دیا ہے۔ تنظیم کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ اسرائیل اور یہودی آبادکار گروہوں کی جانب سے فلسطینی عوام کے خلاف جاری کارروائیوں اور مبینہ مظالم کے تناظر میں ایسے واقعات سامنے آ رہے ہیں۔

اسلامی جہاد نے اپنے بیان میں کہا کہ اسرائیل کی موجودہ حکومت کی پالیسیوں کے نتیجے میں خطے میں کشیدگی میں اضافہ ہوا ہے اور حالیہ فائرنگ حملے اسی صورتحال کا ردعمل ہیں۔ بیان میں تنظیم نے حملے کے ذمہ دار افراد کیلئے دعائیہ کلمات بھی استعمال کیے اور کہا کہ وہ ان کے لیے رحمت کی دعا کرتی ہے۔ واضح رہے کہ اتوار کے روز وسطی اسرائیل میں مقبوضہ مغربی کنارے کے قریب مختلف مقامات پر فائرنگ کے واقعات پیش آئے تھے جن میں ایک شخص ہلاک اور متعدد افراد زخمی ہو گئے تھے۔ اسرائیلی حکام نے واقعے کو دہشت گرد حملہ قرار دیتے ہوئے حملہ آور کو ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ اسرائیلی سکیورٹی اداروں نے واقعے کے بعد علاقے میں سرچ آپریشن شروع کر دیا جبکہ وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے سکیورٹی صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے اعلیٰ سطحی اجلاس طلب کیا۔ دوسری جانب خطے میں جاری کشیدگی، غزہ جنگ اور مغربی کنارے میں بڑھتے ہوئے تصادم کے باعث اسرائیل اور فلسطینی علاقوں میں سکیورٹی خدشات بدستور برقرار ہیں۔ اسلامی جہاد کے بیان نے ایک بار پھر خطے میں جاری تنازع اور سکیورٹی صورتحال پر نئی بحث چھیڑ دی ہے، جبکہ اسرائیلی حکام نے ایسے بیانات کو تشدد کی حوصلہ افزائی قرار دیا ہے۔

یہودی آبادکاروں کا قابض سکیورٹی کی حفاظت میں مسجد اقصیٰ پر دھاوا اور اشتعال انگیز رسومات کی ادائیگی

غزہ: غزہ کی پٹی میں شہری دفاع کے ترجمان محمود بصل نے اعلان کیا ہے کہ جون کے مہینے کے آغاز سے اب تک قابض اسرائیل کی مسلسل خلاف ورزیوں کے نتیجے میں 36 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں جن میں تین بچے اور چھ خواتین بھی شامل ہیں۔

محمود بصل نے اتوار کو ایک پریس بیان میں وضاحت کی کہ یہ تعداد محض اعداد و شمار تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ ان انسانی نقصانات کی وسعت کو ظاہر کرتی ہے جو فلسطینی خاندانوں کو اٹھانا پڑ رہے ہیں کیونکہ گذشتہ چند دنوں کے دوران درجنوں خاندانوں نے اپنے پیاروں اور رشتہ داروں کو کھو دیا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مسلسل جارحیت اور بگڑتے ہوئے انسانی حالات کے نتیجے میں بچے اور خواتین سب سے زیادہ متاثر ہونے والے طبقات میں شامل ہیں۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ ہر شہید کے پیچھے ایک انسانی المیہ اور ایک ایسا خاندان ہے جس نے اپنے کسی فرد کو کھو دیا ہے اور کئی نامکمل خوابوں کا بوجھ ان کے حصے میں آیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قلیل مدت میں 36 فلسطینیوں کی شہادت غزہ کی پٹی کے مکینوں کی زندگی کے المناک پہلوؤں کا خلاصہ کرتی ہے مگر یہ شہریوں کو روزانہ درپیش مصائب اور انسانی اثرات کی مکمل عکاسی نہیں کرتی۔ غزہ کی پٹی میں وزارت صحت کے بیان کے مطابق دس اکتوبر کو جنگ بندی کے اعلان کے بعد سے اب تک شہداء کی کل تعداد 961 ہو گئی ہے جبکہ تین ہزار بیس افراد زخمی ہوئے ہیں۔ ملبے تلے سے لاشیں نکالنے کے واقعات کی تعداد 782 تک پہنچ گئی ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ ملبے کے نیچے سے متاثرین کی تلاش اور انہیں نکالنے کا عمل مسلسل جاری ہے۔ سات اکتوبر سنہ 2023ء کو جارحیت کے آغاز سے اب تک مجموعی تعداد کے لحاظ سے شہداء کی تعداد 72 ہزار 971 ہو گئی ہے جبکہ ایک لاکھ 73 ہزار 12 افراد زخمی ہوئے ہیں جو قابض اسرائیل کی جارحیت کی بڑھتی ہوئی انسانی قیمت کی عکاسی کرتی ہے۔

ایران کی جانب سے قابض اسرائیل کے شمال پر میزائل حملہ، الجلیل اور حیفا میں سائرن بج اٹھے

تل ابیب: ایران نے قابض اسرائیل کی جانب بیلسٹک میزائلوں کے کئی راکٹ داغے ہیں جو علاقائی کشیدگی میں ایک نئی پیش رفت ہے۔ اس حملے کے بعد ملک کے شمالی علاقوں سمیت جلیل، گولان اور حیفا میں بڑے پیمانے پر خطرے کے سائرن بج اٹھے۔

اسرائیلی میڈیا نے شمالی علاقوں کے کئی مقامات پر دھماکوں کی آوازیں سننے کی اطلاع دی ہے جس کے ساتھ ہی ایران سے آنے والے میزائلوں کا مقابلہ کرنے کے لیے فضائی دفاعی نظام کو بھی فعال کر دیا گیا ہے۔ قابض فوج نے بھی ایرانی سرزمین سے اسرائیل کی جانب میزائل داغے جانے کی تصدیق کی ہے اور متعدد علاقوں میں انتباہی سسٹمز کو چلانے کا اعلان کیا ہے۔ عبرانی ذرائع کے مطابق یہ حملہ کئی لہروں میں کیا گیا جس نے قابض اسرائیل کے شمالی علاقوں کو نشانہ بنایا ہے جبکہ سکیورٹی اور عسکری ادارے مسلسل اس بمباری سے ہونے والے نقصانات اور نتائج کا جائزہ لے رہے ہیں۔ اس صورتحال کے تناظر میں عبرانی چینل 12 نے بتایا ہے کہ اسرائیلی وزیر تعلیم نے سکیورٹی کی صورتحال اور تیزی سے بڑھتے ہوئے عسکری تصادم کے پیش نظر پیر کے روز پورے قابض اسرائیل میں سکول بند رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

یہ میزائل حملہ بیروت کے جنوبی مضافات میں اسرائیلی فضائی حملے کے جواب میں ایرانی دھمکیوں کے بعد ہوا ہے جس میں لبنانی ذرائع کے مطابق دو افراد ہلاک اور 20 زخمی ہوئے تھے۔

خاتم الانبیاء ہیڈکوارٹر کے کمانڈر نے ایک بیان میں کہا کہ تہران نے پہلے ہی خبردار کر دیا تھا کہ اگر بیروت کے جنوبی مضافات پر حملے جاری رہے یا ان میں وسعت آئی تو اسرائیل کو نشانہ بنایا جائے گا۔ انہوں نے جنوبی لبنان اور جنوبی مضافات کے خلاف عسکری کارروائیاں بند کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر حملے جاری رہے یا لبنانی میدان میں مزید کشیدگی دیکھی گئی تو ایران جواب دینا جاری رکھے گا جبکہ خطے میں تصادم کا دائرہ وسیع ہونے کے خدشات بڑھتے جا رہے ہیں۔

قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ پر جاری سفاکیت کے نتیجے میں 8 افراد شہید، درجنوں زخمی

غزہ: قابض اسرائیل کی جانب سے جنگ بندی کی مسلسل خلاف ورزیوں کے نتیجے میں آج بروز اتوار غزہ کی پٹی پر کیے گئے فضائی حملوں میں 8 فلسطینی شہری شہید اور متعدد زخمی ہو گئے ہیں۔

آج دوپہر کے وقت ہمارے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ خان یونس کے علاقے المواصی میں النص چوک کے قریب پولیس کی گاڑی پر قابض اسرائیل کی بمباری کے نتیجے میں کم از کم 4 شہداء اور 17 زخمیوں کو کویت اسپیشلسٹ فیلڈ ہسپتال منتقل کیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ یہ علاقہ بے گھر افراد کے خیموں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا جس کے باعث زخمیوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے اور ان میں سے اکثریت کی حالت تشویشناک ہے۔

اس سے قبل اتوار کے روز ہی قابض اسرائیل کی افواج کی جانب سے جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے غزہ کی پٹی کے کئی علاقوں میں توپ خانے سے گولہ باری اور فائرنگ کی گئی جس کے نتیجے میں ایک ماہی گیر شہید اور ایک زخمی ہو گیا۔ اسی طرح گذشتہ روز غزہ کے حی الزیتون علاقے میں قابض اسرائیل کی بمباری سے دو افراد شہید ہوئے اور ایک خاتون اپنے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جام شہادت نوش کر گئیں۔

مقامی ذرائع نے بتایا کہ ماہی گیر محمد موسیٰ ابو جیاب عمر 16 سال شہید ہو گئے ہیں اور ماہی گیر محمد عاطف الاقرع شدید زخمی ہوئے ہیں۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب قابض اسرائیل کی افواج نے غزہ کی پٹی کے وسط میں دیر البلح کے ساحل پر ان کے کام کے دوران انہیں نشانہ بنایا۔

قابض اسرائیل کی بحریہ نے علاقے میں کام کرنے والی ماہی گیری کی دو کشتیوں کا محاصرہ کیا اور ان پر فائرنگ کر کے چار ماہی گیروں کو گرفتار کر لیا۔ قابض افواج انہیں ان کی کشتیوں اور ماہی گیری کے سامان سمیت نامعلوم مقام پر لے گئی ہیں۔

اتوار کی صبح ایک خاتون گذشتہ روز غزہ کے علاقے الجوازات میں بے گھر افراد کے خیموں پر قابض اسرائیل کی بمباری میں زخمی ہونے کے بعد دم توڑ گئیں۔ اس سانحے میں شہداء کی تعداد بڑھ کر 9 ہو گئی ہے جن میں 3 خواتین اور ایک بچی شامل ہے۔

علاوہ ازیں ایک مقامی ذریعہ نے اطلاع دی ہے کہ گذشتہ روز غزہ شہر کے جنوب مشرق میں حی الزیتون میں قابض اسرائیل کی بمباری کے نتیجے میں دو شہداء الشفاء ہسپتال لائے گئے ہیں۔

آج دوپہر کے وقت غزہ کی پٹی کے شمال میں بیت لاہیہ قصبے کے علاقے العطاطرہ میں قابض اسرائیل کی جنگی کشتیوں کی کارروائی کے نتیجے میں 4 شہری زخمی ہوئے ہیں۔

مقامی ذرائع نے بتایا ہے کہ قابض اسرائیل کی افواج نے غزہ کی پٹی کے وسط میں البریج کیمپ کے شمال میں فائرنگ اور دھوئیں کے گولے برسائے اور توپ خانے سے گولہ باری کی ہے۔ قابض اسرائیل کے توپ خانے نے غزہ کی پٹی کے شمال اور جنوبی شہر خان یونس کے مشرقی علاقوں پر بھی بمباری کی ہے۔

گذشتہ روز ہفتے کو غزہ کی پٹی پر قابض اسرائیل کے حملوں میں 10 شہری شہید ہوئے تھے۔ حال ہی میں قابض اسرائیل کی فوج نے غزہ کی پٹی پر اپنی سفاکیت میں اضافہ کیا ہے اور روزانہ کی بنیاد پر بیشتر علاقوں میں قتل عام کر رہی ہے۔ قابض اسرائیل غزہ کے نئے علاقوں پر اپنا قبضہ بڑھا رہا ہے جبکہ امن کے امریکی ایلچی اور خود امریکہ خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں جس نے جنگ بندی معاہدے میں قابض اسرائیل کی ضمانت دی تھی۔

قابض اسرائیل کی افواج غزہ کی پٹی میں جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں جس میں بے گھر افراد کے ٹھکانوں پر فضائی اور توپ خانے سے بمباری اور یلو لائن کے اندر تباہی و بربادی کے آپریشن شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اشیاء، امداد اور نقل و حمل پر پابندیاں بھی برقرار ہیں۔

فلسطینی وزارت صحت کے اعداد و شمار کے مطابق، دس اکتوبر سنہ 2023ء سے شروع ہونے والی جنگ بندی کے بعد سے اب تک شہداء کی تعداد 965 ہو چکی ہے اور 3020 افراد زخمی ہوئے ہیں جبکہ ملبے تلے سے 782 لاشیں نکالی جا چکی ہیں۔

سات اکتوبر سنہ 2023ء سے شروع ہونے والی سفاکیت کے بعد سے مجموعی طور پر تقریباً 72975 شہداء اور 173128 زخمی ہو چکے ہیں، جو غزہ کی پٹی پر قابض اسرائیل کی جانب سے جاری سفاکیت کی بھاری انسانی قیمت کی عکاسی کرتی ہے۔

غزہ سے 30 مریضوں کا طبی انخلاء، قابض صیہونی ریاست سے کراسنگ کھولنے کے مطالبات

غزہ کی پٹی سے باہر علاج اور طبی نگہداشت کی تکمیل کے لیے اتوار کی صبح 30 فلسطینی مریض 51 تیمارداروں کے ہمراہ رفح بری عبورگاہ کے ذریعے روانہ ہوئے۔

وزارت صحت نے مریضوں اور ان کے تیمارداروں کی روانگی کا اعلان کرتے ہوئے اس بات کی تصدیق کی کہ میڈیکل ریفرل کمیٹی مریضوں کے سفری فائل پر کام جاری رکھے ہوئے ہے اور متعلقہ حکام کے ساتھ ہم آہنگی کر رہی ہے تاکہ ان کیسز کے نکلنے کے طریقہ کار کو آسان بنایا جا سکے جنہیں غزہ کی پٹی سے باہر علاج کی ضرورت ہے۔

وزارت نے زور دے کر کہا کہ ہزاروں مریض اور زخمی ابھی بھی علاج کے لیے سفری اجازت ناموں کے منتظر ہیں اور انہوں نے طبی انخلاء کے عمل کو تیز کرنے کا مطالبہ کیا ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ وہ بروقت ضروری طبی نگہداشت تک پہنچ سکیں اور علاج اور زندگی کے ان کے حق کا تحفظ کیا جا سکے۔

روانگی ایسے وقت میں ہوئی ہے جب غزہ میں صحت کی بگڑتی ہوئی صورتحال کے بارے میں انتباہات میں اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ ہلال احمر فلسطین نے گذشتہ کہا تھا کہ موجودہ طبی انخلاء کے آپریشنز ابھی بھی محدود ہیں اور انسانی ضروریات کے بڑھتے ہوئے حجم کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتے۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 18 ہزار سے زیادہ زخمی اور بیمار افراد تشویشناک حالت میں ہیں جنہیں فوری طور پر خصوصی مداخلت اور علاج کی ضرورت ہے اور ان میں سے بڑی تعداد کی زندگیوں کے بارے میں بڑھتے ہوئے خدشات پائے جاتے ہیں۔ گذشتہ کئی ماہ کے دوران سرحدی گزرگاہوں کی بار بار بندش کے نتیجے میں صحت کا بحران شدت اختیار کر گیا ہے جس کی وجہ سے طبی اور انسانی امداد کی آمد معطل ہوئی ہے اور غزہ کی پٹی کے اندر ادویات اور علاج کی فراہمی میں شدید قلت پیدا ہوئی ہے۔

رفح گزرگاہ نے فروری سنہ 2026ء کے اوائل میں جزوی طور پر کام دوبارہ شروع کیا تھا جس نے مخصوص انتظامات اور منظوریوں کے مطابق فلسطینی مریضوں اور زخمیوں کے گروہوں کو باہر نکلنے کا موقع فراہم کیا اور یہ اقدام اکتوبر سنہ 2025ء میں نافذ العمل ہونے والے جنگ بندی معاہدے کے دوسرے مرحلے پر عمل درآمد کے تناظر میں کیا گیا۔

باز نہیں آرہے یہودی، مئی میں 23 بار مسجد اقصیٰ میں گھسے آبادکار

فلسطینی نمازیوں کی آمد و رفت اور عبادت پر لگائی گئیں مختلف پابندیاں: فلسطینی وزارت اوقاف

یروشلم، (ایجنسیاں): فلسطینی وزارت اوقاف و مذہبی امور نے انکشاف کیا ہے کہ مئی کے مہینے میں اسرائیلی یہودی آبادکاروں کے گروہوں نے مقبوضہ مشرقی یروشلم میں واقع مسجد اقصیٰ کے احاطے میں 23 مرتبہ گھس گئے۔ وزارت کے مطابق ہزاروں اسرائیلی آبادکار اسرائیلی حکام کے زیر کنٹرول باب المغاربہ (مراکش گیٹ) کے ذریعے مسجد اقصیٰ کے احاطے میں داخل ہوئے، جبکہ اسی دوران فلسطینی نمازیوں کی آمد و رفت اور عبادت پر مختلف پابندیاں عائد کی گئیں۔ فلسطینی خبر رساں ایجنسی کے مطابق 14 مئی کو سب سے بڑا گروہ مسجد اقصیٰ میں داخل ہوا، جس میں تقریباً 1,400 افراد شامل تھے۔ اس گروہ میں اسرائیلی وزراء، کنیسٹ کے اراکین اور دائیں بازو سے تعلق رکھنے والے سرگرم کارکن بھی شامل تھے۔

فلسطینی وزارت اوقاف نے خبردار کیا ہے کہ مسجد اقصیٰ کے صحنوں میں یہودی مذہبی رسومات کی ادائیگی میں اضافہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ ان رسومات میں دعائیں، سجدے، مذہبی نغمے، رقص اور اسرائیلی پرچم لہرانا شامل ہے۔ مسجد اقصیٰ، جو اسلام کا تیسرا مقدس ترین مقام ہے، گزشتہ کئی دہائیوں سے کشیدگی کا مرکز بنا ہوا ہے۔ 1967 میں مشرقی یروشلم پر اسرائیلی قبضے کے بعد سے یہاں آبادکاروں کے داخلوں اور مسلم نمازیوں پر عائد پابندیوں کے باعث متعدد بار تنازعات اور جھڑپیں رونما ہو چکی ہیں۔

مسجد اقصیٰ کے انتظامی امور اردن کی وزارت اوقاف کے سپرد ہیں، جسے اس مقدس مقام کے انتظام اور رسائی کے معاملات میں قانونی اختیار حاصل ہے۔ دوسری جانب اسرائیلی آبادکار، جو اس مقام کو 'ٹیمپل ماؤنٹ' کے نام سے موسوم کرتے ہیں، یہاں مخصوص اوقات میں یہودی عبادات کے انعقاد کے خواہاں ہیں۔ اسرائیل کے کئی سینئر قانون ساز، جن میں انتہائی دائیں بازو سے تعلق رکھنے والے قومی سلامتی کے وزیر اتمر بن گویر بھی شامل ہیں، ان مطالبات کی کھل کر حمایت کر چکے ہیں۔

محمد الخطیب.. فلسطینی شیر خوار جس کے اعضاء قابض اسرائیل نے کاٹ دیے

غزہ: محمد احمد الخطیب نامی شیر خوار بچہ ابھی چار ماہ کا بھی نہیں ہوا تھا کہ اس نے خود کو غزہ کی پٹی میں جاری نسل کشی کی بدترین تصویر کے سامنے پایا۔ ایک ایسی عمر میں جب بچہ فقدان یا درد کے مفہوم سے ناواقف ہوتا ہے اس وقت محمد اس انسانی المیے کا زندہ گواہ بن چکا ہے جو قابض اسرائیل کی جارحیت نے پیدا کیا ہے اور جس نے ہزاروں بچوں کو اپاہج اور مستقل معذوری کا شکار بنا دیا ہے۔

محمد.. غزہ کے درد کی مختصر کہانی

غزہ کے ایک ہسپتال کے انتہائی نگہداشت وارڈ کے اندر محمد الخطیب ان مشکل دنوں کے بعد پڑا ہے جنہوں نے اس کی زندگی کو تہہ و بالا کر کے رکھ دیا ہے۔

اس شیر خوار بچے نے اپنی والدہ کو کھو دیا جو ایک اسرائیلی فضائی حملے میں شہید ہو گئیں جبکہ وہ اسے بمباری سے بچانے کے لیے اپنی آغوش میں لیے ہوئے تھیں۔ ادھر اسے ملبے کے نیچے سے شدید زخمی حالت میں نکالا گیا جس کی وجہ سے اس کے پاؤں میں سے ایک کاٹنا پڑا جبکہ اس کے ہاتھ کے بھی ضائع ہو جانے کے شدید خدشات لاحق ہیں کیونکہ زخم بہت گہرا ہے اور دستیاب طبی سہولیات انتہائی محدود ہیں۔ محمد کی کہانی غزہ کے بچوں کے وسیع تر المیے کا ایک چھوٹا سا نمونہ بن چکی ہے جو گذشتہ کئی ماہ سے جاری جنگ کی بھاری قیمت ادا کر رہے ہیں۔

غزہ.. اپاہج بچوں کا سب سے بڑا مرکز

غزہ میں وزارت صحت کی جانب سے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق جنگ کے آغاز سے اب تک زخمیوں میں سے تقریباً چھ ہزار افراد کے اعضاء کاٹنے کے واقعات ریکارڈ کیے گئے ہیں جبکہ بچوں کی تعداد ان کیسز کا تقریباً ایک چوتھائی ہے جو بڑھتے ہوئے انسانی المیے کی سنگینی کو ظاہر کرتے ہیں۔

ان اعداد و شمار نے بین الاقوامی اور اقوام متحدہ کی تنظیموں کو اس بات پر مجبور کیا ہے کہ وہ غزہ کی پٹی کو جدید تاریخ میں اپاہج بچوں کا سب سے بڑا مرکز قرار دیں کیونکہ مسلسل بمباری جاری ہے اور طبی خدمات کا فقدان ہے اور زخمیوں کے لیے خصوصی علاج تک رسائی حاصل کرنا مشکل ہے۔

وہ چیخیں جن کی وجوہات کوئی نہیں سمجھتا

شیر خوار محمد کے چچا محمود الخطیب کا کہنا ہے کہ بچہ زخمی ہونے کے بعد سے مسلسل رو رہا ہے اور خاندان اس درد کی مستقل وجہ جاننے سے قاصر ہے۔

وہ ہمارے نامہ نگار کو بتاتے ہیں کہ دادی جو اس کی والدہ کی شہادت کے بعد اس کی دیکھ بھال کر رہی ہیں وہ اسے چپ کرانے کی کوشش کرتی ہیں لیکن بے سود۔ وہ سوال کرتے ہیں کہ کیا وہ اپنے جسم پر لگے زخموں کی شدت سے رو رہا ہے یا کٹے ہوئے عضو کے درد سے یا بھوک سے یا پھر اس لیے کہ وہ اپنی ماں کی اس گرم جوشی سے محروم ہو گیا ہے جس نے شہادت سے قبل اسے آخری بار گلے لگایا تھا۔

خاندان کے افراد اپنی حالت کو بے بس قرار دیتے ہیں جو ایک ایسے بچے کے سامنے ہے جس نے اپنی ماں کو کھو کر زندگی کا آغاز کیا اور ایسی چوٹیں کھائیں جو شاید زندگی بھر اس کے ساتھ رہیں۔

اس کے جسم کے باقی حصوں کو بچانے کی اپیلیں

بچے کے رشتہ دار اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اس کی صحت کی حالت کو فوری مداخلت کی ضرورت ہے تاکہ اسے بیرون ملک منتقل کیا جا سکے اور خصوصی طبی مراکز میں اس کا علاج مکمل ہو سکے خاص طور پر اس کے ہاتھ کی بگڑتی ہوئی صورتحال کے پیش نظر جس کے کسی بھی لمحے کاٹے جانے کا خطرہ ہے۔

وہ خبردار کرتے ہیں کہ طبی محاصرے کا جاری رہنا اور ہزاروں زخمیوں کو علاج کے لیے سفر سے روکنا محمد کو اس کے باقی ماندہ اعضاء کو بچانے کے موقع سے محروم کر سکتا ہے اور وہ ان بچوں کی طویل فہرست میں شامل ہو جائے گا جنہوں نے جنگ کے دوران اپنے جسم کے اعضاء کھو دیے ہیں۔

دنیا کے چہرے پر ایک کھلا زخم

محمد کا المیہ غزہ کی پٹی میں کوئی انفرادی کیس نہیں لگتا بلکہ یہ ان ہزاروں بچوں کی تکالیف کی ایک مرکوز تصویر ہے جنہوں نے اپنے اعضاء یا اپنے پیاروں کو کھو دیا ہے یا پھر دونوں سے محروم ہو گئے ہیں۔

جنگ جاری ہے اور متاثرین کی تعداد بڑھ رہی ہے جبکہ ان بچوں کا مستقبل علاج کی کمی اور مسلسل بمباری کے درمیان معلق ہے اور یہ ایک ایسا انسانی منظر ہے جو ایک پوری نسل کے مستقبل کے بارے میں بھاری سوالات اٹھاتا ہے جو ملبے، نقصان اور درد کے درمیان پروان چڑھی ہے۔

قابض اسرائیلی ریاستی جبر، مقبوضہ بیت المقدس کے علاقے الطور میں دو بھائی مکانات مسمار کرنے پر مجبور

غزہ: قابض اسرائیل کی حکام نے دو فلسطینی حقیقی بھائیوں نبیل ابو جمعہ اور سامی ابو جمعہ کو مجبور کیا کہ وہ مقبوضہ بیت المقدس کے مشرق میں واقع بلدہ الطور میں اپنی دو فلیٹوں پر مشتمل رہائشی عمارت کو خود اپنے ہاتھوں سے منہدم کریں۔

یہ عمارت سنہ 2000ء میں تعمیر ہوئی تھی جبکہ اس کے مالکان کو گذشتہ برسوں کے دوران قابض حکام کی طرف سے بغیر لائسنس تعمیر کے بہانے عائد کردہ متعدد خلاف ورزیوں اور بھاری مالی جرمانوں کا سامنا رہا۔

قابض حکام نے انہدام کے فیصلے پر عمل درآمد کئی بار ملتوی کیا تھا اور اس سے قبل دونوں بھائیوں کو انہدام مکمل کرنے کے لیے 26 جون سنہ 2026ء تک کی آخری مہلت دی تھی اور یہ دھمکی بھی دی تھی کہ اگر انہوں نے حکم پر عمل نہ کیا تو ان پر اضافی اخراجات عائد کیے جائیں گے اور تادیبی کارروائی کی جائے گی۔

قابض بیت المقدس کی بلدیہ فلسطینیوں کو تعمیراتی اجازت نامے دینے سے گریز کی پالیسی پر گامزن ہے جبکہ اس کے ساتھ ساتھ گھروں اور تنصیبات کو مسمار کرنے یا مالکان کو خود مسماری پر مجبور کرنے کا سلسلہ تیز کر دیا گیا ہے۔ یہ تمام اقدامات فلسطینی باشندوں پر زمین تنگ کرنے اور انہیں شہر چھوڑنے پر مجبور کرنے کے منصوبے کا حصہ ہیں۔

فلسطینی اور بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیمیں اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ قابض اسرائیل مقبوضہ بیت المقدس میں فلسطینی تعمیرات پر سخت پابندیاں عائد کرتا ہے جبکہ اسی دوران شہر میں یہودی بستیوں اور پروجیکٹس کی مسلسل توسیع کی جا رہی ہے۔

ٹرمپ کی ٹیک ٹیم کو بڑا جھٹکا!

وائٹ ہاؤس کے اے آئی مشیر سری رام کرشنن چھوڑیں گے عہدہ

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی وزارت دفاع وائٹ ہاؤس میں مصنوعی ذہانت (اے آئی) پالیسی کے چیف ایڈوائزر رہے ہندوستانی نژاد سری رام کرشنن جون کے آخر میں عہدے سے دستبردار ہو جائیں گے۔ امریکی صدر ٹرمپ کے آفس میں اے آئی کی حکمت عملی تیار کرنے میں کلیدی کردار ادا کرنے والے کرشنن نے خود سوشل میڈیا پر اپنے استعفیٰ کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ اب وہ امریکہ کے سامنے اے آئی سے متعلق بڑے مسائل پر نئی سطح سے کام کریں گے۔ ان کے استعفے کو ٹرمپ انتظامیہ کی ٹیک پالیسی کے لیے بڑی پیش رفت مانا جا رہا ہے۔ سری رام کرشنن نے کہا کہ وائٹ ہاؤس میں کام کرنا ان کی زندگی کا سب سے بڑا اعزاز رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ جون کے آخر میں اپنا عہدہ چھوڑ دیں گے اور مختصر وقفے کے بعد امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کے لیے اے آئی سے متعلق بڑے ادارہ جاتی کام کریں گے۔ انہوں نے صدر ٹرمپ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ان کی قیادت کے بغیر امریکہ عالمی اے آئی کی دوڑ میں آگے نہیں ہوتا۔ اپنے 18 ماہ کے دور کو تاریخی قرار دیتے ہوئے کرشنن نے کہا کہ انہوں نے یو ایس اے آئی ایکشن پلان تیار کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے اے آئی ایکسپلوریشن پارٹنرشپ، نیشنل اے آئی پالیسی فریم ورک اور اے آئی سے متعلق کئی بین الاقوامی معاہدوں پر کام کیا۔ انہوں نے فرانس، ہندوستان، برطانیہ اور مشرق وسطیٰ میں منعقدہ اے آئی اجلاس کا بھی ذکر کیا۔ سری رام کرشنن ٹرمپ انتظامیہ کی اس ٹیم کا حصہ تھے جس نے امریکہ میں اے آئی سیکٹر کی توسیع کے لیے روڈ میپ تیار کیا۔ مانا جاتا ہے کہ انہوں نے ریاستوں کے اے آئی ریگولیشن اختیارات محدود کرنے والے مجوزہ حکم کو تیار کرنے میں بھی اہم کردار ادا کیا تھا۔ وائٹ ہاؤس کے ترجمان کش دیسائی نے کہا کہ سری رام کرشنن نے اپنے ذاتی کیریئر کو چھوڑ کر امریکہ کی تکنیکی طاقت کو مضبوط بنانے کے لیے بڑا تعاون دیا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کو ٹیکنالوجی اور اختراع میں عالمی قیادت دلانے میں کرشنن کا انتہائی اہم کردار رہا ہے۔ امریکی صدر ٹرمپ نے مسلسل اے آئی سیکٹر کو امریکہ کی اسٹریٹجک طاقت قرار دیا ہے۔ چین کے ساتھ بڑھتے ہوئے تکنیکی مقابلے کے درمیان امریکہ تیزی سے اے آئی، ڈیٹا سینٹرز، چپ مینوفیکچرنگ اور ڈیجیٹل انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری کر رہا ہے۔ سری رام کرشنن اسی حکمت عملی کے اہم چہروں میں شامل تھے۔ کرشنن نے اپنے بیان میں کہا کہ مستقبل میں توانائی، ڈیٹا سینٹرز اور عام لوگوں تک اے آئی کے فوائد پہنچانا سب سے بڑا چیلنج ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ان مسائل پر امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کو مل کر کام کرنا ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ اب وہ نئے اداروں کے ذریعے اس سمت میں تعاون کرنا چاہتے ہیں۔ سری رام کرشنن نے واضح کیا کہ وہ عوامی زندگی سے دستبردار نہیں ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ اے آئی سے متعلق اہم مسائل پر کام جاری رکھیں گے۔ تاہم، انہوں نے اپنے اگلے منصوبے یا ادارے کا انکشاف نہیں کیا۔ ٹیک دنیا میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اے آئی پالیسی، سرمایہ کاری اور عالمی ٹیک تعاون سے متعلق کسی بڑے پلیٹ فارم کی شروعات کر سکتے ہیں۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں، ٹرمپ انتظامیہ کے سینئر رہنماؤں اور اپنی اہلیہ کا بھی شکریہ ادا کیا۔ کرشنن نے کہا کہ اس سفر نے انہیں یہ سکھایا کہ امریکہ کو مضبوط بنانے میں ہر فرد کا کردار ضروری ہے اور یہ آئندہ بھی اسی سمت میں کام کرتے رہیں گے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ
صحافت

'کاکروچ شو'

کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے بینر تلے ہفتہ کو دہلی کے جنتر منتر پر منعقدہ احتجاج پرامن طور پر اختتام پذیر ہوا۔ خدشہ تھا کہ کاکروچ پارٹی کے بانی ابھیجیت دیپک کو احتجاجی مقام پر پہنچنے سے پہلے ہی گرفتار کرلیا جائے گا۔ ابھیجیت دیپک امریکہ میں تھے اور دہلی کے اندرا گاندھی بین الاقوامی ہوائی اڈے سے انہیں براہ راست جنتر منتر پہنچنا تھا۔ تاہم، حکومت نے انہیں ہوائی اڈے پر احتجاج کرنے کی اجازت دے کر تصادم کے خدشات کو ختم کر دیا۔ قابل ذکر ہے کہ ابھیجیت دیپک نے کاکروچ جنتا پارٹی کے سوشل میڈیا پیج کو سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سوریہ کانت کے ایک کیس کی سماعت کے دوران بے روزگاروں کو کاکروچ سے تشبیہ دینے کے خلاف طنزیہ اور احتجاج کے طور پر بنایا تھا۔ کاکروچ جنتا پارٹی نے اپنے پہلے دن ہی لاکھوں فالوورز حاصل کیے اور کچھ ہی دیر میں یہ تعداد 20 ملین تک پہنچ گئی۔ یہ بات قابل غور ہے کہ سوشل میڈیا پر CJP کی حمایت نے جنتر منتر پر اس کے احتجاج میں متوقع بڑے ہجوم کو حاصل نہیں کیا۔ درحقیقت، کاکروچ جنتا پارٹی اور ابھیجیت دیپک نے سوالیہ پرچہ لیک ہونے کو اپنا بنیادی مسئلہ بنایا ہے، اور جنتر منتر پر احتجاج کے دوران، انہوں نے NEET، CUET، CBSE، اور GDSSC امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں پر وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔ مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے، دیپک نے کہا کہ ان کی پارٹی پہلے سے طے شدہ حکمت عملی کی پیداوار نہیں ہے، بلکہ حکومت سے غیر مطمئن لوگوں کی آواز بن کر ابھری ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکز میں برسر اقتدار بھارتیہ جنتا پارٹی نے عوام کو ہندو مسلم مسائل میں الجھا رکھا ہے جبکہ اصل مسئلہ روزگار اور عام لوگوں کے مسائل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے دس بارہ سالوں سے ہمیں ہندو۔ مسلم مسئلہ میں الجھا کر رکھا گیا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا ہندو۔ مسلم سیاست لوگوں کے گھر کے کام کو صحیح طریقے سے چلانے میں مدد دے رہی ہے اور ہندو۔ مسلم سیاست سے کس کو فائدہ ہوتا ہے؟ دیپک نے دعویٰ کیا کہ حکومت کے خلاف بولنے والے نوجوانوں اور ان کے خاندانوں میں خوف کا ماحول پیدا کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پیغام دینا ضروری ہے کہ وہ خوف کی سیاست سے خوفزدہ نہیں ہوں گے۔ موسمیاتی کارکن سونم وانگچک، جنہوں نے CJP کے احتجاج میں حصہ لیا، دیپک کا شکریہ ادا کیا، انہیں "کاکروچ ان چیف" قرار دیا اور مظاہرین سے کہا کہ وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ صرف آغاز ہے۔ ان کا مقصد تعلیمی نظام کو بہتر بنانا ہے۔ یہ قابل ذکر ہے کہ کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کوئی سیاسی پارٹی نہیں ہے، لیکن یہ نوجوانوں کی آواز بن کر ابھری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دیگر جماعتوں سے وابستہ لوگ بھی اس کے زیر اہتمام احتجاج میں شامل ہوئے۔ سونم وانگچک کے علاوہ، کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ-لیننسٹ) کے جنرل سکریٹری دیپانکر بھٹاچاریہ، کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (سی پی آئی) کی اینی راجہ، اور بائیں بازو کی طلبہ اور نوجوان تنظیموں کے کارکنوں نے بھی اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔ اسکول کے بچے بھی اپنے والدین کے ساتھ مظاہرے میں شریک نظر آئے۔ بہت سے مظاہرین نے کاکروچ ماسک پہن رکھے تھے۔ واضح طور پر، احتجاج میں شامل افراد کا تعلق اس مسئلے سے ہے جس کا کوئی سیاسی ایجنڈا نہیں ہے۔ جب کہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ احتجاج کی اجازت دے کر، حکومت نے نہ صرف کامیابی کے ساتھ تصادم سے گریز کیا بلکہ ایک ممکنہ تحریک کو ختم کرنے میں بھی کامیاب ہوگئی۔ تاہم یہ کہنا مشکل ہے کہ نوجوانوں کے مسائل کے حوالے سے شروع ہونے والی یہ مہم صحیح معنوں میں یہیں ختم ہوئی ہے۔ جس طرح سے کاکروچ جنتا پارٹی نے سوشل میڈیا پر نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد کو متحرک کیا ہے اس کے دوررس سیاسی نتائج ہو سکتے ہیں۔

اسلامی عبادت گاہیں اور ہماری ذمہ داریاں

محسن رضا ضیائی

ملک میں گزشتہ چند برسوں سے اسلامی عبادت گاہوں پر وقتاً فوقتاً انہدامی کارروائیاں انجام دی جاتی رہی ہیں، لیکن اِن دنوں اس میں بہت زیادہ شدت دیکھنے میں آرہی ہے۔ ملک کے مختلف علاقوں میں کمزور جواز فراہم کرکے مساجد کو منہدم کیے جانے کی خبروں سے مسلم طبقے میں تشویش اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے۔

جب سے زعفرانی حکومت ملک میں برسر اقتدار آئی ہے، نہ ہی مسلمانوں کے سروں پر چھت باقی رہ رہے ہیں اور نہ ہی ان کی مساجد ومدارس، جن کو غیر قانونی تعمیرات بتا کر زمیں بوس کیا جارہا ہے۔ اب تک سیکڑوں مدارس ومساجد ملبے کا ڈھیر ہوچکے ہیں اور کتنے ہی مسلمانوں کے گھروں اور ان کی جائیدادوں کو تعصب ونفرت کا نشانہ بناکر بلڈوزر کے حوالے کردیا گیا ہے۔ اخباری رپورٹس کے مطابق کئی غیر تسلیم شدہ مدارس کو بھی یا تو سیل کردیا گیا ہے یا پھر انہیں منہدم کردیا گیا ہے۔ یہ صورتحال نہ صرف مذہبی آزادی اور آئینی حقوق کے حوالے سے سنگین سوالات کو جنم دیتی ہے بلکہ ملک کے ایک بڑے طبقے میں عدم تحفظ کے احساس کو بھی بڑھا رہی ہے۔

2026 میں جن مساجد کو بلڈوزر کارروائی کا حصہ بنایا گیا ہے، ان کی مختصر فہرست اور معلومات یہاں پیش کی جارہی ہے۔

(1) 5 جنوری 2026 کو اسولی، سنبھل (اتر پردیش) حاجی پور سلیم پور سالار گاؤں میں واقع مدینہ مسجد اور ایک دوسری مسجد کو سرکاری زمین پر تعمیر شدہ قرار دے کر انہدامی کارروائی کا نشانہ بنایا گیا۔ ساتھ ہی ایک مدرسہ بھی منہدم کیا گیا۔

(2) 30 مارچ 2026 سیتاپور (اتر پردیش) سید حضرت عمر فاروق مسجد کو تالاب اور قبرستان کی سرکاری زمین پر تعمیر شدہ قرار دیتے ہوئے ضلعی انتظامیہ نے منہدم کیا۔

(3) 20 مئی 2026 غریب نگر، باندرہ ایسٹ، ممبئی (مہاراشٹر) ویسٹرن ریلوے کی انسداد تجاوزات مہم کے دوران دو مساجد منہدم کی گئیں۔ اس کارروائی کے دوران احتجاج اور جھڑپوں کی خبریں بھی سامنے آئیں۔

(4) 3 جون 2026 کاشی ریلوے اسٹیشن، وارانسی (اتر پردیش) ازغیب شہید مزار کے ساتھ واقع مسجد کو ریلوے زمین کے تنازع اور عدالتی حکم کے بعد منہدم کیا گیا۔ انتظامیہ کے مطابق زمین ریلوے کی ملکیت تھی جب کہ مقامی مسلمانوں نے مسجد کو تاریخی قرار دیا۔

مذکورہ بالا اعداد وشمار کے مطابق حالیہ کارروائی میں 6 مساجد کو شہید کردیا گیا۔ یہ صرف ایک مختصر روداد ہے، اس کے علاوہ بھی کئی مساجد و مدارس اور مزارات مقدسہ ہیں، جو تعصب کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔

ابھی حال ہی میں پونے کے پمپری چنچوڑ علاقے میں بھی کچھ مساجد کو وجہ بتاؤ نوٹس (Noticeaus Show) جاری کیا گیا ہے۔ ان پر بھی انہدامی کارروائی کے بادل منڈلا رہے جائے۔ اگر یہی حالات رہیں تو پھر مساجد، مدارس اور مقابر کے لیے یہ ملک بہت تنگ ہوجائے گا، جہاں ان کے نشانات تک باقی نہیں رہیں گے۔ یہ ایک ایسا حساس مسئلہ ہے، جس پر علما، وکلا، دانشوران اور سیاسی وسماجی اشخاص کو بیٹھ کر کوئی سنجیدہ اور ٹھوس حل نکالنا چاہیے، ورنہ تو حالات بے حد خراب ہوجائیں گے، جن پر قابو پانا بہت مشکل ہوجائے گا۔

اگر اس پورے معاملے کو حقیقت کی روشنی میں دیکھیں تو اس میں ہمارے لوگوں کی بھی کوتاہیاں اور غیر ذمہ داریاں شامل ہیں، جو وقت رہتے دستاویزات درست نہیں رکھتے ہیں اور پھر جب فرمانِ شاہی آپہنچتا ہے تو در بدر بھٹکتے ہیں، جہاں بچاؤ کا کوئی راستہ نکلتا نظر نہیں آتا ہے۔ اگر قبل از وقت مساجد، مدارس اور مزارات کے کاغذات بنوالیے یا درست کرلیے جائیں یا پھر جو مشکلات پیش آرہی ہیں، انہیں دور کرلیا جائیں تو با آسانی اس طرح کے حالات پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ لیکن عام طور پر ایسا ہوتا نہیں ہے۔ اس کا ایک خاص سبب یہ ہے کہ بعض مقامات پر انتظامی امور ایسے افراد کے ہاتھوں میں ہیں، جو قانونی و انتظامی معاملات اور دین وشریعت کے احکام و مسائل سے نابلد ہیں۔ جب ایسے نااہل اور جاہل قسم کے لوگوں کے ہاتھوں میں ذمہ داریاں ہوں گی تو پھر تباہ کن نتائج کا ظاہر ہونا فطری بات ہے۔

اس طرح کے ناعاقبت اندیشوں کی وجہ سے اب تک کئی مقدس تعمیرات ہاتھ سے نکل چکی ہیں، جن کے صرف نام باقی رہ گئے ہیں۔

لہٰذا ابھی بھی وقت ہے کہ اسلامی تعمیرات کی حفاظت وسلامتی کے لیے ٹھوس اقدامات کیے جائیں اور ان کے تحفظات کو یقینی بنایا جائے۔ یاد رکھیں کہ اگر آج اِن عبادت گاہوں، درس گاہوں اور قبر گاہوں کو منہدم ہونے سے نہیں بچایا گیا تو پھر پورے ملک میں ہر شہر، ہر گاؤں اور ہر علاقے کی مسجد، مدرسہ اور خانقاہ کا نمبر آئے گا، اُس وقت سوائے افسوس کے کوئی چارۂ کار نہ ہوگا۔

ہمیں تو اس بات کا بھی شدید اندیشہ لاحق ہے کہ بڑے شہروں میں، جہاں مساجد کو منہدم کیا جارہا ہے، خصوصاً ممبئی اور پونے جیسے گنجان آباد علاقوں میں دوبارہ مسجد کے لیے زمین حاصل کرنا نہایت دشوار امر ہوگا۔ اگر کہیں زمین دستیاب بھی ہوجائے تو اس کی خریداری پر کروڑوں روپے خرچ ہوں گے اور پھر تعمیرِ مسجد کے لیے بھی خطیر رقم درکار ہوگی، جو عام مسلمانوں کی استطاعت سے کہیں بڑھ کر ہے۔

گویا اس صورت حال کا واضح مطلب یہ ہے کہ اگر ایک مرتبہ کسی مسجد کو شہید کردیا گیا تو ممکن ہے کہ ان علاقوں میں دوبارہ مسجد تعمیر نہ ہوسکے۔ اس کے نتیجے میں وہاں کے مسلمانوں کی دینی و مذہبی زندگی اور آنے والی نسلوں کے ایمان و عقیدے پر نہایت گہرے اور منفی اثرات مرتب ہوں گے۔

اس حوالے سے یہاں چند تجاویزات ونکات پیش کیے جارہے ہیں، جن پر عمل درآمد کرکے در پیش مسائل وحالات کا حل نکالا جاسکتا ہے۔

(1) زمین کے کاغذات، رجسٹری، وقف نامہ، ٹرسٹ دستاویزات، نقشے، ٹیکس ریکارڈ اور دیگر ثبوت منظم انداز میں جمع کیے جائیں۔

(2) جن زمینوں کے کاغذات نہیں ہیں، فوری طور پر اس کے لیے تگ ودو شروع کردے۔ اگر وقف کی جائیداد ہے تو اسٹیٹ وقف بورڈ میں اور اگر غیر وقف ہے تو چیریٹی کمشنر یا رجسٹرار آف سوسائٹیز کے دفتر سے رجوع کیا جائے اور ہر ممکن طریقے سے کاغذات بنوائے جائیں۔

(3) اگر کسی کے کاغذات اور ریکارڈ بنے ہیں، لیکن ان کی کاپیاں پاس میں موجود نہیں ہیں تو وہ اپنے علاقے کے رجسٹریشن آفس سے رجوع کرے اور اس جگہ کے تمام سرکاری ریکارڈ حاصل کرے۔

(4) جن کے دستاویزات درست نہیں ہیں، وہ مذکورہ بالا جگہوں سے درست کروائے جائیں۔

(5) تمام سرکاری ریکارڈ اپ ڈیٹ رکھے جائیں۔

(6) بہت سے مقامات ایسے ہیں، جن کے ٹیکس ادا نہیں کیے گئے ہیں اور ابھی تک آڈیٹ بھی نہیں کرایا گیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو اول فرصت ٹیکس ادا کیا جائے اور جو ذرائع آمدنی ہے، اس کا آڈیٹ بھی کرایا جائے۔

(7) بعض مساجد کے متعلق سروے میں یہ بھی بات سامنے آئی ہے کہ میونسپل کارپوریشن کی اجازت کے بغیر اُن کی تعمیرات کا رقبہ بڑھادیا گیا ہے خاص طور سے ایک منزلہ تھا تو دو یا تین منزلہ کی عمارت میں تبدیل کردیا گیا ہے، جو مقامی میونسپل کارپوریشن اتھارٹی کے اصولوں کے خلاف ہے۔ لہٰذا اس پر بھی توجہ دینے اور اس کا مکمل حل نکالنے کی ضرورت ہے۔

(8) کسی ماہر قانون اور ایمان دار وکیل کو ہائر کیا جائے اور مسلسل اس کے ربط میں رہ کر اس جگہ کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔

(9) مساجد سے ہونے والے مہنگے مہنگے پروگرام پر فوری قدغن لگایا جائے اور اس سے بچنے والی رقوم کو مسجد کے رکارڈ کو مزید مستحکم کرنے پر لگایا جائے۔

(10) مساجد کے ٹرسٹ یا کمیٹی کا رجسٹریشن ہونا لازمی ہے۔ اگر نہیں ہے تو فوری کرایا جائے۔ کوشش یہ کی جائے کہ علاقے کے باشعور اور خواندہ افراد کو ٹرسٹ یا کمیٹی میں شامل کیا جائے، جو وقت وحالات کو سمجھتے ہوئے مساجد کے انتظامی وسرکاری امور کو بہتر اور منظم انداز میں چلائیں۔

یہاں ہم نے دس اہم تجاویز وتدابیر پیش کیں، ممکن ہے کہ اُن پر غور وفکر کیا جائے اور انہیں روبہ عمل لاکر مساجد کو منہدم ہونے یا اس کے خدشات سے بچایا جاسکے۔

موجودہ حالات کے تناظر میں مسلمانوں کو یہ بات سمجھنے کی ہے کہ عبادت گاہوں کا تحفظ صرف جذبات اور احتجاج سے ممکن نہیں ہے بلکہ اس کے لیے دستاویزات کی موجودگی ودرستگی، قانونی چارہ جوئی، شفاف کمیٹی اور دور اندیش مسلم قیادت ناگزیر ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ وقت کا یہ شدید تقاضا بھی ہیکہ آج کے ہوش ربا حالات میں ایک جامع اور مستحکم منصوبہ بندی کی جائے تاکہ مستقبل میں کسی بھی قانونی یا انتظامی پیچیدگی کا مضبوطی کے ساتھ مقابلہ کیا جاسکے۔

پرہار اور بھارتی مسلمان: ایک مشترکہ ذمہ داری

الطاف میر

ہندوستان نے دہشت گردی کے خلاف اپنی جنگ میں بھاری قیمت چکائی ہے۔ تقسیم کے تشدد سے لے کر پنجاب میں عسکریت پسندی تک، 1990 کی دہائی کے سلسلہ وار بم دھماکوں سے لے کر 2008 کے ممبئی حملوں تک ہر سانحے نے ملک کی سلامتی کی تخیلات کو تشکیل دیا ہے۔ اب یہ سوچ بدل رہی ہے۔ حکومت کی مجوزہ قومی انسداد دہشت گردی پالیسی "پرہار" جس کا مطلب ہے Responsive Proactive, against Action Holistic and Radicalism بحرانوں کے بعد ردّعمل دینے کے بجائے ان کی پیش بندی کی طرف ایک اہم قدم ہے۔ دیگر جمہوریتیں بھی یہی سبق بہت پہلے سیکھ چکی ہیں۔ برطانیہ کی PREVENT حکمت عملی، امریکہ کی 11/9 کے بعد کی اصلاحات، اور فرانس کا شہری شمولیت کا ماڈل سب ایک ہی حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں:

ریاست تنہا کسی ملک کو محفوظ نہیں بنا سکتی، کمیونٹیز کو بھی اس میں شریک ہونا پڑتا ہے۔

پرہار بھی اسی سمجھ پر مبنی ہے۔

اس نظریے کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہے۔

پہلا ستون: مختلف انٹیلی جنس ایجنسیوں میں مربوط ہم آہنگی تاکہ خطرات کی ایک متحد تصویر سامنے آئے۔

دوسرا: پیشگی پولیسنگ یعنی تشدد کے رونما ہونے سے پہلے کارروائی کرنا۔

تیسرا: انسداد انتہا پسندی، جس میں کمیونٹی شمولیت، تعلیم، اور ان افراد کی مدد شامل ہے جو انتہا پسند بھرتی کے خطرے میں ہوں۔

چوتھا ستون: قانونی اصلاحات یو اے پی اے (Activities Unlawful Act Prevention) کو مضبوط بناتے ہوئے اس میں بہتر قانونی تحفظات شامل کرنا۔

پانچواں، اور شاید سب سے اہم ستون: سول سوسائٹی کی شراکت۔ اس کے بغیر کوئی بھی پالیسی صرف کاغذ رہ جاتی ہے، رکاوٹ نہیں بنتی۔

جمہوریت میں شہری ہونے کے معنی صرف قانون کی پابندی تک محدود نہیں۔ ہر بھارتی پر اخلاقی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ان نظریات کا مقابلہ کرے جو جمہوریہ ہند کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ بھارتی مسلمانوں کے لیے یہ ذمہ داری ایک خصوصی پہلو رکھتی ہے۔ ایسی انتہا پسندانہ بیانیے جو اسلامی اصطلاحات کا غلط استعمال کرتے ہیں، ان کا مؤثر جواب حکومت کے اہلکاروں کے بجائے مسلم علما، ائمہ، والدین اور کمیونٹی رہنما بہتر دے سکتے ہیں۔ ان کی مذہبی وسماجی ساکھ ایسی ہے جو کوئی سرکاری اہلکار فراہم نہیں کرسکتا۔ جب کوئی باعلم امام یہ سمجھاتا ہے کہ تشدد اور دہشت گردی اسلامی تعلیمات سے متصادم ہیں تو یہ بات کسی سرکاری برینڈنگ سے کہیں زیادہ اثر رکھتی ہے۔

دیگر ممالک کا تجربہ بھی یہی بتاتا ہے۔

برطانیہ میں مسلم تنظیموں نے سب سے پہلے ان انتہا پسند نیٹ ورکس کی نشاندہی کی جو نوجوانوں کو بھرتی کر رہے تھے۔ جرمنی میں مسلم نوجوانوں کی انجمنوں نے سب سے مؤثر ڈی ریڈیکلائزیشن ورکشاپس چلائیں۔

انڈونیشیا میں، جو دنیا کی سب سے بڑی مسلم اکثریتی جمہوریت ہے، نہضت العلماء جیسے اداروں نے نظریاتی انتہا پسندی کے مقابلے کے لیے عالمی سطح پر شہرت حاصل کی ہے۔ ہندوستان کے پاس بھی ایسی مثالیں موجود ہیں۔

2013 کے مظفر نگر فسادات کے بعد مغربی یوپی کے مسلم علما اور کمیونٹی گروپس نے اشتعال انگیزی کے خلاف اجتماعی فتوے جاری کیے اور بین المذاہب امن کمیٹیاں قائم کیں۔ آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ نے بارہا داعش (State Islamic) کے نظریے کی مخالفت کی ہے۔ یہ محض رسمی بیانات نہیں بلکہ اخلاقی جرأت کے وہ اقدامات ہیں جن کی قدر کرنا اور انہیں ادارہ جاتی سطح پر سہارا دینا ضروری ہے۔

پرہار کو کامیاب بنانے کے لیے سول سوسائٹی کے ستون کو مبہم نہیں رہنا چاہیے۔

ضروری اقدامات میں شامل ہیں:

مساجد اور کمیونٹی مراکز میں مشاورت، رہنمائی اور شہری فہم کے پروگراموں کی سرپرستی۔ ائمہ اور کمیونٹی اساتذہ کی تربیت، نہ صرف دینیات میں بلکہ ریڈیکلائزیشن کی ابتدائی علامات پہچاننے میں۔

ان علاقوں میں پائلٹ پروجیکٹس جہاں انتہا پسندی کے خطرات زیادہ ہوں اور ان کے نتائج کی آزادانہ جانچ۔

سب سے اہم ضرورت ڈیجیٹل لٹریسی کو ایجنڈے کا حصہ بنانا ہے۔ آج بھرتی کا بڑا حصہ آن لائن ہوتا ہے۔ نوجوانوں کو یہ سکھایا جانا چاہیے کہ سوشل میڈیا پر دستیاب معلومات کو تنقیدی نگاہ سے دیکھیں اور اس کام کے لیے مسلم نوجوانوں کے نیٹ ورک سب سے موزوں ہیں۔

مسلم سول سوسائٹی کے لیے مطلوبہ تبدیلی یہ بھی ہے کہ وہ ردّعمل پر مبنی کردار سے نکل کر پیشگی کردار اپنائے۔ یعنی صرف حملوں کے بعد بیانات جاری کرنے کے بجائے، مسجد کمیٹیاں، نوجوانوں کے گروپس، اور سماجی تنظیمیں قومی انسداد انتہا پسندی کی مستقل تربیت یافتہ فورس بنیں۔ وہ قوتیں جو صرف بحران میں نہیں بلکہ ہر وقت موجود اور سرگرم ہوں۔

پرہار ہندوستان کی سلامتی کی سوچ میں ایک حقیقی پیش قدمی ہے۔ یہ تسلیم کرتا ہے کہ پیش بندی، ردّعمل سے بہتر ہے، اور انتہا پسندانہ بیانیے کا سب سے مؤثر جواب وہ متبادل ہے جو خود کمیونٹی کے اندر سے آئے، اوپر سے نہیں۔

اس نظریے کی کامیابی اعتماد پر منحصر ہے۔ ریاست اور مسلم کمیونٹی کے درمیان، اور تمام شہریوں کے درمیان جو ہندوستان کے جمہوری مستقبل میں برابر کا حصہ رکھتے ہیں۔ یہ اعتماد حکم سے پیدا نہیں ہوسکتا۔ اسے آہستہ، سمجھداری سے اور مل کر تعمیر کرنا ہوگا۔

آج نہیں تو کل ہر مظلوم کی دادرسی اور ہر ظالم کی پکڑ ہوگی

عبدالعزیز

جو لوگ دنیا میں نشۂ اقتدار میں مبتلا ہوتے ہیں وہ اس قدر مغرور اور گھمنڈی ہوجاتے ہیں کہ ان کی آنکھوں سے سچائی اور صداقت اوجھل ہوجاتی ہے۔ وہ ہر کمزور پر ظلم روا رکھتے ہیں اور اپنے اقتدار کی عمر لمبی کرنے کیلئے ہر وہ کام کرتے ہیں جس سے انسانیت شرمسار ہوتی ہے اور حیوانیت کو تقویت ملتی ہے۔ آج ہندستان میں ایک ایسی پارٹی یا ایک ایسا شخص برسراقتدار ہے جو نشۂ اقتدار میں مست ہے۔ اسے جبر وظلم کے سوا کوئی چیز بھائی نہیں دے رہی ہے۔ اس کی زد میں سب سے زیادہ ایمان والے ہیں اور انھیں اہل ایمان اور اہل حق ہونے کی وجہ سے ہر طرح سزا دینے کی بھرپور کوشش کی جارہی ہے۔

ظالموں کی پارٹی اور اس کا سرغنہ مسلمانوں کو نرم چارہ سمجھ کر اقتدار کے حرص اور لالچ میں وہ سب کچھ کر رہا ہے جو کسی زمانے میں فرعون اور نمرود نے کیا تھا مگر وہ بھول گیا ہے کہ مسلمان جس خدائے بزرگ وبرتر پر ایمان رکھتے ہیں وہ عزیز وحمید ہے۔ آج مسلمان جن دشمنانِ انسانیت کے ہاتھوں درد اور دکھ کی چکی میں پس رہے ہیں ان کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا مالک ان کی تکالیف اور مصائب سے بے خبر نہیں ہے۔ وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے، وہ اپنی بادشاہی میں اپنے صاحب ایمان بندوں پر ظلم وستم کو بہت دیر تک گوارا نہیں کرسکتا۔ دراصل حق و صداقت کے دشمنوں کیلئے وعید ہے۔ انھیں خدا کی طرف سے ڈھیل دینے سے مغرور نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ ان کی ستم رانیوں سے باخبر ہے۔ وہ سارا تماشا دیکھ رہا ہے۔ وہ وقت دور نہیں جو اپنے مظلوم بندوں کا انتقام لے گا اور ضرور لے گا اپنی افواج قاہرہ آسمانی برجوں سے بھیج کر یا زمین سے کوئی آفت ارضی ابھار کر سارے محلات اور ایوانوں کو مسمار اور ناز کرنے والوں کے غرور اور گھمنڈ کو پارہ پارہ کر دے گا۔

اللہ تعالیٰ سورہ بروج میں فرماتا ہے: ''قسم ہے مضبوط قلعوں والے آسمان کی اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور دیکھنے والے کی اور دیکھی جانے والی چیز کی کہ مارے گئے گڑھے والے (اس گڑھے والے) جس میں خوب بھڑکتے ہوئے ایندھن کی آگ تھی؛ جبکہ وہ اس گڑھے کے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے اور جو کچھ وہ ایمان لانے والوں کے ساتھ کر رہے تھے اسے دیکھ رہے تھے اور ان اہل ایمان سے ان کی دشمنی اس کے سوا کسی وجہ سے نہ تھی کہ وہ اس خدا پر ایمان لے آئے تھے جو زبردست اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے، جو آسمانوں اور زمین کی سلطنت کا مالک ہے اور وہ خدا سب کچھ دیکھ رہا ہے۔

جن لوگوں نے مومن مردوں اور عورتوں پر ظلم وستم توڑا اور پھر اس سے تائب نہ ہوئے، یقیناً ان کیلئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کیلئے جلائے جانے کی سزا ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کئے، یقیناً ان کیلئے جنت کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، یہ ہے بڑی کامیابی۔

درحقیقت تمہارے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔ اور وہ بخشنے والا ہے، محبت کرنے والا ہے، عرش کا مالک ہے، بزرگ وبرتر ہے اور جو کچھ چاہے کر ڈالنے والا ہے۔ کیا تمہیں لشکروں کی خبر پہنچی ہے؟ فرعون اور ثمود (کے لشکروں) کی؟ مگر جنھوں نے کفر کیا ہے وہ جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں؛ حالانکہ اللہ نے ان کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ (ان کے جھٹلانے سے اس قرآن کا کچھ نہیں بگڑتا) بلکہ یہ قرآن بلند پایہ ہے، اس لوح میں (نقش ہے) جو محفوظ ہے''۔

صاحب تفہیم القرآن نے سورہ 'البروج' کی آیتوں کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے لکھا ہے: ''سورہ البروج کا موضوع کفار کو ظلم وستم کے برے انجام سے خبردار کرنا ہے جو ایمان لانے والوں پر توڑ رہے تھے اور اہل ایمان کو یہ تسلی دینا ہے کہ اگر وہ ان مظالم کے مقابلے میں ثابت قدم رہیں گے تو ان کو اس کا بہترین اجر ملے گا اور اللہ تعالیٰ ظالموں سے بدلہ لے گا''۔

اس سلسلے میں سب سے پہلے اصحاب الاخدود کا قصہ سنایا گیا ہے جنھوں نے ایمان لانے والوں کو آگ سے بھرے ہوئے گڑھوں میں پھینک پھینک کر جلا دیا تھا۔ اور اس قصے کے پیرائے میں چند باتیں مومنوں اور کافروں کے ذہن نشین کرائی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ جس طرح اصحاب الاخدود خدا کی لعنت اور اس کی مار کے مستحق ہوئے اسی طرح سردارانِ مکہ بھی اس کے مستحق بن رہے ہیں۔ دوسرے یہ کہ جس طرح ایمان لانے والوں نے اس وقت آگ کے گڑھوں میں گر کر جان دے دینا قبول کرلیا تھا اور ایمان سے پھرنا قبول نہیں کیا تھا، اسی طرح اب بھی اہل ایمان کو چاہئے کہ ہر سخت سے سخت عذاب بھگت لیں مگر ایمان کی راہ سے نہ ہٹیں۔ تیسرے یہ کہ جس خدا کے ماننے پر کافر بگڑتے اور اہل ایمان اصرار کرتے ہیں وہ سب پر غالب ہے، زمین وآسمان کی سلطنت کا مالک ہے، اپنی ذات میں آپ حمد کا مستحق ہے اور وہ دونوں گروہوں کے حال کو دیکھ رہا ہے، اس لئے یہ امر یقینی ہے کہ کافروں کو نہ صرف ان کے کفر کی سزا جہنم کی صورت میں ملے بلکہ اس پر مزید ان کے ظلم کی سزا بھی ان کو آگ کے چرکے دینے کی شکل میں بھگتنی پڑے۔ اسی طرح یہ امر بھی یقینی ہے کہ ایمان لاکر نیک عمل کرنے والے جنت میں جائیں اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ پھر کفار کو خبردار کیا گیا ہے کہ خدا کی پکڑ بڑی سخت ہے، اگر تم اپنے جتھے کی طاقت کے زعم میں مبتلا ہو تو تم سے بڑے جتھے فرعون اور ثمود کے پاس تھے، ان کے لشکروں کا جو انجام ہوا ہے اس سے سبق حاصل کرو۔ خدا کی قدرت تم پر اس طرح محیط ہے کہ اس کے گھیرے سے تم نکل نہیں سکتے، اور قرآن جس کی تکذیب پر تم تلے ہوئے ہو، اس کی ہر بات اٹل ہے، وہ اس لوح محفوظ میں ثبت ہے جس کا لکھا کسی کے بدلے نہیں بدل سکتا۔

اصل الفاظ ہیں ذات البروج یعنی برجوں والے آسمان کی۔ مفسرین میں سے بعض نے اس سے مراد قدیم علم ہیئت کے مطابق آسمان کے 12 بُرج لئے ہیں۔ اور ابن عباس، مجاہد، قتادہ، حسن بصری، ضحاک اور سُدِی کے نزدیک اس سے مراد آسمان کے عظیم الشان تارے اور سیارے ہیں۔

یعنی روز قیامت۔ ...... دیکھنے والے اور دیکھی جانے والی چیز کے بارے میں مفسرین کے بہت سے اقوال ہیں مگر ہمارے نزدیک سلسلۂ کلام سے جو بات مناسبت رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ دیکھنے والے سے مراد ہر وہ شخص ہے جو قیامت کے روز حاضر ہوگا اور دیکھی جانے والی چیز سے مراد خود قیامت ہے جس کے ہولناک احوال کو سب دیکھنے والے دیکھیں گے۔ یہ مجاہد، عکرمہ، ضحاک، ابن نجیح اور بعض دوسرے مفسرین کا قول ہے۔

گڑھے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے بڑے بڑے گڑھوں میں آگ بھڑکا کر ایمان لانے والے لوگوں کو ان میں پھینکا اور اپنی آنکھوں سے ان کے جلنے کا تماشا دیکھا تھا۔ مارے گئے کا مطلب یہ ہے کہ ان پر خدا کی لعنت پڑی اور وہ عذاب الٰہی کے مستحق ہوگئے اور اس بات پر تین چیزوں کی قسم کھائی گئی ہے۔ ایک برجوں والے آسمان کی۔ دوسرے روز قیامت کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔ تیسرے قیامت کے ہولناک مناظر کی اور اس ساری مخلوق کی جو ان مناظر کو دیکھے گی۔ پہلی چیز اس بات پر شہادت دے رہی ہے کہ جو قادر مطلق ہستی کائنات کے عظیم الشان ستاروں اور سیاروں پر حکمرانی کر رہی ہے، اس کی گرفت سے یہ حقیر و ذلیل انسان کہاں بچ کر جاسکتے ہیں۔ دوسری چیز کی قسم اس بنا پر کھائی گئی ہے کہ دنیا میں ان لوگوں نے جو ظلم کرنا چاہا کرلیا، مگر وہ دن بہرحال آنے والا ہے جس سے انسانوں کو خبردار کیا جاچکا ہے کہ اس میں ہر مظلوم کی دادرسی اور ہر ظالم کی پکڑ ہوگی۔ تیسری چیز کی قسم اس لئے کھائی گئی ہے کہ جس طرح ان ظالموں نے ان بے بس اہل ایمان کے جلنے کا تماشا دیکھا اسی طرح قیامت کے روز ساری خلق دیکھے گی کہ ان کی خبر کس طرح لی جاتی ہے۔

گڑھوں میں آگ جلا کر ایمان والوں کو ان میں پھینکنے کے متعدد واقعات وروایات بیان ہوئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں کئی مرتبہ اس طرح کے مظالم کئے گئے ہیں۔

ان میں سے ایک واقعہ حضرت صہیبؓ رومی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ ایک بادشاہ کے پاس ایک ساحر تھا، اس نے اپنے بڑھاپے میں بادشاہ سے کہا کہ کوئی لڑکا ایسا مامور کردے جو مجھ سے یہ سحر سیکھ لے۔ بادشاہ نے ایک لڑکے کو مقرر کردیا، مگر وہ لڑکا ساحر کے پاس آتے جاتے ایک راہب سے بھی (جو غالباً پیروانِ مسیح علیہ السلام میں سے تھا) ملنے لگا اور اس کی باتوں سے متاثر ہوکر ایمان لے آیا، حتیٰ کہ اس کی تربیت سے صاحب کرامت ہوگیا اور اندھوں کو بینا اور کوڑھیوں کو تندرست کرنے لگا۔ بادشاہ کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہ لڑکا توحید پر ایمان لے آیا ہے تو اس نے پہلے تو راہب کو قتل کیا، پھر اس لڑکے کو قتل کرنا چاہا مگر کوئی ہتھیار اور کوئی حربہ اس پر کارگر نہ ہوا۔ آخر کار لڑکے نے کہا کہ اگر تو مجھے قتل کرنا ہی چاہتا ہے تو مجمع عام میں باسم رب الغلام (اس لڑکے کے رب کے نام پر) کہہ کر مجھے تیر مار میں مرجاؤں گا؛ چنانچہ بادشاہ نے ایسا ہی کیا اور لڑکا مرگیا۔ اس پر لوگ پکار اٹھے کہ ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لے آئے۔ بادشاہ کے مصاحبوں نے اس سے کہا کہ یہ تو وہی کچھ ہوگیا جس سے آپ بچنا چاہتے تھے۔ لوگ آپ کے دین کو چھوڑ کر اس لڑکے کے دین کو مان گئے۔ بادشاہ یہ حالت دیکھ کر غصے سے بھر گیا۔ اس نے سڑکوں کے کنارے گڑھے کھدوئے، ان میں آگ بھڑکائی اور جس جس نے ایمان سے پھرنا قبول نہ کیا اس کو آگ میں پھنکوادیا''۔ (احمد، مسلم، نسائی، ترمذی، ابن جریر، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، طبرانی، عبد بن حمید)۔

دوسرا واقعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: وہ فرماتے ہیں کہ ایران کے ایک بادشاہ نے شراب پی کر اپنی بہن سے زنا کا ارتکاب کیا اور دونوں کے درمیان ناجائز تعلقات استوار ہوگئے۔ بات کھلی تو بادشاہ نے لوگوں میں اعلان کرایا کہ خدا نے بہن سے نکاح حلال کردیا ہے۔ لوگوں نے اسے قبول نہ کیا تو اس نے طرح طرح کے عذاب دے کر عوام کو یہ بات ماننے پر مجبور کیا، یہاں تک کہ وہ آگ سے بھرے گڑھوں میں ہر اس شخص کو پھنکواتا چلا گیا جس نے اسے ماننے سے انکار کیا۔ حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ اسی وقت سے مجوسیوں میں محرمات سے نکاح کا طریقہ رائج ہوا ہے۔ (ابن جریر)

افسران کو بلیک میل کر کے بنائی 10 کروڑ روپے کی سلطنت، گینگ کے کارنامے 3000 صفحات میں درج

سرکاری اہلکاروں، ٹریفک پولیس افسران اور دیگر کو انتہائی منصوبہ بند طریقے سے بنایا جاتا تھا نشانہ، ہ جاتی کارروائی، ویجی لنس تحقیقات اور سوشل میڈیا پر بدنامی کی دھمکی دے کر اینٹھے جاتے تھے پیسے

نئی دہلی، (صحافت بیورو): دہلی پولیس نے ایک منظم گروہ کے خلاف بڑی کارروائی کی ہے جس نے دہلی میں سرکاری افسران اور ٹریفک پولیس افسران کو نشانہ بنایا اور بلیک میل کیا۔ کرائم برانچ نے عدالت میں 3000 صفحات پر مشتمل چارج شیٹ داخل کی ہے۔ یہ مقدمہ مہاراشٹر کنٹرول آف آرگنائزڈ کرائم ایکٹ (مکوکا) کے تحت درج کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق گینگ کا سرغنہ راجکمار عرف راجو مینا تھا جس نے اپنے ساتھیوں کیساتھ مل کر سرکاری اہلکاروں، ٹریفک پولیس افسران اور دیگر کو نشانہ بنایا۔ تفتیش سے معلوم ہوا کہ ملزم انتہائی منصوبہ بند طریقے سے کام کرتا تھا۔ گینگ کے ارکان خفیہ کیمروں کا استعمال کرتے ہوئے ویڈیوز بناتے تھے اور پھر ویڈیوز کو ایڈیٹ کرتے تھے۔ اس کے بعد وہ محکمہ جاتی کارروائی، ویجی لنس تحقیقات اور سوشل میڈیا پر بدنامی کی دھمکی دے کر پیسے کی مانگ کرتے تھے۔ تفتیش میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ بلیک میلنگ اور بھتہ خوری کا یہ نیٹ ورک کافی عرصے سے سرگرم تھا۔ ملزمین نے خوف اور بدنامی کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے ہوئے متعدد افراد سے بڑی رقم بٹوری۔ راجکمار عرف راجو مینا سمیت تین ملزمین کو چارج شیٹ میں نامزد کیا گیا ہے۔ تاہم اس معاملے میں اب تک کل 5 لوگوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ گرفتار ملزمین میں راجو مینا، مکیش عرف پکوڑی، سنجے گپتا، ذیشان علی اور سریکھا رانی شامل ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ سریکھا رانی پیشے سے وکیل ہیں اور گینگ لیڈر راجو مینا کی بیوی ہیں۔ پولیس نے مکوکا کے تحت گرفتاریاں کی ہیں۔ تحقیقات کے دوران مالیاتی لین دین اور اثاثوں کی جانچ میں اہم انکشاف ہوا ہے۔ پولیس نے 10 کروڑ روپے سے زیادہ مالیت کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادیں دریافت کی ہیں۔ تفتیشی ایجنسیوں کا خیال ہے کہ یہ جائیدادیں جرائم کی آمدنی سے منسلک ہیں۔ فی الحال ان جائیدادوں اور مالیاتی لین دین کی تفصیلی چھان بین جاری ہے۔ اس معاملے کی تحقیقات میں چونکا دینے والا انکشاف ہوا ہے۔ پولیس نے ایک غیر قانونی 'اسٹیکر مار' کا نیٹ ورک کا بھی پردہ فاش کیا ہے۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ یہ نیٹ ورک کمرشل گاڑیوں کے ڈرائیوروں سے رقم بٹورنے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ پولیس کا خیال ہے کہ یہ نیٹ ورک گروہ کی آمدنی کا ایک اہم ذریعہ تھا اور بڑی رقم اکٹھا کرتا تھا۔ کرائم برانچ کے مطابق معاملے کی تحقیقات جاری ہے۔ پولیس کو شبہ ہے کہ اس نیٹ ورک میں دیگر افراد بھی شامل ہو سکتے ہیں، جن کے کردار کی تفتیش کی جا رہی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ جلد ہی ضمنی چارج شیٹ دائر کی جائے گی جس میں دیگر ملزمین اور ان کے نیٹ ورک کے حوالے سے نئے انکشافات بھی شامل ہو سکتے ہیں۔

'بکاؤ پترکار' کہنے پر قانونی جنگ لڑائی

کورٹ پہنچیں انجنا اوم کشیپ نے خان سر کے خلاف دائر کیا 2 کروڑ روپے کا ہتک عزت کا مقدمہ

نئی دہلی، (صحافت بیورو): ٹی وی صحافی انجنا اوم کشیپ اور ٹی وی ٹوڈے نیٹ ورک نے

آن لائن ایجوکیٹر خان سر اور دیگر کے خلاف ہتک عزت کا مقدمہ دائر کیا ہے۔ دہلی ہائی کورٹ میں دائر درخواست میں 2 کروڑ روپے ہرجانے اور متنازعہ ویڈیوز/ پوسٹس کو ہٹانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

کیس کی سماعت پیر کو ہوگی۔ پٹیشن کے مطابق خان سر اور یوٹیوب کے دیگر ایجوکیٹروں نے انجنا اوم کشیپ کے خلاف اس وقت اشتعال انگیز زبان استعمال کی جب انہوں نے نیٹ پیپر لیک پر ایک ٹی وی بحث میں آن لائن کوچنگ والے اساتذہ کی تنقید کی۔ انجنا کے خلاف 'بکاؤ پترکار'، 'چاٹوکار'، 'دلالی' اور 'فیک نیوز کی دکان' جیسے الفاظ کا استعمال کیا گیا۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ ان تبصروں سے ان کی ساکھ کو نقصان پہنچا ہے اور چینل کی ساکھ پر سوالیہ نشان لگا ہے۔ عرضی گزاروں نے دہلی ہائی کورٹ سے ان ویڈیوز کو یوٹیوب، انسٹاگرام اور ایکس سے ہٹانے کا حکم دینے کی اپیل کی ہے۔

پروفیسر قتل کیس میں بڑا انکشاف: 1400 کلومیٹر دور سے آیا جوڑا، قتل کیا اور پھر چلے گئے

نئی دہلی، (صحافت بیورو): قومی راجدھانی کے نیو اشوک نگر علاقے میں پیش آئے دہلی یونیورسٹی (ڈی یو) کی اسسٹنٹ پروفیسر دیبو سمیتا پال کے قتل کیس میں پولیس نے بڑا انکشاف کیا ہے۔ پولیس نے مغربی بنگال سے ایک جوڑے کو گرفتار کیا ہے۔ انہیں شبہ ہے کہ قتل جائیداد کے تنازعہ کا نتیجہ ہے۔ یہ چونکا دینے والا معاملہ مغربی بنگال میں 1400 کلومیٹر دور واقع جائیداد پر قبضہ کرنے کے ارادے سے جڑا ہوا ہے۔ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ متوفی پروفیسر دیبو سمیتا پال اور گرفتار کرایہ دار جوڑے کے درمیان مغربی بنگال میں ایک جائیداد کو لے کر دیرینہ تنازعہ چل رہا تھا۔ پروفیسر اپنے نانا کی جائیداد خالی کرنا چاہتی تھی لیکن ملزم قبضہ برقرار رکھنا چاہتا تھا۔ یہ جھگڑا آہستہ آہستہ اس حد تک بڑھ گیا کہ ملزم نے پروفیسر کو ختم کرنے کا منصوبہ بنایا۔ پولیس کے مطابق یہ قتل ایک سوچی سمجھی سازش کا حصہ تھا، جس کے لیے ملزمان مغربی بنگال سے دہلی گئے تھے۔ پروفیسر دیبو سمیتا پال کے قتل کے بعد دہلی پولیس نے معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے کئی ٹیمیں تشکیل دیں۔ پولیس ملزمان کی مسلسل تلاش کر رہی تھی اور تکنیکی شواہد اور سی سی ٹی وی فوٹیج کی مکمل جانچ پڑتال کر رہی تھی۔ تفتیش کے دوران سامنے آنے والے اہم سراغ کی بنیاد پر پولیس ملزمان تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی۔ دہلی پولیس کی ایک خصوصی ٹیم نے مغربی بنگال کے بردھمان ضلع میں چھاپہ مارا اور دو اہم ملزمان کو گرفتار کیا۔ پولیس حکام نے بتایا کہ ملزمان گرفتاری سے بچنے اور عوام کے شکوک و شبہات کو دور کرنے کے لیے اپنے ساتھ ایک بچے کو لے کر آئے تھے۔

دہلی-این سی آر سمیت شمالی ہندوستان میں ہیٹ ویو الرٹ

درجہ حرارت 44 ڈگری تک پہنچنے کا اندیشہ، اگلے 3 دنوں تک پریشان کرے گی گرمی

نئی دہلی، (صحافت بیورو) جنوب مغربی مانسون ملک کے جنوبی اور شمال مشرقی حصوں میں تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ ہندوستان کے محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے خبردار کیا ہے کہ دہلی-این سی آر، پنجاب، ہریانہ، مغربی اتر پردیش اور راجستھان کے بڑے حصوں میں اگلے 3 دنوں تک شدید گرمی اور ہیٹ ویو کی صورتحال رہے گی۔ اس دوران درجہ حرارت 42 ڈگری سے 44 ڈگری تک پہنچ سکتا ہے۔ دریں اثنا، 11 سے 12 جون تک ایک مغربی ڈسٹربنس سے ہلکی بارش اور تیز ہواؤں سے راحت ملنے کی امید ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق دہلی، ہریانہ، چنڈی گڑھ اور پنجاب کے کئی علاقوں میں 8 اور 10 جون کے درمیان ہیٹ ویو کی وارننگ جاری کی گئی ہے۔ اس مدت کے دوران زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت میں 2 ڈگری سیلسیس کا اضافہ متوقع ہے، ممکنہ طور پر 44 ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچ جائے گا۔ دن کے وقت درجہ حرارت میں اضافے کی توقع ہے، جس کی وجہ سے لوگوں کو نمی اور گرمی دونوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس کے ساتھ ہی کم از کم درجہ حرارت میں بھی 1.2 ڈگری سیلسیس کا اضافہ متوقع ہے۔ کم از کم درجہ حرارت 29 ڈگری سیلسیس لوگوں کو نمی اور رات کو بے چین محسوس کر سکتا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق 11-12 جون کے دوران دہلی، ہریانہ، چنڈی گڑھ اور پنجاب میں مختلف مقامات پر ہلکی بارش، گرج چمک اور تیز ہوائیں چلنے کا امکان ہے۔ ان علاقوں میں 40 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چل سکتی ہیں۔ اس سے لوگوں کو ریلیف ملے گا۔ دہلی میں اتوار کو تیز دھوپ نے صبح سے ہی لوگوں کو پریشان کر دیا۔ صبح 10 بجے درجہ حرارت 37 ڈگری سیلسیس کو عبور کر گیا۔ دوپہر کے وقت زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 41.6 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ گزشتہ 24 گھنٹوں میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت میں تقریباً 1.6 ڈگری سیلسیس کا اضافہ ہوا ہے۔ اس دوران گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران کم سے کم درجہ حرارت میں بھی 1.3 ڈگری سیلسیس کا اضافہ ہوا۔ صبح کے وقت کم سے کم درجہ حرارت 27.7 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ دریں اثنا، شام کو دہلی کے آسمان پر سیاہ بادل چھا گئے اور تیز ہواؤں نے موسم بدل دیا، جس سے لوگوں کو شدید گرمی سے راحت ملی۔

قومی راجدھانی میں پانی کے بحران پر کانگریس کا 'مٹکا پھوڑ' احتجاج

بی جے پی زیر قیادت دہلی حکومت و دہلی جل بورڈ کے خلاف سخت ناراضگی کا اظہار

نئی دہلی، (صحافت بیورو) قومی راجدھانی دہلی میں بڑھتے ہوئے پانی کے بحران کے خلاف دہلی کانگریس نے ہفتہ کے روز پورے شہر میں

''مٹکا پھوڑ'' احتجاجی مظاہرے منعقد کیے۔ دہلی کانگریس کے صدر دیویندر یادو کی قیادت میں ہونے والے ان احتجاجوں میں کانگریس کارکنوں اور مقامی شہریوں نے شرکت کی اور دہلی حکومت و دہلی جل بورڈ کے خلاف اپنی ناراضگی کا اظہار کیا۔ براری میں واقع دہلی جل بورڈ کے دفتر کے باہر منعقدہ احتجاج سے خطاب کرتے ہوئے دیویندر یادو نے الزام عائد کیا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حکومت پانی کے بحران سے نمٹنے کے لیے کوئی مؤثر اور ٹھوس اقدام نہیں کر رہی۔

انہوں نے کہا کہ شدید گرمی کے دوران شہر کے کئی علاقوں میں لوگ پینے کے پانی کے لیے پریشان ہیں، جبکہ بار بار بجلی کی بندش اور دیگر بنیادی مسائل بھی عوام کی مشکلات میں اضافہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے بی جے پی حکومت پر غریب مخالف پالیسیوں کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ جھگی بستیوں اور کم آمدنی والے طبقے کے لوگوں کو مختلف مسائل میں الجھا کر راجدھانی سے باہر دھکیلنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

دیویندر یادو نے دعویٰ کیا کہ کانگریس کے دور حکومت میں دہلی میں پانی کی اتنی سنگین قلت نہیں تھی اور اس وقت غریبوں کے لیے رہائش اور غیر مجاز کالونیوں کو قانونی حیثیت دینے جیسے اقدامات کیے گئے تھے۔ کانگریس نے خبردار کیا کہ اگر پانی کے مسئلے کا جلد حل نہ نکالا گیا تو پارٹی اپنا احتجاجی تحریک پورے دارالحکومت میں مزید تیز کرے گی۔ پارٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ متاثرہ علاقوں میں فوری طور پر پانی کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔

'ماحولیات کا تحفظ بنیادی طور پر اخلاقی اور روحانی فریضہ ہے'

عالمی یوم ماحولیات کی مناسبت سے 'ماحولیاتی بحران: اخلاقی ذمہ داریوں کا امتحان' عنوان سے قومی مباحثہ کا انعقاد

نئی دہلی، (صحافت بیورو): عالمی یوم ماحولیات کے موقع پر جماعت اسلامی ہند کے شعبہ خواتین کی جانب سے ''ماحولیاتی بحران: اخلاقی ذمہ داریوں کا امتحان'' کے عنوان سے ایک آن لائن قومی مباحثہ کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں ماہرین ماحولیات، اساتذہ کرام، سماجی کارکنان اور ماحولیات کے تحفظ کیلئے سرگرم کارکنان نے شرکت کی۔ مباحثہ میں انسانیت کو درپیش ماحولیاتی چیلنجز اور ان سے نمٹنے کے لیے اخلاقی ذمہ داریوں پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ اپنے صدارتی خطاب میں جماعت اسلامی ہند کی قومی سکریٹری رحمت النساء اے نے کہا کہ ماحولیات کا تحفظ بنیادی طور پر ایک اخلاقی اور روحانی فریضہ ہے۔ انہوں نے مہاتما گاندھی کے اس مشہور قول کا حوالہ دیا کہ ''زمین ہر انسان کی ضرورت پوری کرنے کے لیے کافی وسائل فراہم کرتی ہے، لیکن ہر انسان کی لالچ پوری کرنے کے لیے نہیں ہے۔'' انہوں نے ماحولیات کو ایک 'امانت' قرار دیا جو قدرت کی طرف سے انسانوں کو سپرد کی گئی ہے۔ اسلام کے تصور خلافت کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انسان زمین پر اللہ کا نائب ہے اور اسے زمین پر توازن اور انصاف کو برقرار رکھنے کا جواب دہ بنایا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ماحولیاتی تباہی سماجی انصاف کا بھی مسئلہ ہے، کیونکہ مراعات یافتہ طبقے کی حد سے زیادہ کھپت کا سب سے زیادہ بوجھ غریب اور پسماندہ طبقات پر پڑتا ہے۔ پائیدار ترقی کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے رحمت النساء اے نے ذمہ دارانہ طرز زندگی اپنانے، قدرتی وسائل تک سب کی پہنچ اور منصفانہ طریقے سے سب کے لئے زمین کو قابل رہائش بنانے کی اپیل کی۔

افتتاحی خطاب میں جماعت اسلامی ہند کی قومی اسسٹنٹ سکریٹری سمیہ مریم نے ماحولیاتی بحران سب کے لئے ایک ''اخلاقی آئینہ'' قرار دیا جو موجودہ معاشرے کی اقدار کی عکاسی کرتا ہے۔ دنیا کے مختلف خطوں میں آنے والے حالیہ سیلاب اور کینیڈا میں لگنے والی تباہ کن جنگلاتی آگ کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ماحولیاتی بگاڑ کا تعلق انسانی رویوں اور غیر پائیدار طرز زندگی سے ہے۔ انہوں نے سائنسی اور تکنیکی اقدامات کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ دیرپا حل کے لیے اخلاقی شعور اور انسانی رویّوں میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔ کیرالہ سے تعلق رکھنے والی سماجی بشریات کی ماہر ڈاکٹر منجو جے منوج نے موسمیاتی تبدیلیوں کے کمزور اور پسماندہ طبقات، بالخصوص ماہی گیری اور جنگلاتی وسائل پر انحصار کرنے والی برادریوں پر پڑنے والے منفی اثرات کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ماحولیاتی بحران اکثر پہلے سے موجود سماجی اور معاشی ناہمواریوں میں مزید اضافہ کر دیتا ہے۔ مباحثے میں حصہ لیتے ہوئے معروف موسمیاتی محقق چترا گنگوانی نے چھوٹے شہروں اور قصبوں کو درپیش بڑھتے ہوئے چیلنجز، خاص طور پر پانی کی قلت، موسمیاتی آفات اور ناکافی بحالی کے نظام پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے ٹیر-2 اور ٹیر-3 شہروں میں موسمیاتی لچک پیدا کرنے کے لیے مضبوط مالی اور ادارہ جاتی ڈھانچوں کی فوری ضرورت پر زور دیا۔ گوا سے تعلق رکھنے والی ماہر ماحولیات اور آرکیٹیکٹ تکولا ڈی سلوا نے ترقی کے ان مروجہ ماڈلز پر تنقید کی جو سیمنٹ اور کنکریٹ کے بیجا استعمال کو فروغ دیتے ہیں۔ انہوں نے پائیدار اور فطرت دوست تعمیراتی طریقوں پر زور دیتے ہوئے ماحول سے ہم آہنگ تعمیراتی روایات کو فروغ دینے کی بات کہی۔ انہوں نے حد سے زیادہ کھپت کو ''نسل در نسل نوآبادیات'' قرار دیا جو آنے والی نسلوں کے حقوق اور ان کی ترقی کو متاثر کر رہی ہے۔ احمد آباد کی سماجی کارکن اور رینگنے والے جانوروں کی محافظ سمیہ حبیب شیخ نے علامتی ماحولیاتی مہم اور تشہیری سرگرمیوں سے آگے بڑھ کر حقیقی عوامی رابطوں اور پائیدار تبدیلی کی ضرورت پر زور دیا۔

اس کی تائید کرتے ہوئے چھتیس گڑھ کی معلمہ فخرہ تبسم نے ابتدائی سطح پر موسمیاتی تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کیا اور کہا کہ کچرے کی درجہ بندی، وسائل کے تحفظ اور شجرکاری جیسی روزمرہ کی عادتیں پائیدار تبدیلی کے لیے نہایت ضروری ہیں۔

تجاوزات اور مزدوروں کے حقوق کے مسائل کے الزامات پر نیو کونڈلی میں انتظامی مداخلت کا مطالبہ

فٹ پاتھ، پبلک پاتھ ویز اور دیگر کمیونٹی جگہوں پر بڑھتے ہوئے تجاوزات کی وجہ سے عام شہریوں کو روز بروز مشکلات کا سامنا

نئی دہلی، (صحافت بیورو) نیو کونڈلی علاقے کے باشندوں اور مقامی تاجروں نے علاقے میں بڑھتے ہوئے تجاوزات اور کارکنوں کے مبینہ

تنازعات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے انتظامیہ سے مداخلت کا مطالبہ کیا ہے۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ فٹ پاتھ، پبلک پاتھ ویز اور دیگر کمیونٹی جگہوں پر بڑھتے ہوئے تجاوزات کی وجہ سے عام شہریوں کو روز بروز مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ مکینوں کے مطابق کئی علاقوں میں پیدل چلنے کے لیے جگہ ناکافی ہے، جس کی وجہ سے بزرگوں، خواتین اور بچوں کو خاصی مشکلات کا سامنا ہے۔ مقامی لوگوں نے مطالبہ کیا ہے کہ ایم سی ڈی، ڈی ڈی اے، لیبر ڈپارٹمنٹ اور ضلع انتظامیہ پورے معاملے کی تحقیقات کرائے، عوامی مقامات کو تجاوزات سے آزاد کرائے اور مزدوروں کے خلاف الزامات کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کو یقینی بنائیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جہاں کاروبار اور روزگار اہم ہیں وہیں عوامی سہولیات اور کارکنوں کے حقوق کا تحفظ بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ مقامی دکاندار مسز ونیش نے کہا کہ صورتحال ایسی ہوگئی ہے کہ لوگوں کے پاس پیدل چلنے کی جگہ بھی نہیں ہے۔ عوامی راستوں پر بڑھتے ہوئے تجاوزات کی وجہ سے لوگوں کو سڑک پر چلنا پڑتا ہے۔ بہت سے باشندوں نے علاقے میں بڑھتی ہوئی افراتفری اور عوامی مقامات کے استعمال پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔ کچھ مقامی لوگوں کا دعویٰ ہے کہ جب تجاوزات کے بارے میں سوالات اٹھائے گئے تو دکان کے مالک رشی گپتا نے مبینہ طور پر کہا کہ ہر کوئی یہ کر رہا ہے۔ باشندوں کا کہنا ہے کہ یہ ذہنیت تجاوزات کے بڑھتے ہوئے مسئلے کو جنم دے رہی ہے اور یہ معاملہ غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مستحق ہے۔ مزید برآں، کارکنوں کے حقوق اور اجرت کی ادائیگی کے حوالے سے الزامات سامنے آئے ہیں۔ علاقے میں سیلز مین کے طور پر کام کرنے والے رمیش نے دعویٰ کیا کہ وہ شیوا گارمنٹس میں کام کرتا تھا لیکن کام مکمل کرنے کے باوجود اسے پوری تنخواہ نہیں دی گئی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جب اس نے رقم مانگی تو اسے ڈرایا دھمکایا گیا اور اسے چھوڑنے پر مجبور کیا۔ مسٹر رمیش نے الزام لگایا کہ میں نے ایمانداری سے کام کیا اور اپنی محنت کی کمائی کا مطالبہ کیا، لیکن مجھے میری پوری تنخواہ نہیں دی گئی اور بالآخر مجھے استعفیٰ دینا پڑا۔

سورہ جمعہ کا درسِ قرآن، کتاب اللہ سے مضبوط تعلق قائم کرنے کی تلقین

جماعت اسلامی ہند لکشمی نگر یونٹ کے زیر اہتمام ہفتہ واری اجتماع منعقد

نئی دہلی، (صحافت بیورو): آمنہ مسجد، کڑکڑڈوما کورٹ میں جماعت اسلامی ہند لکشمی نگر یونٹ کے زیر اہتمام درسِ قرآن کا انعقاد کیا گیا، جس میں مقامی باشندوں، نمازیوں اور قرآن فہمی سے شغف رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ پروگرام میں فلاح الدین فلاحی نے سورہ جمعہ کی تلاوت، ترجمہ اور مختصر تفسیر پیش کرتے ہوئے حاضرین کو اس عظیم سورت کے بنیادی مضامین اور اس کے عملی تقاضوں سے روشناس کرایا۔ فلاح الدین فلاحی نے اپنے خطاب میں کہا کہ سورہ جمعہ دراصل ایک ایسی جامع سورت ہے جو مسلمانوں کو علم، عمل، ذکرِ الٰہی، دعوتِ دین اور اجتماعی زندگی کی اہمیت کا درس دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سورت کا آغاز اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور اس کی عظمت کے بیان سے ہوتا ہے، جو اس حقیقت کی یاددہانی کراتا ہے کہ کائنات کی ہر چیز اپنے رب کی حمد و ثنا میں مصروف ہے۔ انسان کی کامیابی بھی اسی میں ہے کہ وہ اپنے خالق کی بندگی اختیار کرے اور اپنی زندگی کو اس کی ہدایات کے مطابق ڈھالے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سورہ جمعہ میں رسول اکرم کی بعثت کا مقصد بھی واضح کیا گیا ہے کہ آپ لوگوں کو اللہ کی آیات سناتے ہیں، ان کا تزکیہ کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔ آج امتِ مسلمہ کو سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ قرآن مجید سے اپنا تعلق مضبوط کرے، اس کے پیغام کو سمجھے اور اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی میں اس کی تعلیمات کو نافذ کرے۔ انہوں نے کہا کہ محض قرآن کی تلاوت کافی نہیں بلکہ اس کے احکامات کو عملی زندگی کا حصہ بنانا بھی ضروری ہے۔ درسِ قرآن کے دوران فلاح الدین فلاحی نے سورہ جمعہ میں بنی اسرائیل کی مثال کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ علم اور ہدایت کی نعمت ملنے کے باوجود اگر اس پر عمل نہ کیا جائے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ قرآن ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ علم کے ساتھ عمل اور کردار کی اصلاح بھی ضروری ہے۔ انہوں نے حاضرین کو تلقین کی کہ وہ اپنی زندگیوں میں دیانت داری، عدل، اخوت، خدمتِ خلق اور تقویٰ کو فروغ دیں اور معاشرے میں خیر و بھلائی کے پیغام کو عام کریں۔ انہوں نے جمعہ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اسلام میں جمعہ کا دن خصوصی فضیلت کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ جب جمعہ کی اذان دی جائے تو وہ دنیاوی مشاغل کو چھوڑ کر اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ ہوں۔ یہ حکم اس بات کی علامت ہے کہ ایک مومن کی زندگی میں دین اور آخرت کو بنیادی حیثیت حاصل ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں مادہ پرستی اور دنیا کی بے جا مصروفیات نے انسان کو اپنے رب سے دور کر دیا ہے، ایسے میں قرآن کے پیغام کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ شرکاء نے درسِ قرآن کو نہایت مفید، فکر انگیز اور ایمان افروز قرار دیا۔ اس موقع پر جماعت اسلامی ہند کے کارکنان، رکن جماعت محمد سالم، واثق امام سمیت مقامی ذمہ داران اور نمازی موجود تھے۔ اجتماع کے اختتام پر امام مسجد مولانا حفظ الرحمٰن نے امت مسلمہ کی سربلندی، ملک میں امن و امان، باہمی بھائی چارے اور انسانیت کی فلاح و بہبود کیلئے خصوصی دعا کی۔ حاضرین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ قرآن مجید کے پیغام کو سمجھیں گے اور اپنی زندگیوں میں نافذ کرنے اور اسے دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کریں گے۔

خستہ حال عوامی بیت الخلا کا ڈھانچہ گرنے سے 7 سالہ بچی کی موت

کئی بار متعلقہ محکمے اور انتظامیہ سے شکایت کے بعد بھی نہیں ہوئی کارروائی، مقامی لوگوں میں غم و غصہ

نئی دہلی، (صحافت بیورو) قومی راجدھانی کے ہولمبی خورد واقع میٹرو وہار کالونی میں ایک المناک حادثے میں 7 سالہ بچی کی موت ہوگئی۔ الزام لگایا گیا ہے کہ طویل عرصے سے بند پڑے عوامی بیت الخلا کے خستہ حال ڈھانچے اور انتظامی لاپرواہی اس حادثے کی وجہ ہیں۔ اس واردات سے مقامی لوگوں میں شدید غم و غصہ پایا جا رہا ہے۔ یہ افسوسناک واقعہ ہولمبی خورد کی میٹرو وہار کالونی میں پیش آیا جہاں عوامی بیت الخلا کے سیپٹک ٹینک پر بنے گیس پاس کرنے والے ستون کے اچانک گر جانے سے 7 سالہ تانیا اس کی زد میں آ گئی۔ معصوم کو سنگین چوٹیں آئیں جس کی تاب نہ لا کر اس نے دم توڑ دیا۔ متوفی بچی تانیا تیسری جماعت کی طالبہ تھی۔ اہل خانہ کے مطابق وہ کالونی میں دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہی تھی، تبھی یہ حادثہ پیش آیا۔ واردات کے بعد علاقے میں غم و غصہ کا ماحول ہے اور متاثرہ خاندان کا رو رو کر برا حال ہے۔ مقامی لوگوں کا الزام ہے کہ جس عوامی بیت الخلا کے قریب یہ حادثہ ہوا وہ کافی عرصے سے بند پڑا ہے۔ اس کی دیکھ بھال اور مرمت کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے کئی بار متعلقہ محکمے اور انتظامیہ کو خستہ حال ڈھانچے اور کھلے سیور کے ہول کے بارے میں شکایت کی لیکن کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔

حادثے کے بعد مقامی لوگوں نے انتظامیہ اور ایم سی ڈی کے خلاف بڑے پیمانے پر غصے کا اظہار کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر بروقت دیکھ بھال اور حفاظتی اقدامات کئے جاتے تو ایک معصوم کی جان بچ سکتی تھی۔ فی الحال پولیس اور متعلقہ محکمے معاملے کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ اس سے قبل جمعہ کو راجدھانی کے لودھی روڈ پر سیور لائن کے لیے چل رہی کھدائی کے دوران دیانند شمشان گھاٹ کی دیوار گر گئی، جس سے 3 مزدور ملبے کے نیچے دب گئے تھے۔ حادثے میں ایک مزدور کی موقع پر ہی موت ہوگئی جبکہ 2 دیگر زخمی ہوگئے۔ عینی شاہد بھگوان داس نے نیوز ایجنسی 'آئی اے این ایس' کو بتایا کہ واقعہ کے وقت تعمیراتی کام جاری تھا۔ انہوں نے کہا کہ مزدور کام کر رہے تھے تبھی اچانک دیوار گر گئی۔ 3 افراد ملبے کے نیچے دب گئے۔

ان میں سے ایک کی موت ہوگئی، جب کہ 2 دیگر زخمی ہوگئے اور انہیں اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ پولیس تقریباً 20 منٹ میں جائے وقوعہ پر پہنچی اور متاثرین کو باہر نکالا۔

اخبارات میں کھانے کی پیکنگ اور پیشکش پر پابندی

ایف ایس ایس اے آئی کی سخت ہدایت

ممبئی : ،(اسٹاف رپورٹر): فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی آف انڈیا (ایف ایس ایس اے آئی) کے مغربی علاقائی دفتر نے تمام غذائی کاروبار سے وابستہ افراد، ہوٹلوں، ریسٹورانوں، اسٹریٹ فوڈ فروشوں اور دیگر فوڈ آپریٹروں کو ہدایت جاری کی ہے کہ وہ کھانے کی اشیاء کی پیکنگ، لپیٹنے یا پیش کرنے کے لیے اخبارات کے استعمال کو فوری طور پر بند کریں۔ یہ ہدایت ممبئی کے ایک مشہور وڑا پاؤ فروش کے یہاں کھانے کی اشیاء کو اخبار میں پیک اور پیش کیے جانے کے واقعہ کے بعد جاری کی گئی ہے، جس پر ایف ایس ایس اے آئی (مغربی خطہ) اور میونسپل کارپوریشن آف گریٹر ممبئی (ایم سی جی ایم) نے مشترکہ کارروائی انجام دی تھی۔ ایف ایس ایس اے آئی کے مطابق اخبارات میں استعمال ہونے والی پرنٹنگ سیاہی میں مختلف اقسام کے مضر رنگ، کیمیائی مادے، روغنی اجزاء اور بھاری دھاتیں خصوصاً سیسہ (لیڈ) شامل ہوتا ہے، جو خوراک میں منتقل ہو کر انسانی صحت کے لیے سنگین اور دیرپا بیماریوں کا سبب بن سکتے ہیں۔ مزید برآں اخبارات تقسیم اور نقل و حمل کے دوران غیر صحت بخش ماحول سے گزرتے ہیں، جس کے باعث ان میں بیماری پیدا کرنے والے جراثیم موجود ہو سکتے ہیں۔ ادارے نے واضح کیا کہ فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز (پیکیجنگ) ریگولیشنز 2018 کے تحت خوراک کو ذخیرہ کرنے، لپیٹنے یا پیک کرنے کے لیے اخبار یا اس نوعیت کے دیگر مواد کا استعمال سختی سے ممنوع ہے۔ اس سلسلے میں پہلے بھی مشاورتی ہدایات جاری کی جا چکی ہیں۔ ایف ایس ایس اے آئی نے کہا ہے کہ اسٹریٹ فوڈ فروش، ریسٹوران، کلاؤڈ کچن، کیٹرنگ سروسز، کوئیک سروس ریسٹوران موبائل فوڈ وینڈرز، چھوٹے خوردہ فروش اور خوانچہ فروش کسی بھی مرحلے پر اخبار کا استعمال نہ کریں، خواہ وہ اضافی تیل جذب کرنے، غذائی اجزاء کو ڈھانپنے یا تیار شدہ خوراک کو لپیٹنے کے لیے ہی کیوں نہ ہو۔

اتھارٹی نے تمام فوڈ کاروباری اداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ صرف منظور شدہ اور فوڈ گریڈ پیکیجنگ مواد استعمال کریں تاکہ صارفین کی صحت اور تحفظ کو یقینی بنایا جا سکے۔ عوام سے بھی اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس حوالے سے ہوشیار رہیں اور اگر کہیں خوراک اخبار میں پیش یا پیک کی جا رہی ہو تو متعلقہ حکام کو مطلع کریں۔ ایف ایس ایس اے آئی اور ریاستی حکام فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ 2006 اور اس کے تحت بنائے گئے قوانین پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے مسلسل نگرانی کر رہے ہیں۔ ادارہ خوراک اور ماحولیات کے تحفظ کے پیش نظر محفوظ اور پائیدار پیکیجنگ کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے بھی سرگرم عمل ہے۔

ممبئی ایئرپورٹ یونین لیڈر پر حملہ

ویسٹرن ایکسپریس ہائی وے پر 10 افراد نے گاڑی روک کر تشدد کا الزام

ممبئی: ممبئی ایئرپورٹ سے وابستہ ملازمین کی یونین کے ایک سینئر عہدیدار نے الزام عائد کیا ہے کہ ویسٹرن ایکسپریس ہائی وے پر تقریباً 10 افراد نے ان کی گاڑی کو روک کر حملہ کیا۔ واقعے کے بعد پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے متعدد ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے اور معاملے کی تفتیش جاری ہے۔ اطلاعات کے مطابق متاثرہ شخص سرور محمد ہیں، جو شیوسینا سے وابستہ آل انڈیا ایئرپورٹس ایوی ایشن ایمپلائز یونین کے ورکنگ صدر ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ جمعرات کی شام ممبئی ایئرپورٹ کے قریب ان کی گاڑی کو نشانہ بنایا گیا اور حملہ آوروں نے ان پر تشدد کیا۔ پولیس حکام کے مطابق واقعے کے سلسلے میں چھ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے، جبکہ حملے کے محرکات اور پس پردہ وجوہات جاننے کے لیے مزید تحقیقات کی جا رہی ہیں۔

ممبئی کو آبی بحران کا سامنا

جھیلوں میں پانی کا ذخیرہ خطرناک حد تک کم ہو کر 13.55 فیصد رہ گیا

ممبئی: مون سون کی آمد میں تاخیر کے باعث ممبئی ایک بار پھر آبی بحران کے خدشات سے دوچار ہو گیا ہے۔ ممبئی کو پانی فراہم کرنے والی سات بڑی جھیلوں میں مجموعی پانی کا ذخیرہ گھٹ کر صرف 13.55 فیصد رہ گیا ہے، جس کے بعد شہری انتظامیہ کی تشویش میں اضافہ ہو گیا ہے۔ برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کی تازہ رپورٹ کے مطابق ساتوں جھیلوں میں اس وقت مجموعی طور پر 1,96,141 ملین لیٹر پانی موجود ہے، جبکہ ان کی کل ذخیرہ کرنے کی صلاحیت 14,47,363 ملین لیٹر ہے۔ اگرچہ یہ مقدار گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں کچھ بہتر ہے، لیکن مون سون کی سست رفتار پیش رفت کے سبب صورتحال اب بھی تشویشناک سمجھی جا رہی ہے۔ پانی کے ذخائر میں مسلسل کمی کے پیش نظر بی ایم سی پہلے ہی 15 مئی سے شہر بھر میں پانی کی فراہمی میں 10 فیصد کٹوتی نافذ کر چکی ہے تاکہ موجودہ ذخائر کو زیادہ عرصے تک برقرار رکھا جا سکے۔ حکام کے مطابق اگر بارشوں میں مزید تاخیر ہوئی تو مستقبل میں مزید سخت اقدامات پر غور کیا جا سکتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ملک میں اس سال مون سون معمول سے تاخیر سے شروع ہوا ہے اور محکمہ موسمیات نے بھی بارشوں کے اوسط سے کم رہنے کا امکان ظاہر کیا ہے، جس کے باعث پانی کی دستیابی کے حوالے سے خدشات بڑھ گئے ہیں۔ بی ایم سی نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ پانی کا استعمال انتہائی احتیاط کے ساتھ کریں اور غیر ضروری ضیاع سے گریز کریں تاکہ ممکنہ آبی بحران کے اثرات کو کم کیا جا سکے۔

بھیونڈی میں مار پیٹ کے متعدد واقعات

حملہ اور چھیڑ چھاڑ کے مقدمات درج، ملزمین گرفتار نہیں، پولیس کی تفتیش جاری

بھیونڈی: بھیونڈی شہر کے مختلف تھانہ علاقوں میں مار پیٹ، جان لیوا حملہ اور چھیڑ چھاڑ کے تین الگ الگ معاملات سامنے آئے ہیں۔ شانتی نگر اور نارپولی پولیس نے مختلف مقدمات میں مجموعی طور پر آٹھ ملزمین کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس) کی مختلف دفعات کے تحت مقدمات درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ تینوں ہی معاملات میں خبر لکھے جانے تک کسی بھی ملزم کی گرفتاری عمل میں نہیں آئی تھی۔ پہلا واقعہ شانتی نگر علاقے کا ہے، جہاں سڑک پر کھڑی رکشہ ہٹانے کے لیے ہارن بجانے کو لے کر تنازعہ ہو گیا۔ شکایت کنندہ شاداب افضل خان (24) نے پولیس کو بتایا کہ 3 جون کی رات وہ اپنا ٹیمپو لے کر نسیم دواخانہ کے قریب سے گزر رہے تھے۔ اسی دوران راستے میں کھڑی رکشہ ہٹانے کے لیے ہارن بجانے پر نازمین، انیس اور مصطفیٰ نامی تین افراد نے مبینہ طور پر گالی گلوج کرتے ہوئے حملہ کر دیا۔ الزام ہے کہ انیس نے کسی سخت چیز سے شاداب کے چہرے اور ناک پر وار کیا، جبکہ مصطفیٰ نے مار پیٹ کی۔ اس واقعے میں ان کے ساتھی ارباز بھی زخمی ہوئے۔ شانتی نگر پولیس نے اس معاملے میں بی این ایس کی دفعات 352، 115(2)، 118(1) اور 3(5) کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ دوسرا واقعہ نارپولی تھانہ علاقے کے انجور پھاٹا روڈ واقع کوپر علاقے کا ہے، جہاں ایک آٹو رکشہ ڈرائیور پر مبینہ طور پر لوہے کی راڈ اور بیئر کی بوتل سے حملہ کیا گیا۔ شکایت کنندہ دھیرج گریجا شنکر گیری (31) نے بتایا کہ 4 جون کی صبح وہ سواری لے کر اپنے آٹو سے وہاں پہنچے تھے، اسی دوران پرانے تنازعہ اور لین دین کی رنجش کو لے کر چن سنگھ، انکیت سنگھ، شبھم اور ڈی ایم پانڈے نے انہیں گھیر لیا۔ الزام ہے کہ ملزمان نے گالی گلوج اور مار پیٹ کرتے ہوئے لوہے کی راڈ اور بیئر کی بوتل سے حملہ کر کے انہیں زخمی کر دیا۔ نارپولی پولیس نے ملزمان کے خلاف بی این ایس کی دفعات 118(1)، 115(2)، 352 اور 3(5) کے تحت مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

تیسرا واقعہ پورنا کے دت نگر علاقے کا ہے، جہاں ایک 18 سالہ لڑکی نے ساحل پاٹل (22) پر چھیڑ چھاڑ، پیچھا کرنے اور مار پیٹ کا الزام لگایا ہے۔ متاثرہ لڑکی کے مطابق ملزم اس کی عمارت کے نیچے پہنچ کر ہنگامہ کر رہا تھا اور بدنام کرنے کی دھمکی دے رہا تھا۔ مخالفت کرنے پر ملزم نے مبینہ طور پر اس کا ہاتھ پکڑ کر نازیبا حرکت کی اور تھپڑ مار دیا۔ نارپولی پولیس نے اس معاملے میں بی این ایس کی دفعات 74، 78، 115(2) اور 351(2) کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ تینوں معاملات کی سنجیدگی سے جانچ کی جا رہی ہے اور ملزمین کی تلاش جاری ہے۔

کے ای ایم اسپتال کے اے ایم سی تجویز پر اے آئی ایم آئی ایم کے ضمیر قریشی نے اٹھائے سنگین سوالات

ممبئی: برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کی اسٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ میں اے آئی ایم آئی ایم کے اسٹینڈنگ کمیٹی رکن ضمیر قریشی نے کے ای ایم اسپتال کے دو اہم طبی آلات کے سالانہ مینٹیننس کنٹریکٹ سے متعلق تجویز پر سنگین سوالات اٹھائے۔

تجویز کے مطابق شعبۂ نوزائیدہ بچوں کے 17 ریڈیئنٹ وارمرز اور شعبۂ معدہ و آنت (گیسٹرو اینٹرولوجی) کے ایک ویڈیو اینڈوسکوپی سسٹم کی دیکھ بھال کے لیے کل 3,07,149 روپے کی رقم کے پوسٹ فیکٹو منظوری طلب کی گئی ہے۔ ریڈیئنٹ وارمر کا اے ایم سی ایم/ایس زیل میڈیکل پرائیویٹ لمیٹڈ کو 1,20,360 روپے میں جبکہ ویڈیو اینڈوسکوپی سسٹم کا اے ایم سی ایم/ایس اولمپس میڈیکل سسٹمز انڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ کو 1,86,789 روپے میں دیا گیا تھا۔

اسٹینڈنگ کمیٹی میں اظہار خیال کرتے ہوئے ضمیر قریشی نے کہا کہ جن اے ایم سی کاموں کی مدت بالترتیب مارچ 2021 سے مارچ 2023 اور مارچ 2023 سے مارچ 2024 تک تھی، ان کی منظوری سال 2026 میں طلب کی جا رہی ہے، جو انتظامی طریقۂ کار پر سنگین سوالات کھڑے کرتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی سوال کیا کہ جب دونوں آلات کو "پروپرائٹری" قرار دے کر مسابقتی ٹینڈر کے عمل سے مستثنیٰ رکھا گیا، تو متعلقہ کمپنیوں کے جائز او ای ایم اتھارائزیشن سرٹیفکیٹ کمیٹی کے سامنے کیوں پیش نہیں کیے گئے۔ اس کے ساتھ ہی بی ایم سی کی سرکاری ویب سائٹ پر ٹینڈر نوٹس شائع نہ کرنے اور مسابقتی کوٹیشن نہ لینے کی وجوہات پر بھی وضاحت طلب کی گئی۔

ضمیر قریشی نے کہا کہ تجویز میں آلات کی خریداری کی تاریخ، تنصیب کی تاریخ، وارنٹی ختم ہونے کی تفصیلات، ماڈل نمبر، اثاثہ رجسٹر نمبر، ریٹ ریزنیبلٹی سرٹیفکیٹ اور دیگر اہم تکنیکی دستاویزات موجود نہیں ہیں۔ ایسی صورت میں اے ایم سی شرحوں کی درستگی اور عمل کی شفافیت کی تصدیق کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ انہوں نے انتظامیہ سے یہ بھی پوچھا کہ اگر اولمپس میڈیکل سسٹمز انڈیا ہی واحد مجاز سروس فراہم کنندہ ہے تو اس کا ثبوت کمیٹی کے سامنے کیوں پیش نہیں کیا گیا اور اے ایم سی شرحوں کا جائزہ کس بنیاد پر لیا گیا۔

ضمیر قریشی نے کہا کہ اسپتالوں میں استعمال ہونے والے زندگی بچانے والے طبی آلات کی دیکھ بھال میں شفافیت، جواب دہی اور قواعد کی پابندی انتہائی ضروری ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ تجویز کو حتمی منظوری دینے سے پہلے تمام ضروری دستاویزات، او ای ایم سرٹیفکیٹس، ادائیگی کی تفصیلات، اثاثہ ریکارڈ اور ریٹ ریزنیبلٹی سے متعلق ثبوت کمیٹی کے سامنے پیش کیے جائیں۔

انہوں نے کہا کہ عوامی رقم کے استعمال میں مکمل شفافیت یقینی بنانا اسٹینڈنگ کمیٹی کی ذمہ داری ہے اور کسی بھی تجویز کو خاطر خواہ دستاویزی ثبوت کے بغیر منظوری نہیں دی جانی چاہیے۔

غیر مراٹھی آٹو اور ٹیکسی ڈرائیوروں کے لیے مراٹھی کلاسوں کو زبردست پذیرائی، ممبئی میٹروپولیٹن ریجن میں ہزاروں افراد کی شمولیت

ممبئی: مہاراشٹر حکومت کی جانب سے غیر مراٹھی آٹو رکشہ اور ٹیکسی ڈرائیوروں کے لیے شروع کی گئی مراٹھی زبان کی تربیتی مہم کو ممبئی میٹروپولیٹن ریجن (ایم ایم آر) میں زبردست پذیرائی حاصل ہو رہی ہے۔ حکام کے مطابق بڑی تعداد میں ڈرائیور رضاکارانہ طور پر کلاسوں میں شرکت کر رہے ہیں تاکہ مسافروں کے ساتھ مراٹھی میں بہتر انداز میں رابطہ قائم کر سکیں۔ یہ مہم یکم جون سے محکمہ ٹرانسپورٹ، کوکن مراٹھی ساہتیہ پریشد اور ممبئی مراٹھی ساہتیہ سنگھ کے اشتراک سے شروع کی گئی ہے۔ پروگرام کا مقصد غیر مراٹھی ڈرائیوروں کو روزمرہ گفتگو میں استعمال ہونے والے مراٹھی الفاظ اور جملوں کی تربیت فراہم کرنا ہے تاکہ مسافروں اور ڈرائیوروں کے درمیان رابطہ مزید مؤثر بنایا جا سکے۔ حکام کے مطابق ابتدائی مرحلے میں وڈالا آر ٹی او میں منعقدہ پہلے تربیتی سیشن میں 70 ڈرائیوروں نے شرکت کی تھی، تاہم مثبت ردعمل کے بعد اب ممبئی اور مضافاتی علاقوں میں مزید مراکز قائم کیے جا رہے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق ہزاروں ڈرائیور اس مہم میں شمولیت اختیار کر چکے ہیں جبکہ تقریباً 4,500 اساتذہ بھی اس تربیتی مہم سے وابستہ کیے جا رہے ہیں۔ کلاسوں میں ڈرائیوروں کو مسافروں کے ساتھ روزمرہ استعمال ہونے والے جملے، راستوں کی معلومات، کرایے سے متعلق گفتگو اور دیگر عملی مراٹھی سکھائی جا رہی ہے۔ تربیت مکمل ہونے کے بعد شرکاء کا زبانی امتحان لیا جائے گا اور کامیاب امیدواروں کو سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے گا۔ ریاستی حکومت کے مطابق 15 اگست تک ڈرائیوروں کو مراٹھی زبان سیکھنے کا موقع دیا جا رہا ہے، جبکہ اس کے بعد مراٹھی میں بنیادی رابطہ قائم نہ کر سکنے والے ڈرائیوروں کے خلاف محکمہ ٹرانسپورٹ کی جانب سے کارروائی بھی کی جا سکتی ہے۔ محکمہ ٹرانسپورٹ کا کہنا ہے کہ اس اقدام سے نہ صرف مراٹھی زبان کے فروغ میں مدد ملے گی بلکہ مسافروں اور ڈرائیوروں کے درمیان بہتر ہم آہنگی بھی پیدا ہوگی۔

ممبئی میں مینگروز کے تحفظ کو منافع بخش بنانے کی تجویز

ماحولیاتی تنظیموں کا بلیو کاربن معیشت کے قیام کا مطالبہ

ممبئی: ممبئی اور اس کے مضافاتی علاقوں میں سرگرم ماحولیاتی تنظیموں نے حکومتِ مہاراشٹر سے "بلیو کاربن اکانومی" کے قیام کا مطالبہ کیا ہے، جس کے تحت مینگروز، دلدلی علاقوں اور ساحلی مٹی کے میدانوں (مڈفلیٹس) کے تحفظ کو کاربن کریڈٹ ٹریڈنگ کے ذریعے آمدنی کا ذریعہ بنایا جا سکے گا۔ ماہرین ماحولیات کے مطابق ساحلی ماحولیاتی نظام فضا سے بڑی مقدار میں کاربن جذب کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ مجوزہ منصوبے کے تحت زیادہ آلودگی پیدا کرنے والی صنعتیں ایسے محفوظ ساحلی علاقوں سے منسلک کاربن کریڈٹس خرید سکیں گی، جبکہ حاصل ہونے والی آمدنی مینگروز کے تحفظ، ماحولیاتی بحالی اور موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے منصوبوں پر خرچ کی جائے گی۔ تنظیموں کا کہنا ہے کہ ممبئی جیسے ساحلی شہر کے لیے مینگروز اور ویٹ لینڈز قدرتی حفاظتی دیوار کی حیثیت رکھتے ہیں، جو سیلاب، سمندری طغیانی، شدید گرمی کی لہروں اور دیگر موسمیاتی خطرات کے اثرات کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ماحولیاتی کارکنوں کے مطابق قدرتی وسائل کا تحفظ صرف ماحولیاتی ذمہ داری نہیں بلکہ ایک دانشمندانہ معاشی سرمایہ کاری بھی ہے، کیونکہ موسمیاتی آفات کے بعد انفراسٹرکچر کی بحالی اور نقصانات کے ازالے پر آنے والی لاگت عموماً ان اقدامات سے کہیں زیادہ ہوتی ہے جو آفات کی روک تھام کے لیے پہلے سے کیے جا سکتے ہیں۔ ماہرین نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ریاست میں بلیو کاربن پالیسی متعارف کرائی جائے تاکہ ماحولیاتی تحفظ، پائیدار ترقی اور اقتصادی فوائد کو ایک ساتھ فروغ دیا جا سکے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر اس تجویز پر عمل درآمد کیا گیا تو ممبئی نہ صرف موسمیاتی تبدیلیوں کے خطرات کا بہتر مقابلہ کر سکے گا بلکہ ماحول دوست سرمایہ کاری کا ایک مؤثر ماڈل بھی بن سکتا ہے۔

سیاسی سازش کے تحت بدنام کرنے کی کوشش، عدالت میں تمام ثبوت پیش کروں گا: یوسف رنگوالا

جنسی ہراسانی کے مقدمے پر بی جے پی رہنما کا سخت ردعمل، الزامات کو سیاسی اسٹنٹ قرار دیا

ممبئی: ایک خاتون کی شکایت پر بی جے پی کے مقامی رہنما یوسف رنگوالا کے خلاف جنسی ہراسانی اور شادی کا جھانسہ دے کر تعلقات قائم کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کیے جانے کے بعد یوسف رنگوالا نے تمام الزامات کو مسترد کرتے ہوئے اسے سیاسی سازش اور اپنی بڑھتی ہوئی عوامی مقبولیت کو نقصان پہنچانے کی کوشش قرار دیا ہے۔ پولیس کے مطابق خاتون نے اپنی شکایت میں الزام عائد کیا ہے کہ یوسف رنگوالا نے شادی کا وعدہ کر کے اس کے ساتھ تعلقات قائم کیے اور بعد ازاں وعدہ پورا نہیں کیا۔ خاتون نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ قانونی کارروائی کی بات کرنے پر اسے دھمکیاں دی گئیں۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہیں، تاہم ابھی تک کسی گرفتاری کی اطلاع نہیں ملی ہے۔

دوسری جانب یوسف رنگوالا نے اپنے ردعمل میں کہا کہ ان کے خلاف لگائے گئے تمام الزامات بے بنیاد ہیں اور یہ ایک منظم سیاسی مہم کا حصہ ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ حال ہی میں محمد علی روڈ پر منعقد ہونے والا ان کا پروگرام غیر معمولی طور پر کامیاب رہا تھا جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی، جس کے بعد سیاسی مخالفین بوکھلاہٹ کا شکار ہو گئے ہیں۔ رنگوالا کا کہنا تھا کہ انہوں نے بی جے پی کو اقلیتی طبقے کے درمیان مضبوط کرنے کی کوشش کی ہے اور ان کے وارڈ میں پارٹی کے ووٹوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں عدلیہ اور قانون پر مکمل اعتماد ہے اور وہ عدالت کے سامنے تمام ثبوت پیش کریں گے۔

انہوں نے مزید الزام عائد کیا کہ اس معاملے کے پس پردہ بعض اپوزیشن رہنما ہیں اور وہ مناسب وقت پر عدالت کو تمام تفصیلات سے آگاہ کریں گے۔ رنگوالا کے مطابق شکایت کنندہ خاتون ماضی میں ان کی اہلیہ سے مختلف معاملات میں مدد حاصل کرنے کے لیے رابطہ کرتی رہی ہے۔ انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ جس رات کے حوالے سے الزام عائد کیا جا رہا ہے، وہ ان کی سالگرہ کا دن تھا۔ بی جے پی رہنما نے یہ بھی کہا کہ بعض افراد نے ان کے دفتر پر آ کر ہنگامہ آرائی کی، جس کے خلاف انہوں نے مقامی پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کے کارکن اور حامی پوری طرح ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔

پولیس حکام کا کہنا ہے کہ دونوں فریقین کی شکایات کا غیر جانبدارانہ جائزہ لیا جا رہا ہے اور دستیاب شواہد کی بنیاد پر آئندہ قانونی کارروائی کی جائے گی۔ حکام نے واضح کیا ہے کہ تفتیش مکمل ہونے سے قبل کسی حتمی نتیجے پر پہنچنا مناسب نہیں ہوگا۔

کاموٹھے میں بجلی کی طویل لوڈ شیڈنگ کے خلاف عوام کا احتجاج

پولیس اسٹیشن کے باہر شہریوں کا ہجوم

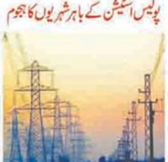

نوی ممبئی: کاموٹھے علاقے میں مسلسل اور طویل بجلی کٹوتی کے خلاف شہریوں کا غصہ شدت اختیار کر گیا۔ متعدد رہائشیوں نے مقامی پولیس اسٹیشن کے باہر جمع ہو کر بجلی کی فراہمی میں بار بار تعطل کے خلاف احتجاج کیا۔ احتجاج کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد معاملہ وسیع پیمانے پر زیر بحث آ گیا ہے۔ مقامی رہائشیوں کا کہنا ہے کہ گزشتہ کئی دنوں سے علاقے میں بار بار بجلی منقطع ہونے کے واقعات پیش آ رہے ہیں، جس کے باعث روزمرہ زندگی شدید متاثر ہو رہی ہے۔ شدید گرمی اور حبس کے موسم میں بجلی کی عدم دستیابی نے بچوں، بزرگوں اور مریضوں کے لیے مشکلات میں اضافہ کر دیا ہے۔ احتجاج میں شریک شہریوں نے متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا کہ بجلی کے بحران کا فوری اور مستقل حل نکالا جائے۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ متعدد شکایات کے باوجود صورتحال میں کوئی خاطر خواہ بہتری نہیں آئی، جس کے باعث عوام کو سڑکوں پر آنے پر مجبور ہونا پڑا۔

ذرائع کے مطابق احتجاج پرامن رہا اور شہریوں نے انتظامیہ کی توجہ اس سنگین مسئلے کی جانب مبذول کرانے کی کوشش کی۔ سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی ویڈیو میں بڑی تعداد میں رہائشیوں کو پولیس اسٹیشن کے باہر جمع دیکھا جا سکتا ہے، جہاں وہ بجلی کی مسلسل بندش کے خلاف نعرے بازی کر رہے ہیں۔ علاقہ مکینوں نے امید ظاہر کی ہے کہ متعلقہ محکمہ اور انتظامیہ جلد از جلد بجلی کی فراہمی کو معمول پر لانے کے لیے مؤثر اقدامات کرے گی تاکہ شہریوں کو مزید مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

این ایس ای میں سرمایہ کاروں کے کھاتوں کی تعداد 26 کروڑ سے تجاوز

ممبئی (یو این آئی) ملک کے سرکردہ شیئر بازار نیشنل اسٹاک ایکسچینج آف انڈیا (این ایس ای) نے جون میں سرمایہ کاروں کے کھاتوں کی تعداد 26 کروڑ تک پہنچانے کا سنگ میل عبور کر لیا ہے۔ این ایس ای نے اتوار کو جاری ایک پریس ریلیز میں بتایا کہ ایکسچینج پر منفرد (یونیک) ٹریڈنگ کھاتوں کی تعداد 26 کروڑ سے زیادہ ہو گئی ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ 25 کروڑ سے 26 کروڑ کھاتوں تک پہنچنے میں چار ماہ سے بھی کم وقت لگا، جو سرمایہ کاروں کی مسلسل بڑھتی ہوئی شمولیت کی عکاسی کرتا ہے۔ گزشتہ ایک سال کے دوران ہی 4.3 کروڑ سے زائد نئے سرمایہ کار کھاتے این ایس ای سے منسلک ہوئے، جو مجموعی کھاتوں کا تقریباً 17 فیصد بنتے ہیں۔ 31 مئی تک این ایس ای میں رجسٹرڈ منفرد سرمایہ کاروں کی تعداد 13.1 کروڑ سے زیادہ تھی۔ ٹریڈنگ کھاتوں کی تعداد منفرد سرمایہ کاروں سے زیادہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ایک سرمایہ کار مختلف بروکروں کے ذریعے متعدد ٹریڈنگ اکاؤنٹس رکھ سکتا ہے۔ اپریل 2026 میں منفرد سرمایہ کاروں کی تعداد 13 کروڑ سے تجاوز کر گئی تھی۔ سرمایہ کار کھاتوں کے لحاظ سے مہاراشٹر 4.4 کروڑ کھاتوں کے ساتھ پہلے نمبر پر ہے، جو کل کھاتوں کا تقریباً 17 فیصد ہے۔ اس کے بعد اتر پردیش تقریباً 3 کروڑ (11 فیصد)، گجرات 2.2 کروڑ (8.6 فیصد)، مغربی بنگال 1.5 کروڑ (5.9 فیصد) اور راجستھان 1.5 کروڑ (5.8 فیصد) کھاتوں کے ساتھ نمایاں ریاستیں ہیں۔ یہ پانچ ریاستیں مل کر ملک کے تقریباً 49 فیصد سرمایہ کار کھاتوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ شمال مشرقی ہندوستان کی بعض ریاستوں میں بھی سرمایہ کار کھاتوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ ٹریڈنگ کھاتوں میں تیز رفتار اضافے کی ایک اہم وجہ ڈیجیٹلائزیشن ہے۔ موبائل ٹریڈنگ پلیٹ فارمز کا استعمال تیزی سے بڑھا ہے اور اب نقد مارکیٹ کے مجموعی کاروبار کا پانچواں حصہ سے بھی زیادہ موبائل ٹریڈنگ کے ذریعے انجام پاتا ہے۔ این ایس ای کے چیف بزنس ڈیولپمنٹ آفیسر سری رام کرشنم نے 26 کروڑ سرمایہ کار کھاتوں کے سنگ میل کو ہندوستانی سرمایہ بازاروں میں سرمایہ کاروں کی بڑھتی ہوئی شرکت کا اہم اشارہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ عالمی جغرافیائی سیاسی غیر یقینی صورتحال کے باوجود چار ماہ سے کم عرصے میں ایک کروڑ نئے کھاتوں کا اضافہ سرمایہ کاروں کے اعتماد کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ موبائل ٹریڈنگ، آسان کے وائی سی (کے وائی سی) عمل اور سرمایہ کاروں میں بیداری پیدا کرنے والی مہمات نے اس ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ شری رام کرشنم کے مطابق سرمایہ کاری اب صرف بڑے شہروں تک محدود نہیں رہی بلکہ ٹیئر-2، ٹیئر-3 اور ٹیئر-4 شہروں تک بھی پھیل چکی ہے۔ سرمایہ کار اب ایکویٹی، ای ٹی ایف، ریٹ (آر ای آئی ٹی)، انوٹ (آئی این وی آئی ٹی)، سرکاری بانڈز اور کارپوریٹ بانڈز جیسے مختلف ایکسچینج میں ٹریڈ ہونے والے مالیاتی آلات میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔ حال ہی میں متعارف کرائی گئی الیکٹرانک گولڈ رسید نے بھی مارکیٹ تک رسائی کو مزید وسیع بنا دیا ہے۔

قدیمی جشنِ ولایتِ مرتضوی میں عاشقانِ علیؑ کا والہانہ اجتماع

زینبیہ ٹرسٹ کے زیرِ اہتمام زینبیہ امامباڑہ بھنڈی بازار میں شاندار جشن، عاشقانِ اہلِ بیتؑ کی کثیر تعداد میں شرکت

ممبئی (اسٹاف رپورٹر): زینبیہ ٹرسٹ کے زیر اہتمام ہر سال کی طرح امسال بھی بھنڈی بازار کے تاریخی زینبیہ امامباڑہ میں "قدیمی جشنِ ولایتِ مرتضوی" نہایت عقیدت، احترام اور مذہبی جوش و خروش کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ اس روح پرور اور پُروقار جشن میں ریکارڈ توڑ تعداد میں عاشقانِ امیر المؤمنین حضرت امام علیؑ نے شرکت کر کے اپنے مولا سے والہانہ محبت و عقیدت کا اظہار کیا۔ اس موقع پر زینبیہ امامباڑہ کو دلکش روشنیوں، بینروں اور خوبصورت آرائش سے مزین کیا گیا تھا، جس نے محفل کے روحانی ماحول کو مزید پرنور اور دل آویز بنا دیا۔ زینبیہ ٹرسٹ کے منیجر مولانا غلام حیدر نے مہمانانِ گرامی، علمائے کرام، شعرائے عظام اور شرکائے محفل کا پرتپاک استقبال کیا، جبکہ رضاکاروں نے نہایت خلوص اور محبت کے ساتھ آنے والے مہمانوں کی خدمت انجام دی۔ جشن میں خصوصی طور پر مولانا عزیز حیدر صاحب نے شرکت فرمائی جبکہ معروف شاعر فیض کانپوری نے نظامت کے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیے۔ محفل میں جناب بیتاب ہلوری، جناب چندن فیض آبادی اور جناب فرحان بنارسی نے بارگاہِ ولایت میں منظوم نذرانۂ عقیدت پیش کیا، جسے حاضرین نے بھرپور داد و تحسین سے نوازا۔ اس موقع پر مولانا ظہیر عباس صاحب نے مہمان علمائے کرام، شعرائے عظام اور معزز شخصیات کا خیر مقدم کرتے ہوئے اپنے خطاب میں ولایتِ امیر المؤمنین حضرت امام علیؑ کی عظمت، معرفتِ اہلِ بیتؑ کی اہمیت اور اسلامی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے علم و عرفان سے بھرپور گفتگو کرتے ہوئے حاضرین کو اہلِ بیتؑ کی سیرت پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ ان کی معرفت افروز تقریر نے شرکائے محفل کو روحانی غذا فراہم کی اور حاضرین نے نہایت انہماک سے ان کے بیانات سماعت کیے۔ منتظمین کے مطابق پروگرام کے ابتدائی مرحلے میں وقت پر پہلے آنے والے قریب 200 افراد میں ہدیے تقسیم کیے گئے۔ محفل کے اختتام پر "قرعہ اندازی" کا انعقاد عمل میں آیا جس میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے 18 مومنین کو انعامات اور اعزازی اسناد سے نوازا گیا۔ تقریب کے دوران پورا ماحول ذکرِ اہلِ بیتؑ، محبتِ مولا علیؑ اور علم و معرفت کی خوشبو سے معطر رہا۔ شرکائے محفل نے زینبیہ ٹرسٹ کی جانب سے کیے گئے مثالی انتظامات، بہترین میزبانی اور دینی و ثقافتی خدمات کو سراہتے ہوئے اس نوعیت کے پروگراموں کے تسلسل کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔

نئی پالیسی سے سرمایہ کاری کو مزید فروغ ملے گا: یوگی

لکھنؤ:(یو این آئی) اتر پردیش اب ڈیجیٹل انفراسٹرکچر میں ملک کا سب سے بڑا ہب بننے کی تیاری کر رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اتوار کے روز حکام کو ہدایت دی کہ سال 2030 تک ریاست میں 2 گیگا واٹ سے زیادہ اضافی ڈیٹا سینٹر کی گنجائش (کیپسٹی) تیار کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ڈیٹا، آرٹیفیشل انٹیلیجنس (اے آئی) اور ڈیجیٹل انفراسٹرکچر مستقبل کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی بننے جا رہے ہیں، ایسے میں یوپی کو اس دوڑ میں قائدانہ کردار ادا کرنا ہوگا۔ مسٹر یوگی 'اتر پردیش ڈیٹا سینٹر پالیسی '2021-' کا جائزہ لے رہے تھے۔ انہوں نے آئی ٹی اور الیکٹرانکس کے محکمے کو ہدایت دی کہ وہ نئی پالیسی کو سرمایہ کاروں کی توقعات کے مطابق زیادہ پرکشش، عملی اور وقت کے تقاضوں کے ہم آہنگ بنائیں۔ نئی پالیسی میں اے آئی پر مبنی ڈیٹا سینٹرز، توانائی کی بچت کرنے والے اور ماحولیات کے سازگار گرین ڈیٹا سینٹرز، عالمی معیار کے ڈیجیٹل انفراسٹرکچر، تیز رفتار منظوری

کے نظام، بلاتعطل بجلی کی فراہمی اور بہتر کنکٹیویٹی کو ترجیح دی جائے گی۔ آئی ٹی کے پرنسپل سکریٹری نے بتایا کہ 2021 کی پالیسی کے تحت 900 میگاواٹ کی گنجائش اور 30 ہزار کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کا ہدف رکھا گیا تھا۔ اب تک 21,342.90 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی تجاویز منظور کی جا چکی ہیں اور سرمایہ کاروں کو لیٹر آف کمفرٹ بھی جاری کر دیے گئے ہیں۔ اس وقت ریاست میں چھ ڈیٹا سینٹر پارکس اور دو یونٹس کام کر رہے ہیں، جبکہ 644 میگا واٹ کی گنجائش پر کام جاری ہے۔ 2026 تک ملک کی کل ڈیٹا سینٹر کی گنجائش میں یوپی کا حصہ 8 سے 9 فیصد رہنے کا امکان ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ زمین، سرمائے اور قرض کی سبسڈی کے ساتھ ساتھ اسٹامپ ڈیوٹی، بجلی کے نرخ، ٹرانسمیشن اور وہیلنگ چارجز میں دی جانے والی رعایتوں کو مزید مؤثر بنایا جائے۔ مسٹر یوگی نے مزید کہا کہ اے آئی پر مبنی اعلیٰ صلاحیت کے کمپیوٹنگ انفراسٹرکچر قائم کرنے والے ڈیٹا سینٹر پارکس کو اضافی سہولیات فراہم کی جائیں، تاکہ ریاست میں اے آئی پر مبنی ڈیجیٹل ایکو سسٹم تیزی سے ترقی کر سکے۔

وزیر اعلیٰ کنیا سمنگلا اسکیم بنی بیٹیوں کے روشن مستقبل کی ضمانت، 27 لاکھ سے زائد بچیاں مستفید

لکھنؤ:(یو این آئی) اتر پردیش میں یوگی آدتیہ ناتھ حکومت کی 'وزیر اعلیٰ کنیا سمنگلا اسکیم' اب بیٹیوں کی پیدائش سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک مالی تحفظ کا سب سے بڑا ذریعہ بن چکی ہے۔ محکمہ بہبود خواتین (ویمن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ) کے زیر انتظام چلنے والی یہ اسکیم ڈی بی ٹی اور ڈیجیٹل نظام کی بدولت شفافیت کی ایک نئی مثال بن کر ابھری ہے۔ حکومت کا دعویٰ ہے کہ اب تک 27,37,703 بچیاں اس اسکیم سے فائدہ اٹھا چکی ہیں اور 674.15 کروڑ روپے کی رقم براہ راست ان کے بینک کھاتوں میں منتقل کی جا چکی ہے۔

یوگی حکومت نے اس اسکیم کے نفاذ میں ٹیکنالوجی کو پوری طرح سے اپنایا ہے۔ درخواست کا عمل آن لائن پورٹل کے ذریعے ہوتا ہے اور امدادی رقم 'پبلک فنانشل مینجمنٹ سسٹم' اور 'ڈائریکٹ بینیفٹ ٹرانسفر' کے ذریعے براہ راست مستفید ہونے والوں کے کھاتے میں بھیجی جاتی ہے۔ اس ڈیجیٹل نظام کی وجہ سے دلالوں کا کردار ختم ہو گیا ہے اور بے ضابطگیوں پر لگام لگی ہے۔ وقت پر ادائیگی اور شفاف نظام نے اس اسکیم پر عوام کا بھروسا مزید بڑھایا ہے۔ یہ مالی امداد نہ صرف بچیوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لیے راغب کرتی ہے، بلکہ خاندانوں پر ان کی پڑھائی لکھائی کا معاشی بوجھ بھی کم کرتی ہے۔

سنبھل میں سرکاری قبرستان کی زمین پر بنائی گئی غیر قانونی مسجد منہدم

سنبھل:(پی این ایس) اتر پردیش کے سنبھل ضلع میں انتظامیہ نے دو بلڈوزر کا استعمال کرتے ہوئے سرکاری قبرستان کی زمین پر غیر قانونی طور پر بنائی گئی مصطفیٰ قادری مسجد کو مکمل طور پر منہدم کر دیا۔ اس بڑے آپریشن اور بلڈوزر آپریشن کے دوران سیکورٹی انتظامات کی نگرانی کے لیے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ جائے وقوعہ پر موجود تھے۔ مسماری کے دوران سرکاری طور پر یہ بات سامنے آئی کہ مسجد کی پہلی منزل سے کچھ متنازعہ پوسٹرز جن میں "I Love Mohammad" کے الفاظ تھے اور ایک ہرا جھنڈا برآمد ہوا تھا۔ ضلع انتظامیہ کا کہنا ہے کہ جائے وقوعہ سے برآمد ہونے والے تمام سامان کی مکمل چھان بین کی جائے گی اور سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ یہ واقعہ کسروا گاؤں میں پیش آیا، جو اتر پردیش کے سنبھل ضلع کے نکھسا تھانے کے علاقے میں آتا ہے۔ مقامی تحصیلدار دھیریندر سنگھ نے اس مصطفیٰ قادری مسجد کیس میں فوری قانونی کارروائی کے لیے ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی تھی۔ انہوں نے نائب تحصیلدار دیپک کمار کو بھی تجاوزات ہٹانے کی پوری مہم کا بنیادی انچارج مقرر کیا۔

ریونیو ڈپارٹمنٹ کی اہم ٹیم کے ساتھ اس خصوصی آپریشن کے لیے چار بڑے جے سی بی، ڈمپر، ٹریکٹر اور سنبھل میونسپلٹی اور سری نگر پنچایت کے 20 صفائی کارکنان کو تعینات کیا گیا تھا۔ سرکاری ریکارڈ کے مطابق کھسرہ نمبر 409 کو سرکاری طور پر قبرستان کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔ انتظامیہ کا بنیادی دعویٰ یہ ہے کہ قبرستان کی تقریباً 120 مربع میٹر سرکاری اراضی پر مسجد غیر قانونی طور پر تعمیر کی گئی تھی۔ اسی متنازعہ پلاٹ پر تین دیگر نجی مکانات بھی غیر قانونی طور پر بنائے گئے پائے گئے۔ مزید برآں، کھسرہ نمبر 410، جسے سرکاری ریکارڈ میں کھاد کے گڑھے کے طور پر نامزد کیا گیا ہے، میں تقریباً 600 مربع میٹر اراضی پر غیر قانونی طور پر آٹھ کنکریٹ گھر تعمیر کیے گئے تھے۔

لکھنؤ: وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اپنے سرکاری بنگلے 5 کالیداس مارگ پر محکمۂ آئی ٹی کے عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ کی۔

جیامؤ میں بنے گا بی جے پی کا چھ منزلہ ہائی ٹیک اسٹیٹ آفس

ایل ڈی اے کی نیلامی میں خریدی گئی زمین

لکھنؤ:(پی این ایس) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اتر پردیش کا نیا ریاستی دفتر شاندار اور جدید ترین سہولیات سے لیس ہوگا۔ جیامؤ میں چھ منزلہ ہائی ٹیک اسٹیٹ آفس بنایا جائے گا۔ اس مقصد کے لیے لکھنؤ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایل ڈی اے) کی جانب سے نیلامی کے ذریعے زمین خریدی گئی ہے۔ یہ نیا دفتر جدید ترین سہولیات اور نئی ٹیکنالوجی سے آراستہ ہوگا، جو اسے کئی طریقوں سے منفرد بنائے گا۔ فی الحال، بی جے پی کا ریاستی دفتر ودھان سبھا کے سامنے واقع ہے۔ جگہ محدود ہونے کی وجہ سے ٹریفک جام ہوتا ہے۔ مزید برآں، دفتر میں توسیع کی محدود گنجائش ہے۔ اس لیے جیامؤ میں ایک نیا ریاستی دفتر تعمیر کرنے کے منصوبے جاری ہیں۔ یہ چھ منزلہ عمارت ہوگی جو مکمل طور پر جدید ٹیکنالوجی پر مبنی ہوگی۔

میڈیا اور ماس کمیونیکیشن کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس میں ایک جدید پریس روم اور ایک ہائی ٹیک کانفرنس ہال شامل ہوگا۔ مزید برآں، بڑی میٹنگز اور پارٹی کارکنوں کے ساتھ تال میل کے لیے ایک کشادہ ہال تعمیر کیا جائے گا۔ اس نئے ریاستی دفتر کی ایک اہم خصوصیت چھٹی منزل پر مجوزہ ہیلی پیڈ ہے، جو وی آئی پی کی نقل و حرکت کو سہولت فراہم کرے گا۔ عمارت کے اندر ایک رہائشی کمپلیکس بھی بنایا جائے گا جس میں پارٹی کارکنوں اور تنظیم کے سینئر عہدیداروں کو رہائش دی جائے گی جو دور دراز مقامات سے آتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر انہیں وہاں رہنے کی اجازت ہوگی۔ بی جے پی تنظیم کے عہدیداروں، مختلف محاذوں کے صدور اور سیل انچارجوں کے لیے علیحدہ کمرے اور ایک عظیم الشان استقبالیہ ہال بھی تیار کیا جائے گا۔ جیامؤ میں تعمیر کیا جانے والا یہ نیا دفتر جغرافیائی اور حکمت عملی دونوں لحاظ سے ایک بہت اہم مقام ثابت ہوگا۔ یہ نہ صرف مجوزہ نئی اسمبلی کے بہت قریب ہوگا بلکہ یہ مرکزی سڑک پر بھی واقع ہے جو براہ راست وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ اور سیکرٹریٹ کی طرف جاتی ہے۔ اس نئے ہیڈ کوارٹر کی تعمیر سے بی جے پی کے تنظیمی کام میں مزید تیزی آنے کی امید ہے۔

2027 میں سماجوادی پارٹی کی حکومت بنے گی: شیوپال

اٹاوہ:(یو این آئی) سماجوادی پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری شیوپال سنگھ یادو نے دعویٰ کیا ہے کہ 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات میں ہر حال میں سماجوادی پارٹی کی حکومت بنے گی اور عوام پارٹی کو اقتدار میں لانے کے لیے بے تاب نظر آ رہے ہیں۔ اٹاوہ کے بھرتھنا اسمبلی حلقے کے رتن پور گاؤں میں لوک ماتا اہلیا بائی پارک اور مجسمے کی نقاب کشائی کے بعد سماج وادی پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری شیوپال سنگھ یادو ایک ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ مسٹر یادو نے کہا کہ وزیر اعلیٰ 24 گھنٹے بجلی دینے کی بات کرتے ہیں اور بجلی آٹھ گھنٹے بھی نہیں مل رہی ہے۔ کتنے جھوٹے لوگ ہیں بجلی نہیں دے پا رہے ہیں اور بجلی کے نرخوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ کسانوں کو بیج، کھاد اور آبپاشی کے لیے پانی بھی نہیں مل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ افسران اور ملازمین عوام پر ظلم کر رہے ہیں۔ ایسے لوگوں

کے نام نوٹ کریں۔ انہیں بخشا نہیں جائے گا۔ اگر ہمارے لوگ ان اہلکاروں اور ملازمین کی سفارش بھی کریں گے تو انہیں بھی بخشا نہیں جائے گا۔ مرکزی اور ریاستی بی جے پی حکومتوں کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ڈبل انجن والی حکومت عوام کو لوٹنے میں مصروف ہے۔ جی ایس ٹی ایک بار لگنے کا کہہ کر 28 فیصد کئی بار لیا جا رہا ہے۔ لوٹ کر بجٹ رکھ لیا اور 44 فیصد سے زیادہ خرچ نہیں، اس میں بھی بے ایمانی ہوئی۔

ایم ایل فنڈ میں بھی کمیشن ہیں 5 فیصد بابو 5 فیصد ضلع دفتر میں جس میں سب لوگ شامل ہیں، 12 فیصد تنظیم کا اور کام کرانے والا ٹھیکیدار 20 فیصد۔ جی ایس ٹی 18 فیصد کل 60 فیصد ہو گیا۔ اب ایم ایل اے کیا کریں گے؟ اس حکومت کے تحت اگر کوئی اسکیم آتی ہے تو وہ اپوزیشن کے لوگوں کو نہیں ملے گی۔ ملائم سنگھ کی ایس پی حکومت کے دوران ایسا نہیں ہوتا تھا۔ جو اسکیم ہوتی سب کو ملتی تھی۔

لاٹھی، جوڈو کراٹے، اور ایئر گن: مظفر نگر میں بجرنگ دل کی ٹریننگ

مظفر نگر:(پی این ایس) اتر پردیش کے مظفر نگر ضلع کے کھتولی علاقے میں انتر راشٹریہ ہندو پریشد اور راشٹریہ بجرنگ دل کے زیر اہتمام آٹھ روزہ صوبائی گولڈن ٹریننگ کیمپ اس وقت توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ کیمپ میں صوبہ میرٹھ کے 20 اضلاع کے نوجوان جسمانی، ذہنی اور فکری تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ نوجوانوں کو لاٹھی چلانا، جوڈو کراٹے، یوگا، جسمانی ورزش اور ایئر گن شوٹنگ کی تربیت دی جا رہی ہے۔ منتظمین کا کہنا ہے کہ کیمپ کا مقصد نوجوانوں میں اپنے دفاع، نظم و ضبط، حب الوطنی اور سماجی ذمہ داری کے بارے میں بیداری پیدا کرنا ہے۔ کھتولی کے جواہر لال نہرو اسمرتی انٹر کالج میں منعقدہ صوبائی گولڈن ٹریننگ کیمپ 2 جون کو شروع ہوا۔ جس میں میرٹھ صوبے کے 20 اضلاع کے نوجوانوں کی بڑی تعداد شرکت کر رہی ہے۔ آٹھ روزہ کیمپ میں نوجوانوں کو مختلف سرگرمیوں کے ذریعے تربیت دی جا رہی ہے۔ منتظمین کے مطابق، تربیتی کلاس کا مقصد نوجوانوں کو جسمانی طور پر بااختیار بنانا ہے، ساتھ ہی ساتھ قیادت، خود اعتمادی اور تنظیمی صلاحیتوں کو بھی فروغ دینا ہے۔ کیمپ میں حصہ لینے والے نوجوانوں کو اپنے دفاع کی مختلف تکنیکوں کی تربیت دی جا رہی ہے۔ تربیتی پروگرام میں اسٹک ہینڈلنگ، جوڈو کراٹے، یوگا، جسمانی مشقیں اور ایئر گن شوٹنگ شامل ہیں۔ منتظمین کا خیال ہے کہ بدلتے ہوئے سماجی ماحول میں نوجوانوں کا جسمانی طور پر مضبوط ہونا ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے انہیں عملی طور پر اپنے دفاع کی تکنیک سکھائی جا رہی ہے تاکہ وہ کسی بھی چیلنجنگ صورتحال کا مقابلہ اعتماد کے ساتھ کر سکیں۔ تربیتی کلاس میں حصہ لینے والے ایک طالب علم آکاش کمار نے بتایا کہ ایک طے شدہ پروگرام کے مطابق کیمپ میں صبح سے رات تک مختلف سرگرمیاں کی جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہاں نہ صرف جسمانی تربیت دی جاتی ہے بلکہ ملک اور معاشرے کے تئیں ذمہ داریوں کا ادراک بھی پیدا کیا جاتا ہے۔ ان کے مطابق، اس قسم کی تربیت نوجوانوں کے خود اعتمادی کو بڑھاتی ہے اور انہیں اپنی سماجی اور ذاتی زندگی میں بہتر فیصلے کرنے کے لیے تیار کرتی ہے۔ انتر راشٹریہ ہندو پریشد مغربی اتر پردیش کے جنرل سکریٹری گورو راگھو نے بتایا کہ یہ راشٹریہ بجرنگ دل کا صوبائی تربیتی کیمپ ہے۔ جس میں صوبہ میرٹھ کے 20 اضلاع کے طلباء نے حصہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ تنظیم نوجوانوں میں حب الوطنی، نظم و ضبط اور خدمت کے جذبے کو فروغ دینے کے مقصد سے کام کر رہی ہے۔ اس ویژن کے ساتھ، بہادر ہندو، فاتح ہندو کے تھیم کے تحت تربیت دی جا رہی ہے تاکہ نوجوان معاشرے اور قوم کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کو بہتر طریقے سے سمجھ سکیں۔

یوپی کے دیہی علاقوں میں مکانات کی تعمیر کی منظوری کیلئے نئے اصول

لکھنؤ:(پی این ایس) اتر پردیش کے دیہی علاقوں میں مکانات کی تعمیر کو ضوابط کے دائرے میں لانے کے لیے ایک منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ یوگی آدتیہ ناتھ حکومت پہلے ہی اس کا اعلان کر چکی ہے۔ درحقیقت، دیہی علاقوں میں زمینی تنازعات کی اکثریت مکانات کی تعمیر کے ارد گرد پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے اب تعمیراتی منصوبوں کو پنچایت سطح پر منظور کرنا ہوگا۔ اس نقشے کی بنیاد پر عمارتیں تعمیر کی جائیں گی۔ اگر ناقص تعمیرات پائی گئی تو پنچایت سطح پر کارروائی کی جائے گی۔ میونسپل اداروں کی مثال کے بعد پنچایتی راج ادارے بھی اب مکانات کی تعمیر کی نگرانی کریں گے۔ اس کے علاوہ نقشہ کی منظوری کے نظام کے نفاذ سے پنچایتی راج اداروں کی آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا۔ اس کے لیے حکومتی تیاریاں اب تیز کر دی گئی ہیں۔ دراصل، اتر پردیش حکومت کا پنچایتی راج محکمہ جلد ہی ضلع پنچایتوں کے ذریعے نقشہ کی منظوری کے لیے نئی عمارت کی تعمیر کے ضمنی قانون کو نافذ کرے گا۔ اس کے لیے تیاریاں تیز کر دی گئی ہیں۔

حکومت کا خیال ہے کہ عمارت کی تعمیر کا ضمنی قانون دیہی علاقوں میں منصوبہ بند ترقی کو فروغ دینے میں کارگر ثابت ہوگا۔ مزید برآں، اس سے ضلع پنچایتوں کی آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا۔ دیہی علاقوں میں عمارتوں کو ریگولیٹ کرنے کے لیے محکمہ پنچایتی راج کی جانب سے تیار کردہ ضمنی قانون کے نام کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔ اسے ماڈل بلڈنگ کنسٹرکشن اینڈ ڈیولپمنٹ بائی لا 2026 کہا جائے گا۔ پنچایتی راج محکمہ کے ذریعہ تیار کردہ اس مجوزہ ضابطہ کے بارے میں ہفتہ کو تمام متعلقہ فریقوں کی میٹنگ بلائی گئی ہے۔ عمارت کی تعمیر کے ضمنی قانون پر محکمانہ سطح کے اجلاس میں بحث کی جائے گی۔ میٹنگ میں بلڈرز، آرکیٹیکٹس اور ضلع پنچایت کے افسران کو شامل کیا جا رہا ہے۔ پنچایتی راج محکمہ کے پرنسپل سکریٹری انیل کمار میٹنگ کی تیاریوں کی نگرانی کر رہے ہیں۔

لکھنؤ: کینٹ اسمبلی حلقہ میں دانشوروں اور بزرگ شہری 'ڈائیلاگ' پروگرام میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے وزیر دفاع راجناتھ سنگھ۔

انکاؤنٹر میں کسی کو بھی مارنا درست نہیں ہے: سنجے نشاد

لکھنؤ:(پی این ایس) یوگی حکومت کی اتحادی نشاد پارٹی نے غازی پور میں بدنام زمانہ ونیت رائے قتل کیس کے ملزم کملیش بند کے پولس انکاؤنٹر کو لے کر سخت موقف اپنایا ہے۔ پارٹی کے قومی صدر اور ریاستی حکومت میں کابینہ کے وزیر ڈاکٹر سنجے کمار نشاد نے نہ صرف انکاؤنٹر پر سوال اٹھایا ہے بلکہ غازی پور پولیس کی کارروائیوں پر بھی شدید اعتراض ظاہر کیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ امن و امان برقرار رکھنے کے نام پر کسی کو انکاؤنٹر میں مار دینا مناسب نہیں ہے۔ ایسے معاملات میں عدالتی عمل کی پیروی کی جائے۔ سیتا پور اور اپنی رہائش گاہ پر ایک تقریب میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے ڈاکٹر نشاد نے کہا کہ مجرموں کی کوئی ذات نہیں ہوتی، لیکن ہر ملزم کو خود سپردگی اور عدالتی عمل کا سامنا کرنے کا موقع دیا جانا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر کسی شخص پر جرم کا الزام ہے تو اسے گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا جائے۔

پولیس ٹیم پر حملہ کے الزام میں 5 افراد گرفتار، 50 کے خلاف مقدمہ درج

کوشامبی:(یو این آئی) اتر پردیش میں ضلع کوشامبی کے کوکھراج تھانہ علاقہ کے اچولی گاؤں میں گانجا اسمگلر کو گرفتار کرنے پہنچی چھتیس گڑھ پولیس کی ٹیم پر ملزم کے ذریعہ گاؤں والوں کے ساتھ حملہ کر کے ایک سپاہی کو زخمی کرنے کے معاملے میں پولیس نے ہفتہ کی دیر رات تین نامزد اور 50 نامعلوم افراد کے خلاف رپورٹ درج کر کے پانچ

لوگوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق اچولی گاؤں کے رہنے والے شیوم کیسروالی کے خلاف چھتیس گڑھ کے رائے پور میں واقع گنج کوتوالی میں گانجہ اسمگلنگ کا معاملہ درج ہے، وہاں کی خصوصی این ڈی پی ایس عدالت کے ذریعہ 28 فروری 2026 کو ملزم شیوم کیسروالی اور سراتھو قصبہ کے رہائشی آکاش کی گرفتاری کے لئے وارنٹ جاری کیا تھا، جس کی تعمیل کے لئے رائے پور گنج کوتوالی میں تعینات کانسٹیبل یوسف خان، جگدیو پرساد ورما، سندیپ کمار، اجے چودھری اور ستیہ ویندر کی ایک ٹیم جمعہ کی رات کوشامبی پہنچ کر آکاش کو گرفتار کر کے شیوم کو گرفتار کرنے کے لیے اچولی گاؤں پہنچ گئی۔

اسمبلی انتخابات سے قبل سپا، بھاجپا میں زبانی جنگ تیز

لکھنؤ:(پی این ایس) اتر پردیش میں 2027 کے اسمبلی انتخابات سے قبل الزامات اور جوابی الزامات کی سیاسی جنگ تیز ہوتی جا رہی ہے۔ بی جے پی اور سماج وادی پارٹی کے درمیان لا اینڈ آرڈر کو لے کر جاری سیاسی کشمکش کے درمیان ریاستی حکومت کے وزیر اور سبھاسپا کے سربراہ اوم پرکاش راج بھر نے سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو پر حملہ کرنے کے لیے ایک مختلف حکمت عملی اپنائی ہے۔ اس بار، بی جے پی کے دلائل کے بجائے، انہوں نے ایس پی کے بانی ملائم سنگھ یادو کے ایک پرانے بیان کا حوالہ دے کر اکھلیش یادو کو گھیرنے کی کوشش کی۔ اوم پرکاش راج بھر نے 2013 کی ایک خبر کا اسکرین شاٹ سوشل میڈیا پر شیئر کیا۔ اس پوسٹ میں انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس وقت ملائم سنگھ یادو نے عوامی منچ سے اس وقت کے وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو کی حکومت کے کام کرنے کے انداز اور امن و امان کی صورتحال پر اپنی ناراضگی ظاہر کی تھی۔ پوسٹ میں راج بھر نے لکھا کہ وہ اکھلیش یادو کو کوئی نئی بات نہیں کہہ رہے ہیں، بلکہ انہیں ان کے 'بابوجی' کی باتوں کی یاد دلا رہے ہیں۔ راج بھر کے حوالے سے دی گئی خبر میں ملائم سنگھ یادو نے کہا تھا کہ اگر وہ وزیر اعلیٰ ہوتے تو 15 دنوں کے اندر امن و امان کو بہتر کر دیتے۔ اس بیان کو بنیاد کے طور پر استعمال کرتے ہوئے راج بھر نے اکھلیش یادو کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت کے تحت امن و امان کی صورتحال پر تبصرہ کرنے سے پہلے انہیں اپنے دور کو یاد کرنا چاہیے۔ اپنی پوسٹ میں راج بھر نے طنزیہ انداز میں کہا کہ اکھلیش یادو نے بیرون ملک تعلیم حاصل کی ہے، انہیں انگریزی میں روانی ہونی چاہیے، اس لیے انہیں خبروں کو غور سے پڑھنا چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایسا کرنے سے شاید انہیں اپنے دور حکومت کی صورتحال یاد آ جائے گی۔ راج بھر نے سماج وادی پارٹی کے کارکنوں پر بھی طنز کرتے ہوئے کہا کہ یہ خبر ایس پی کارکنوں کے لیے نہیں ہے کیونکہ یہ انگریزی میں ہے۔ انہوں نے اس کا ہندی ترجمہ بھی شیئر کیا۔ بی جے پی اور سماج وادی پارٹی ریاست میں لا اینڈ آرڈر کو لے کر مسلسل آمنے سامنے ہیں۔

کانسٹبل بھرتی امتحان آج سے، تمام تیاریاں مکمل

لکھنؤ:(پی این ایس) اتر پردیش پولیس میں کانسٹبل بھرتی اور مساوی آسامیوں کیلئے براہ راست بھرتی 2025 کے تحریری امتحان کے لیے تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ امتحان کے سوالیہ پرچے سخت حفاظتی انتظامات کے درمیان متعلقہ اضلاع کے اسٹرانگ روم میں پہنچائے گئے ہیں۔ سوال ناموں کے نقل و حمل اور اسٹوریج کے عمل آوری کی نگرانی نوڈل افسران کی دیکھ ریکھ میں کی جا رہی ہے۔ وہیں امتحان شفاف کرانے کیلئے ایس ٹی ایف، سائبر سیل اور ضلعی پولیس کو ہائی الرٹ پر رکھا گیا ہے۔ بھرتی کا امتحان 8، 9 اور 10 جون 2026 کو ریاست کے مختلف امتحانی مراکز پر دو شفٹوں میں منعقد کیا جائے گا۔ امتحان میں لاکھوں امیدواروں کے شامل ہونے کا امکان ہے۔ اس کے پیش نظر امتحانی مراکز، اسٹرانگ روم اور حساس مقامات پر اضافی سیکورٹی فورسز کو تعینات کیا گیا ہے۔ ایس ٹی ایف کی خصوصی ٹیموں کو پیپر لیک، حل کرانے والے گینگ اور جعل ساز مافیا کے خلاف کریک ڈاؤن کرنے کے لیے متحرک کر دیا گیا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم خصوصاً واٹس ایپ، ٹیلی گرام، فیس بک اور دیگر ڈیجیٹل میڈیا پر 24 گھنٹہ نگرانی کی جا رہی ہے۔ امتحان سے متعلق کسی بھی قسم کی افواہ، جعلی سوالیہ پرچہ یا گمراہ کن معلومات پھیلانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی گئی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ امتحان کے منصفانہ، شفاف اور پرامن طریقے سے منعقد کرنے کے لیے تمام ضروری انتظامات مکمل کر لیے گئے ہیں اور کسی بھی بے ضابطگی کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ بھرتی بورڈ نے امیدواروں کے داخلہ کارڈ جاری کرنے کا عمل بھی شروع کر دیا ہے۔ امتحان کی تاریخ سے تین دن پہلے ایڈمٹ کارڈ بورڈ کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیا جا رہا ہے۔ امیدواروں کو پہلے ضلعی نوٹس سلپ ڈاؤن لوڈ کرنا ہوگی، جس کے بعد وہ اپنا داخلہ کارڈ ڈاؤن لوڈ کر سکیں گے۔ امیدوار www.uppbpb.gov.in پر جا کر تفصیلی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ داخلہ کارڈ ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے upcondiad2025.upcons2025.com / لنک دستیاب ہے۔ بورڈ نے امیدواروں سے اپیل کی ہے کہ وہ صرف سرکاری ویب سائٹس پر دستیاب معلومات پر بھروسہ کریں اور کوئی بھی مشکوک معلومات فوری طور پر پولیس یا بھرتی بورڈ کو دیں۔

کیا مرکزی کابینہ سے ہٹیں گے پنکج چودھری؟

لکھنؤ:(پی این ایس) کیا پنکج چودھری کو 2027 کے یوپی اسمبلی انتخابات سے قبل یوپی بی جے پی صدر کے طور پر اپنے تنظیمی کردار پر پوری توجہ مرکوز کرنے کے لیے مرکزی وزیر کے عہدے سے ہٹایا جا سکتا ہے؟ یہ سوال نریندر مودی کابینہ میں ردوبدل کے چرچے کے درمیان سر اٹھا رہا ہے۔ یہ قیاس آرائیاں اس وقت شدت اختیار کر گئیں جب گذشتہ دنوں بی جے پی نے 18 جون کو ہونے والے انتخابات کے لیے دو مرکزی وزراء رونیت سنگھ بٹو اور جارج کورین کو راجیہ سبھا کے ٹکٹ دینے سے انکار کر دیا۔ بٹو ریلوے اور فوڈ پروسیسنگ کے وزیر مملکت ہیں جبکہ کورین اقلیتی امور اور مویشی پروری کے وزیر مملکت ہیں۔

مرکزی وزیر مملکت برائے خزانہ پنکج چودھری نے دسمبر 2025 میں یوپی بی جے پی صدر کا عہدہ سنبھالا تھا۔ ان کے علاوہ کارپوریٹ امور کے وزیر مملکت ہرش ملہوترا دوسرے مرکزی وزیر ہیں جنہیں حال ہی میں دہلی بی جے پی کا سربراہ مقرر کیا گیا ہے۔ چند مستثنیات کے ساتھ، بی جے پی نے "ایک شخص، ایک عہدہ" کے اصول پر عمل کیا ہے۔ یوپی بی جے پی کے ایک سینئر رکن نے کہا کہ پنکج چودھری کو پہلے ہی اسمبلی انتخابات میں سماج وادی پارٹی اور اس کی اتحادی کانگریس کا مقابلہ کرنے کے لیے زمینی تیاریوں کو تیز کرنے کا چیلنج درپیش ہے۔ یوپی بی جے پی کے سربراہ اپنے عہدیداروں کی ٹیم کو حتمی شکل دینے کے عمل میں ہیں جو اہم انتخابات میں پارٹی کی قیادت کریں گے۔

DAILY SAHAFAT Birmingham
۲۱/ذی الحجہ ۱۴۴۵ھ
08-06-2025
U.K.
عالمی صحافت
www.sahafat.in

''اساتذہ بچوں کی ایمانی تربیت اور مثالی وصالح معاشرہ تشکیل دیں''

مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی کی نگرانی میں دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء شہر کانپور کے زیراہتمام 'تدریب المعلمین' ورکشاپ کا انعقاد

کانپور: موجودہ پرفتن دور میں نسل نو کے ایمان وعقیدے کی حفاظت اور انہیں دین کی بنیادی تعلیمات سے روشناس کرانے کے عظیم مقصد کے پیش نظر جمعیۃ بلڈنگ رجبی روڈ میں دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء شہر کانپور کے زیراہتمام ایک اہم 'تدریب المعلمین' ورکشاپ شہری صدر ڈاکٹر حلیم اللہ خاں کی سرپرستی اور دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء شہر کانپور کے صدر مفتی عبدالرشید قاسمی کی زیرصدارت منعقد ہوئی۔ ورکشاپ کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے جمعیۃ علماء اترپردیش کے ناظم اعلیٰ اور ورکشاپ کے روح رواں مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی نے فرمایا کہ آج کے عالمی وملکی حالات میں معاشرے کی اصلاح کا سب سے مؤثر ذریعہ مکتب کا نظام ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند نے 1955ء میں دینی تعلیمی بورڈ کا قیام اسی غرض سے کیا تھا کہ گلی گلی مکاتب قائم ہوں۔ اساتذہ کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ الفا جنریشن کے بچوں کی ذہن سازی ایک عظیم ذمہ داری ہے۔ ہمیں کم وقت میں جدید تقاضوں کو مدنظر رکھ کر محنت کرنی چاہیے۔ مہمان خصوصی ناظم المعہد العالی للدراسات الاسلامیہ لکھنؤ مولانا محمد یحییٰ نعمانی نے فرمایا کہ کفر وشرک کے موجودہ طوفان کو روکنے کے لیے مکتب کی محنت سب سے افضل کام ہے۔ انہوں نے اساتذہ کو نصیحت کی کہ وہ بچوں کے اندر تین بنیادی صفات ضرور پیدا کریں: اول عقیدۂ توحید ورسالت پر پختہ ایمان، دوم آخرت کی فکر، اور سوم اعلیٰ اخلاق وشرافت۔ مولانا نے بچوں میں دین کا شوق پیدا کرنے کے لیے مختلف ترغیبی طریقوں پر بھی روشنی ڈالی۔ جامع مسجد امروہہ کے استاذ مولانا مفتی محمد اسلم قاسمی نے پروجیکٹر کے ذریعے ایک نہایت جامع، سائنسی اور فکر انگیز پریزینٹیشن پیش کی، جس میں انہوں نے اساتذہ کو معلم کی عظیم الشان ذمہ داریاں، دائرہ کار کا تعین، دس سالہ ہدف اور مثالی معاشرہ کی تشکیل، بچوں کی پوشیدہ صلاحیتوں کی پہچان اور زکوٰۃ سے پاک نظام تعلیم جیسے موضوعات پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ نے اپنا تعارف یہ کہہ کر کرایا کہ ''میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں''۔ اس سے قبل کسی نبی نے اس صراحت کے ساتھ اپنا تعارف اس انداز میں نہیں کرایا تھا۔ اس سے معلم کے منصب کی عظمت اور ذمہ داری کا اندازہ ہوتا ہے۔ ایک معلم اگر نبوی وراثت کو سنبھالنا اور مؤثر بننا چاہتا ہے تو اس کے لیے چار چیزوں سے واقفیت لازمی ہے: (1) بچوں کی نفسیات، (2) جنریشن گیپ (نسلی خلیج)، (3) جدید طریقہ تدریس اور عصری تقاضے، اور (4) بچوں کی متعدد اور پوشیدہ صلاحیتوں (Multiple Intelligences) کی پہچان۔ مولانا نے بتایا کہ ہر مسجد کے اطراف میں اوسطاً 200 گھر ہوتے ہیں۔ اگر ایک گھر میں 5 افراد مان لیے جائیں تو یہ ایک ہزار کی آبادی بنتی ہے، جن میں نصف بڑے اور نصف (تقریباً 400 سے 500) بچے ہوتے ہیں۔ ایک امام اور مکتب کے استاذ کو چاہیے کہ وہ اپنے اطراف کے انہی 400، 500 بچوں کی فکر کو اپنا ٹارگٹ بنالیں۔ اگر محلے کے بڑے افراد ان چھوٹوں کی فکر کر لیں تو ان شاء اللہ محض 10 سالوں میں ایک زبردست صالح اور مثالی معاشرہ ہمارے سامنے نظر آئے گا۔ مولانا نے کہا کہ یہ ضروری نہیں کہ ہر بچے کو حافظ یا عالم ہی بنایا جائے۔ اگر کوئی بچہ حفظ میں کمزور ہے، تو اسے ان میدانوں میں آگے بڑھایا جائے جن کی اس کے اندر صلاحیت موجود ہے۔ آج امت کو ہر طبقے اور ہر فیلڈ میں ماہر اور باصلاحیت لوگوں کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک بچہ پڑھائی میں کمزور ہے لیکن چرب زبان ہے، تیز بولتا ہے اور زیادہ سوالات کرتا ہے، تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ ناکارہ ہے، بلکہ وہ بچہ آگے چل کر ایک بہترین وکیل، صحافی یا اچھا سیاستداں بن سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی مختلف صلاحیتوں کو پہچان کر ان سے اسی میدان میں کام لیا، یہی ایک کامیاب معلم کی سب سے بڑی خوبی ہے۔ مولانا نے بتایا کہ معاشرے کے متوسط اور غریب بچوں کے ساتھ ساتھ، مالدار گھرانوں کے بچوں کے لیے بھی مکاتب کا بہترین اور معیاری نظام بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مالدار طبقے کے لیے ایسا خودکفیل نظام بنایا جائے جو زکوٰۃ کے پیسوں سے بالکل پاک ہو، تاکہ ہر طبقے کا بچہ دین سے جڑ سکے۔ پروگرام کے شرکاء نے مفتی محمد اسلم کی اس جدید طرز تدریس پر مبنی پریزینٹیشن کو بے حد سراہا۔ ورکشاپ کا باقاعدہ آغاز قاری مجیب اللہ عرفانی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نظامت کے فرائض دینی تعلیمی بورڈ شہر کانپور کے جنرل سکریٹری مولانا انصار احمد جامعی نے بحسن وخوبی انجام دیے۔ مولوی محمد مسعود نے نعت ومنقبت کا نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ ورکشاپ میں شہر کے مساجد کے ائمہ، حفاظ اور اساتذہ مکاتب نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ پروگرام کا اختتام مولانا محمد یحییٰ نعمانی کی دعا پر ہوا۔

سورہ ماعون یتیموں ومسکینوں کے ساتھ حسن سلوک کا پیغام دیتی ہے: انس نقشبندی

ترکمان پور، نورنگ آباد وجعفرا بازار میں ہفتہ وار درس قرآن

گورکھپور: مدرسہ رضائے مصطفیٰ ترکمان پور، جامعہ الاصلاح اکیڈمی نورنگ آباد گورکھ ناتھ، اور سبز پوش ہاؤس مسجد جعفرا بازار میں اسلامی بھائیوں اور بہنوں کے لیے ہفتہ وار قرآنی درس کے دوران خصوصی مقرر حافظ رحمت علی نظامی نے واضح کیا کہ سورہ الماعون قرآن پاک کے 30ویں پارے میں واقع ایک سورہ ہے، اس میں سات آیات ہیں، اس سورہ کا نام اس کی آخری آیت میں موجود لفظ سے آیا ہے جس کا مطلب ہے"روزمرہ استعمال کی چھوٹی چیزیں یا عام ضروریات کی چیزیں" یہ سورہ انسانیت کے لیے ایک اہم پیغام ہے جس میں اخلاقی اقدار، عبادات میں اخلاص اور غریبوں ویتیموں کے تئیں حساسیت کو اجاگر کیا گیا ہے، یہ باب یتیموں ومسکینوں کے ساتھ زیادتی کرنے والوں کی سخت مذمت کرتا ہے، اس میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ ایک سچے مومن کا فرض ہے کہ وہ بھوکوں کو کھانا کھلائے اور دوسروں کو بھی ایسا کرنے کی ترغیب دے، یہ سورہ ان نمازیوں کو تنبیہ کرتی ہے جو اپنی نمازوں میں سستی کرتے ہیں اور صرف دکھاوے کے لیے عبادات کرتے ہیں، یہ سورہ سکھاتی ہے کہ محض جسمانی عبادت کافی نہیں ہے بلکہ انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور نیتوں میں اخلاص ہونا چاہیے۔ قاری محمد انس نقشبندی نے وضاحت کی کہ سورہ ماعون منافقت سے بچنے اور یتیموں وغریبوں کے ساتھ حقیقی احسان کرنے کی اہمیت کا درس دیتی ہے، یہ سکھاتی ہے کہ محض عبادت ہی کافی نہیں ہے، انسانیت اور خدمت خلق بھی عملی زندگی میں ضروری ہے، یہ ان لوگوں کو تنبیہ کرتی ہے جو صرف دکھاوے کے لیے عبادات کرتے ہیں اور اپنی نماز میں غفلت برتتے ہیں، وہ لوگ جو یتیموں کے ساتھ سختی سے پیش آتے ہیں یا انہیں ان کے حقوق سے محروم کرتے ہیں اور جو دوسروں کو غریبوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے وہ قابل مذمت ہیں، ماعون سے مراد پانی، نمک یا کوئی چھوٹی چیز ہے جو پڑوسی آپس میں ایک دوسرے سے مانگتے ہیں، یہ سورہ ان لوگوں کی مذمت کرتی ہے جو چھوٹی چھوٹی چیزیں مانگنے سے بھی انکار کرتے ہیں، اسلام میں اچھا پڑوسی ہونا اور روزمرہ کی ضروریات میں ایک دوسرے کی مدد کرنا براہ راست ایمان سے جڑا ہوا ہے۔ آخر میں درود وسلام پڑھ کر ملک میں امن اور بھائی چارے کے لیے دعا کی گئی، مظفر حسنین رومی، آصف محمود، نہال احمد، سید رؤف احمد وارثی، حاجی فیض احمد، جاوید، روشان، ذیشان، شیریں آصف، ضیا وارثی، شفا خاتون، ثناء فاطمہ، فضا خاتون، شالبہ، مبشرہ، عاصمہ خاتون اور بہت سے دوسرے اسلامی بھائیوں اور بہنوں نے درس قرآن میں شرکت کی۔

ڈپٹی کمشنر اسٹیٹ ٹیکس یاسر احمد کی تاجروں کے ساتھ میٹنگ

بہرائچ: (نامہ نگار) ریاستی ٹیکس محکمہ اتر پردیش، ضلع بہرائچ کھنڈ-2 کی جانب سے صوبے میں تجارتی سرگرمیوں کے فروغ، رجسٹریشن بیس اور محصولات میں اضافے، بروقت ریٹرن فائلنگ، جی ایس ٹی پورٹل پر

ٹیکس دہندگان کے ذریعے اپنے موبائل نمبر اور ای میل آئی ڈی کی تازہ کاری، نیز مقامی سطح پر جی ایس ٹی 2.0 اصلاحات کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے مقصد سے ہفتہ کے روز کپڑا تھوک کمیٹی کے مہمان خانہ میں ڈپٹی کمشنر ریاستی ٹیکس کھنڈ-2 یاسر احمد کی صدارت میں تاجروں کے ساتھ ایک مکالماتی پروگرام منعقد کیا گیا۔ ہال میں موجود تمام تاجروں، وکلاء، میڈیا نمائندگان اور محکمہ کے افسران کے درمیان مذکورہ موضوعات پر حکومت کی منشا کے مطابق تبادلۂ خیال کیا گیا۔ تاجروں اور محکمہ کے درمیان بہتر ہم آہنگی قائم کرتے ہوئے تاجروں کے مسائل کے فوری حل اور ایک شفاف نظام تشکیل دینے پر زور دیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر یاسر احمد نے جی ایس ٹی 2.0 اصلاحات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

انہوں نے رجسٹریشن کی بنیاد کو وسیع کرنے، بروقت ریٹرن داخل کرنے اور جی ایس ٹی رجسٹریشن میں متعارف کرائی گئی نئی شق 14A کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔ اس کے علاوہ کمپوزیشن اور سروس سیکٹر کے تاجروں کو انوائسنگ اور ٹیکس جمع کرانے کے نظام کے بارے میں بھی تفصیل سے آگاہ کیا گیا۔ تاجر منڈل کے عہدیدار کلبھوشن اروڑا نے محکمہ کی جانب سے منعقدہ اس پروگرام کو سراہتے ہوئے اسے تاجروں کے لیے نہایت مفید قرار دیا اور تاجروں کے مسائل اور تجاویز پیش کیں۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ تاجروں کے مسائل کے فوری حل کے لیے اس نوعیت کے مکالماتی پروگرام مسلسل منعقد کیے جاتے رہیں گے۔ اس موقع پر ضلع ادیوگ ویاپار منڈل کے صدر دیپک سونی، نگر صدر برج موہن ماتن ہیلیا، جنرل سکریٹری پرمود ڈالمیہ، گلہ ویاپار منڈل کے صدر وکاس ملانی، ضلع خزانچی ویاپار منڈل، ٹیکس بار ایسوسی ایشن کی جانب سے اجے کمار شریواستو، جنرل سکریٹری ٹیکس بار ایسوسی ایشن اور سینئر وکیل راکیش کمار شریواستو، انیل گپتا، شادق خان اور دیگر وکلاء موجود تھے۔ ریاستی ٹیکس محکمہ کی جانب سے ڈپٹی کمشنر یاسر احمد، اسسٹنٹ کمشنر اجے کمار ورما، سندیپ کمار سنگھ، راجیو چودھری، آلوک مشرا اور امبریش تیواری سمیت دیگر افسران بھی موجود رہے۔

پروفیسر اجے تنیجا ایک عظیم ماہرِ تعلیم اور متحرک شخصیت کے مالک: پروفیسر منظور احمد

لکھنؤ: خواجہ معین الدین چشتی لسانی یونیورسٹی (کے. ایم. سی.) کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے آگرہ یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر اور اتر پردیش کے سابق ڈی. جی. پی. پروفیسر منظور احمد

سے ایجوکیشن اویئرنس کمیٹی کے آفس، ان کی رہائش گاہ شیروانی نگر میں ملاقات کی۔ اس موقع پر ایجوکیشن اویئرنس کمیٹی کے بانی اور کنوینر ڈاکٹر مسیح الدین خان بھی موجود تھے۔ اس ملاقات میں خصوصی طور پر تعلیم پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ یہ اہم میٹنگ ایجوکیشن اویئرنس کمیٹی کے زیراہتمام منعقد کی گئی تھی۔ پروفیسر اجے تنیجا نے اس موقع پر تعلیم پر گفتگو کرتے ہوئے نیو ایجوکیشن پالیسی، (نئی تعلیمی پالیسی) پر تفصیل سے گفتگو کی اور اسے یونیورسٹی میں نافذ کرنے پر غور و خوض کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم تعلیم کے معیار کو مزید بہتر سے بہتر بنائیں گے اور اس کے لیے مسلسل کوششیں کر رہے ہیں۔ پروفیسر منظور احمد نے پروفیسر اجے تنیجا کی ستائش کرتے ہوئے کہا: "پروفیسر تنیجا جب سے کے. ایم. سی. یونیورسٹی کے وائس چانسلر بنے ہیں، وہ یونیورسٹی کی تعلیم کو مزید بہتر بنانے کے لیے دن رات کوشاں ہیں۔ میں انہیں آگرہ کے زمانے سے ہی جانتا ہوں، وہ برسوں سے تعلیمی میدان میں سرگرم عمل ہیں۔" پروفیسر منظور احمد نے امید ظاہر کی کہ ان کی مدت کار میں یونیورسٹی مزید بلندیوں کو چھوئے گی اور کافی عرصے بعد اس بھاشا یونیورسٹی کو ایک متحرک شخصیت کا مالک وائس چانسلر ملا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پروفیسر اجے تنیجا ایک عظیم ماہر تعلیم ہیں۔ کمیٹی کے کنوینر ڈاکٹر مسیح الدین خان نے کہا کہ ہماری اویئرنس کمیٹی موجودہ دور میں تعلیم پر بہت کام کر رہی ہے۔ انہوں نے تعلیم کی موجودہ صورتحال اور اس کے سامنے درپیش چیلنجوں پر بات کی اور موجودہ تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے نئے سلیبس (نصاب) کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ پروگرام کے اختتام پر پروفیسر منظور احمد نے کے. ایم. سی. لسانی یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کو شال اور مومنٹو (اعزازی نشان) پیش کر کے ان کا استقبال اور اعزاز کیا۔ اس میٹنگ میں بھاشا یونیورسٹی کے شعبہ انگریزی کے انچارج ڈاکٹر ہارون رشید انصاری بھی موجود تھے، جنہیں ان کے تحقیقی اور ادبی کاموں کے لیے کمیٹی کی جانب سے پروفیسر منظور احمد اور ڈاکٹر مسیح الدین خان نے مومنٹو دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی۔ اویئرنس کمیٹی نے پروفیسر اجے تنیجا کی تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

ریاستی وزیر دنیش پرتاپ سنگھ نے کیا گئو آشرم پرسینڈی کا دورہ

دورے کے دوران ڈی ایم، ایس پی، سی ڈی اور دیگر افسران تھے موجود

بہرائچ: (نامہ نگار) ضلع میں قائم گئو آشرم مراکز میں محفوظ مویشیوں کے لیے کی گئی انتظامات کا جائزہ لینے کے مقصد سے ریاستی وزیر (آزادانہ چارج) برائے باغبانی، زرعی مارکیٹنگ، زرعی غیر ملکی تجارت وزرعی برآمدات اور ضلع بہرائچ کے انچارج وزیر دنیش پرتاپ سنگھ نے رکن اسمبلی پیاگ پور سبھاش ترپاٹھی، ضلع مجسٹریٹ اکشے ترپاٹھی، پولیس سپرنٹنڈنٹ وشواجیت شریواستو اور چیف ڈیولپمنٹ آفیسر سنیل کمار دھوننا کے ہمراہ تحصیل وبلاک قیصر گنج میں واقع عارضی گئو آشرم مرکز

پرسینڈی کا دورہ کیا۔ گئو آشرم پہنچنے پر انچارج وزیر جناب سنگھ نے سب سے پہلے مرکز کا معائنہ کیا، گئو پوجن انجام دیا اور گایوں کو گڑ اور پھل کھلا کر گئو ماتا اور نندی کا احترام کیا۔ معائنے کے دوران چیف ویٹرنری آفیسر ڈاکٹر راجیش اپادھیائے نے بتایا کہ ضلع میں اس وقت شہری و دیہی علاقوں میں مجموعی طور پر 97 عارضی گئو آشرم مراکز، شہری علاقوں میں 2 کانہا گئوشالائیں، 8 کانجی ہاؤسز اور 10 بڑے گئو تحفظ مراکز میں مویشیوں کے تحفظ کا کام جاری ہے۔ جنوری 2019 سے اب تک 33 ہزار سے زائد گئونسل کے جانوروں کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے، جبکہ تقریباً 2700 دلچسپی رکھنے والے مویشی پالکوں اور کسانوں کو وزیراعلیٰ شراکتی اسکیم کے تحت 7000 سے زیادہ مویشی سپرد کیے جا چکے ہیں۔ ڈاکٹر اپادھیائے نے مزید بتایا کہ اپریل 2026 تک گئو آشرم مراکز اور سپرد کیے گئے مویشیوں کی خوراک و دیکھ بھال کے لیے مقررہ رقم متعلقہ افراد کے بینک کھاتوں میں منتقل کر دی گئی ہے، جبکہ مئی 2026 کی ادائیگی کی کارروائیاں مکمل کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ غیر سرکاری تنظیموں (این جی اوز) کے ذریعے گئو آشرم مراکز کے معیاری اور بہتر انتظام کے لیے ضلع میں اقدامات کیے جا رہے ہیں اور اب تک 3 این جی اوز نے درخواست دی ہے۔ تمام مراکز میں بھوسہ، ہرا چارہ، چوکر، مویشی خوراک، گڑ اور نمک وافر مقدار میں موجود ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت عارضی گئو آشرم مرکز پرسینڈی میں 457 مویشی محفوظ ہیں۔ مرکز میں 4000 کوئنٹل سے زائد بھوسہ ذخیرہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ 50 کلوگرام کی 28 بوریاں چوکر، 25 کلوگرام کی 21 بوریاں مویشی خوراک، وافر مقدار میں ہرا چارہ، گڑ اور نمک بھی دستیاب ہیں۔ مرکز میں نصب سی سی ٹی وی کیمرے فعال ہیں اور جانوروں کے لیے مناسب شیڈ، چارہ دان اور پانی کی سہولت بھی موجود ہے۔ دوران معائنہ صفائی ستھرائی تسلی بخش پائی گئی۔ انچارج وزیر نے مرکز میں کیے گئے شجرکاری کے کام کی تعریف کرتے ہوئے ہدایت دی کہ تمام گئو آشرم مراکز میں اسی طرز پر شجرکاری کو یقینی بنایا جائے اور پودوں کی بہتر نشوونما کے لیے ضلعی باغبانی افسر سے تکنیکی تعاون حاصل کیا جائے۔ گئو آشرم مرکز میں ترپال بچھا کر محفوظ انداز میں گوبر جمع کرنے کے عمل کو سراہتے ہوئے وزیر موصوف نے ہدایت دی کہ تیار شدہ گوبر سے نامیاتی کھاد بنائی جائے تاکہ قدرتی کاشتکاری کو فروغ مل سکے۔ اس سلسلے میں بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر نے بتایا کہ مرکز میں ورمی کمپوسٹ پٹ بھی تعمیر کی گئی ہے۔ وزیر کو یہ بھی بتایا گیا کہ ضلع مجسٹریٹ اور چیف ڈیولپمنٹ آفیسر کی جانب سے ایسے اختراعی اقدامات کیے جا رہے ہیں جن کے ذریعے جنگلات اور باغبانی محکموں کو ورمی کمپوسٹ فروخت کر کے گئو آشرم مراکز کو خودکفیل بنایا جا سکے۔

پروفیسر تبسم نقوی گرافک ایرا ہل یونیورسٹی کی وائس چانسلر مقرر

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): شہر علم، ادب، دانش وفہم علی گڑھ اور اے ایم یو کے لیے انتہائی فخر ومباہات اور خوشی وشادمانی کی بات ہے کہ انجینئرنگ فیکلٹی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی سابق ٹیچر، پروفیسر تبسم نقوی کو Graphic Era Hill University، دہرادون کا وائس چانسلر مقرر کیا گیا ہے۔ وہ ایک غیر معمولی ماہر تعلیم، متاثر کن رہنما اور نہایت کامیاب منتظم ہیں، جو ہمیشہ اپنے طلبہ اور ساتھیوں کے لیے رہنمائی اور حوصلہ افزائی کا ذریعہ رہی ہیں۔

پروفیسر تبسم علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں پروفیسر اور ٹریننگ اینڈ پلیسمنٹ آفیسر کے طور پر خدمات انجام دینے سے لے کر AICTE میں ڈائریکٹر بننے، اور اب ایک ممتاز یونیورسٹی کی وائس چانسلر مقرر ہونے تک ان کا شاندار سفر واقعی قابل تحسین اور متاثر کن ہے۔ ان کی محنت، قیادت اور کامیابیاں بے شمار طلبہ اور ہندوستان کی نوجوان نسل، خصوصاً ان نوجوان خواتین کے لیے ایک روشن مثال ہیں جو تعلیم اور انتظامیہ کے شعبوں میں نمایاں مقام حاصل کرنے کا خواب رکھتی ہیں۔

پروفیسر نقوی کو اس باوقار اور مکمل طور پر مستحق کامیابی پر دل کی گہرائیوں سے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اسٹاف، علی گڑھ کے مکین، اور دوست واحباب مبارکباد پیش کر رہے ہیں اور دعائیں دے رہے ہیں کہ وہ اپنے اس اہم عہدے پر عظیم کامیابیاں حاصل کریں اور مستقبل میں بھی مزید اعزازات اپنے نام کرتی رہیں۔ پروفیسر تبسم نقوی کی گرافک ایرا ہل یونیورسٹی، دہرادون کے وی سی مقرر کیے جانے پر شہر علی گڑھ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے اور ان کے چاہنے والے لوگ ان کے شوہر محترم شعیب حیدر صاحب کو مبارکباد دینے کے لیے آ رہے ہیں۔ دونوں اہلیہ اور شوہر حج سے واپس آئی ہیں۔

گھر میں گھس کر توڑ پھوڑ وچھیڑ چھاڑ کرنے والے نوجوان پکڑے گئے

سنت کبیر نگر (ڈاکٹر عنبر بستوی) ضلع کے میںبد اول تھانہ علاقہ میں ایک گھر میں توڑ پھوڑ، چھیڑ چھاڑ اور مارپیٹ کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ الزام ہے کہ نصف درجن نوجوانوں نے اس واقعہ کو انجام دیا۔ مقامی لوگوں نے نوجوانوں کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا۔ تمام نوجوانوں کا تعلق بکھیرا تھانہ علاقہ کے امرودبہ گاؤں سے بتایا جاتا ہے۔ کونسلر سمیر عالم نے کہا کہ نوجوانوں نے کافی نقصان پہنچایا۔ اطلاع ملنے پر پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور تمام ملزمان کو حراست میں لے کر تھانے لے گئے۔ پولیس معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے۔ پولیس کو دی گئی تحریری درخواست میں شوکت علی کے بیٹے رضوان اللہ نے بتایا کہ اس کا اپنے بیٹے ساجد کی بیوی رحمت نشاء سے جھگڑا چل رہا تھا۔ رضوان اللہ کے مطابق جب اس نے اعتراض کیا تو اس کی بہو نے اسے گالیاں دیں اور مارپیٹ شروع کر دیں۔ اس کے بعد بہو رحمت نشاء نے اپنی بہن کے بیٹے عمران اور کچھ لوگوں کو بلایا۔

الزام ہے کہ ان لوگوں نے گھر میں گھس کر رضوان اللہ کی دکان میں توڑ پھوڑ کی۔ انہوں نے اس کی پوتی ثناء اور بیٹی سازیہ کے ساتھ بھی چھیڑ چھاڑ کی اور مارپیٹ کی۔ مقامی لوگوں نے مداخلت کی تو ملزمان نے ان کے ساتھ بدسلوکی کی اور جان سے مارنے کی دھمکیاں دیں۔ اس سلسلے میں انسپکٹر انچارج راکیش کمار سنگھ نے بتایا کہ انہیں ابھی تک کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔ شکایت موصول ہونے کے بعد قواعد کے مطابق مزید کارروائی کی جائے گی۔

افہام زماں سوسائٹی کے کاموں کی ستائش

لکھنؤ: نوابین اودھ کمیٹی نواز گنج نگریا کے صدر جاوید نواب نے عشرہ محرم کی شاہی ضریح کے سلسلہ میں افہام زماں سوسائٹی کے ذریعہ کئے گئے کاموں کی ستائش کی ہے۔ انہوں نے ایک ریلیز میں کہا کہ سوسائٹی گزشتہ 14 برسوں سے حسین آباد ٹرسٹ کی شاہی ضریح کو یوم عاشورہ کو دفن کرانے کے لئے مسلسل حکومت وانتظامیہ سے مطالبہ کرتی رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سوسائٹی ہندو، شیعہ وسنی تعزیہ داروں کے جذبات کے پیش نظر اس سنجیدہ مسئلہ پر مسلسل کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ لکھنؤ کے عوام بھی چاہتے ہیں کہ 10 محرم کی شاہی ضریح عقیدت واحترام کے ساتھ روایت کے مطابق اٹھا کر دفن کرائی جائے۔ اس سلسلہ میں افہام زماں سوسائٹی کو شہر کی ماتمی انجمنوں، اداروں کے ساتھ ہی علماء اور نوابین اودھ کی حمایت بھی حاصل ہے۔

شادی شدہ خاتون کی مشتبہ حالت میں موت، قتل کا الزام

سنت کبیر نگر (ڈاکٹر عنبر بستوی) بکھیرا تھانہ علاقہ کے تہرا گاؤں میں ایک شادی شدہ خاتون کی مشتبہ حالت میں موت ہوگئی۔ اس کے والدین نے اس کے شوہر اور سسرال والوں پر قتل کا الزام لگایا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ خاتون کو بچہ نہ ہونے اور جہیز کا مطالبہ کرنے پر مسلسل ہراساں کیا جا رہا تھا۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ متوفی کے بھائی جیتندر کمار (ساکن پارسا جعفر، پرانی بستی، بستی) نے پولیس میں درج شکایت میں کہا کہ اس کی بہن، کسم کی شادی کنہیا کنوجیا (ساکن تہرا، بکھیرا، سنت کبیر نگر) سے 4 مئی 2023 کو ہوئی تھی۔ اسے ذہنی اور جسمانی تشدد کا نشانہ بنایا۔ اہل خانہ کا الزام ہے کہ سسرال والے 50 ہزار روپے کے اضافی جہیز کا مطالبہ کر رہے تھے۔ مطالبہ پورا نہ ہونے پر شادی شدہ خاتون کو جسمانی وجسمانی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ ان کا دعویٰ ہے کہ کنہیا اور اس کے خاندان کے افراد نے کسم کا گلا دبا کر قتل کیا۔ الزام ہے کہ قتل کے بعد لاش کو پھندے سے لٹکا دیا گیا تاکہ اسے خودکشی معلوم ہو اور بعد میں متوفی نے اسے نیچے اتار دیا۔ اہل خانہ کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ اس کے جسم کے کئی حصوں پر زخموں کے نشانات پائے گئے ہیں۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی، لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ اس دوران مشتعل اہل خانہ نے پولیس کے سامنے ہنگامہ کیا اور ملزمان کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ ادھر تھانہ انچارج اوماشنکر تیواری کا کہنا ہے کہ شکایت کی بنیاد پر معاملے کی جانچ کی جا رہی ہے اور پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے کے بعد مزید قانونی کارروائی کی جائے گی۔

BRIHANMUMBAI MUNICIPAL CORPORATION

هائیڈرولک انجینئر کا شعبہ (اوسی ڈویژن)

نمبر ڈپٹی ایچ ای (ایم اینڈ ای)A M III\1031\پی پی\تاریخ:04-06-2026

ای ٹینڈر نوٹس

برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن کے کمشنر نیچے دیے گئے کام کے لیے تین پیکٹ سسٹم میں آئٹم ریٹ کی بنیاد پر لائن میں کام کرنے والی فرموں سے آن لائن ٹینڈر طلب کرتا ہے۔

محکمہ	ہائیڈرولک انجینئر
سیکشن	ڈپٹی ہائیڈرولک انجینئر (ایم اینڈ ای) AM-3 پسے پنجراپور۔
مہاٹینڈر ریوئی نمبر	2026_MCGM_1306602
کام کا نام	والو مینٹیننس سیکشن M-3 A پنجراپور پر الیکٹریکل ایکچیوٹرز اور مختلف تتلی والوز کے گیئر باکس کی سروسنگ اور اوور ہالنگ۔
ویب سائٹ	https://mahatenders.gov.in

ٹینڈر دستاویز کو بی ایم سی کی ویب سائٹ اور https://mahatenders.gov.in سے ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے۔

دستخط
(اے آر پٹنے)
ڈپٹی ہائیڈرولک انجینئر (ایم اینڈ ای) AM-3 پسے پنجراپور۔

PRO/497/ADV/2026-27

اپنی مرضی سے اپنا علاج نہ کریں

محسن نقوی تہران پہنچ گئے، ایران اور امریکہ مذاکرات پر اہم پیغام کی اطلاعات

تہران (یو این آئی) امریکہ اور ایران کے درمیان جاری مذاکرات میں جمود اور متضاد بیانات کے ماحول میں پاکستان کے وزیر داخلہ محسن نقوی ہفتے کے روز تہران پہنچ گئے، جہاں ان کا استقبال ایرانی وزیر داخلہ اسکندر مومنی نے کیا۔

میڈیا رپورٹس اور باخبر ذرائع کے مطابق محسن نقوی مبینہ طور پر ایک اہم پیغام لے کر تہران پہنچے ہیں، جو پاکستانی فوج کے سربراہ جناب عاصم منیر کی جانب سے ایرانی قیادت کے لیے بتایا جا رہا ہے۔ ادھر امریکہ اور ایران کے درمیان بالواسطہ مذاکرات میں کشیدگی اور غیر یقینی صورتحال برقرار ہے، جبکہ دونوں جانب سے متضاد بیانات سامنے آ رہے ہیں۔

سیاسی تجزیہ کاروں کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ کی حکمت عملی سخت دباؤ اور غیر مستقیم سفارت کاری کے امتزاج پر مبنی دکھائی دیتی ہے۔ مختلف تجزیوں میں کہا گیا ہے کہ امریکی صدر کے متضاد بیانات کا مقصد مخالف فریق پر نفسیاتی دباؤ بڑھانا اور مذاکراتی پوزیشن کو مضبوط بنانا ہو سکتا ہے۔ دوسری جانب تہران میں سرکاری اور نیم سرکاری میڈیا کی رپورٹنگ حکومتی اور عسکری قیادت کے بیانات سے ہم آہنگ دکھائی دیتی ہے۔ مبصرین کے مطابق ایران کے اندر امریکہ کے ساتھ تعلقات اور مذاکرات کے حوالے سے مختلف سیاسی حلقوں میں اختلاف رائے موجود ہے۔

تجزیوں میں یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ ایران کے بعض بااثر حلقے عوامی سطح پر "فتح" اور استحکام کا تاثر برقرار رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں، جبکہ مذاکراتی عمل کے مستقبل کے بارے میں غیر یقینی صورتحال بدستور برقرار ہے۔ واضح رہے کہ ایران اور امریکہ کے درمیان ثالثوں کے ذریعے مذاکرات کا سلسلہ جاری ہے۔

گلگت بلتستان اسمبلی کے انتخابات، 24 نشستوں پر ووٹنگ جاری

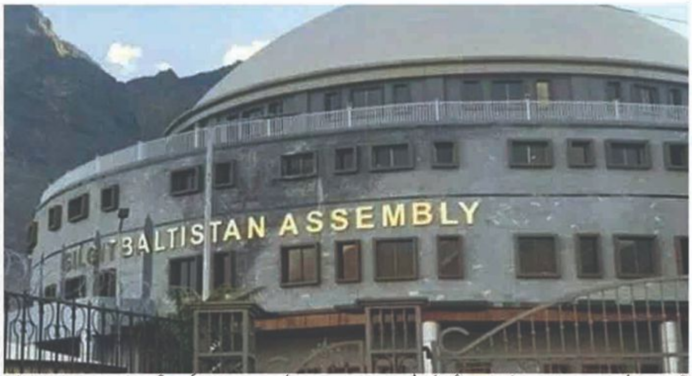

گلگت (یو این آئی) پاکستان کے زیر انتظام گلگت بلتستان میں قانون ساز اسمبلی کی 24 نشستوں پر انتخابات کے لیے آج اتوار کو ووٹنگ جاری ہے۔ چیف الیکشن کمشنر راجہ شہباز خان نے مختلف پولنگ اسٹیشنوں کا دورہ کر کے انتخابی عمل، سکیورٹی انتظامات اور پولنگ کے ماحول کا جائزہ لیا۔

الیکشن کمیشن کے مطابق مجموعی طور پر 9 لاکھ 58 ہزار 480 ووٹرز حق رائے دہی استعمال کرنے کے اہل ہیں۔ پولنگ صبح 8 بجے شروع ہوئی جو شام 5 بجے تک بغیر کسی وقفے کے جاری رہے گی۔ پولنگ عملے اور انتخابی سامان کی تمام پولنگ اسٹیشنوں تک ترسیل مکمل کر دی گئی ہے، جبکہ صوبے کے تمام اضلاع میں 1391 پولنگ اسٹیشن قائم کیے گئے ہیں۔ ان میں سے 349 پولنگ اسٹیشنوں کو حساس اور 551 کو انتہائی حساس قرار دیا گیا ہے۔ گلگت بلتستان اسمبلی کے انتخابات میں مجموعی طور پر 403 امیدوار میدان میں ہیں، جن میں 396 مرد اور 8 خواتین امیدوار شامل ہیں۔

انتخابی میدان میں مجلس وحدت مسلمین کے 7، جماعت اسلامی اور متحدہ قومی موومنٹ کے 6، 6 امیدوار حصہ لے رہے ہیں، جبکہ 266 آزاد امیدوار بھی مختلف حلقوں سے قسمت آزما رہے ہیں۔

گلگت بلتستان اسمبلی 33 نشستوں پر مشتمل ہے، جن میں 24 براہ راست منتخب نشستیں، 6 خواتین اور 3 ٹیکنوکریٹس کی مخصوص نشستیں شامل ہیں۔ حکومت سازی کے لیے کسی بھی جماعت یا اتحاد کو 17 نشستوں کی سادہ اکثریت درکار ہوگی۔

پاکستان پیپلز پارٹی کے 23، پاکستان مسلم لیگ (ن) کے 22، استحکام پاکستان پارٹی کے 15، پاکستان مسلم لیگ کے 11 اور جمعیت علمائے اسلام (ف) کے 9 امیدوار انتخابی دوڑ میں شامل ہیں۔

انتخابات کے پُرامن انعقاد کو یقینی بنانے کے لیے سخت سکیورٹی انتظامات کیے گئے ہیں۔ مقامی پولیس، گلگت بلتستان اسکاؤٹس اور پنجاب پولیس کے اہلکار مختلف علاقوں میں تعینات ہیں، جبکہ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے انتخابی حلقوں میں فلیگ مارچ بھی کیا ہے۔

شمالی کوریا کا دوٹوک اعلان: ایٹمی پروگرام پر کوئی سمجھوتہ نہیں

ملک اپنی سلامتی کو درپیش کسی بھی خطرے کو برداشت نہیں کرے گا: کم یو جونگ

پیانگ یانگ، (ایجنسیاں): شمالی کوریا کے رہنما کم جونگ اُن کی بااثر بہن کم یو جونگ نے واضح اعلان کیا ہے کہ ملک کا جوہری پروگرام اور ایٹمی طاقت کی حیثیت کسی بھی صورت قابل مذاکرات نہیں ہے۔ سرکاری خبر رساں اداروں کے مطابق کم یو جونگ نے ایک بیان میں کہا کہ شمالی کوریا کی جوہری طاقت کی حیثیت 'مکمل طور پر ناقابل مذاکرات' ہے اور ملک اپنی سلامتی کو درپیش کسی بھی خطرے کو برداشت نہیں کرے گا۔

یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب چینی صدر شی جن پنگ پیر سے شمالی کوریا کا دو روزہ سرکاری دورہ شروع کر رہے ہیں۔ گزشتہ سات برسوں میں یہ شی جن پنگ کا شمالی کوریا کا پہلا دورہ ہوگا۔ کم یو جونگ نے اپنے بیان میں امریکہ پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ واشنگٹن اب بھی شمالی کوریا کو ایٹمی ہتھیاروں سے دستبردار کرانے کے خواب دیکھ رہا ہے، جو حقیقت سے دور اور پرانا موقف ہے۔ انہوں نے امریکی دعوے کو بھی مسترد کیا جس میں کہا گیا تھا کہ حالیہ چین امریکہ سربراہی ملاقات کے دوران شمالی کوریا کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک کرنے کے مشترکہ ہدف پر اتفاق کیا گیا تھا۔ کم یو جونگ کے مطابق یہ دعویٰ 'غلط معلومات' پر مبنی ہے۔

شمالی کوریا نے 2023 میں اپنی ایٹمی حیثیت کو آئین کا حصہ بنا دیا تھا اور اس کے بعد سے پیانگ یانگ بارہا خود کو 'ناقابل واپسی جوہری ریاست' قرار دیتا رہا ہے۔ دوسری جانب شمالی کوریا کے رہنما کم جونگ اُن نے ایک بڑے اسلحہ ساز کارخانے کا دورہ بھی کیا اور میزائلوں کی پیداوار میں اضافے کی ہدایت جاری کی۔ سرکاری میڈیا کے مطابق انہوں نے ملکی دفاعی صلاحیت کو مزید مضبوط بنانے پر زور دیا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ کم یو جونگ کا تازہ بیان اس بات کا اشارہ ہے کہ شمالی کوریا اپنے جوہری پروگرام پر کسی بھی قسم کے بین الاقوامی دباؤ یا مذاکراتی مطالبات کو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں اور اپنی دفاعی حکمت عملی کو مزید آگے بڑھانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ یاد رہے شمالی کوریا اقوام متحدہ کی پابندیوں کے باوجود اپنے جوہری اور بیلسٹک میزائل پروگرام کو مسلسل وسعت دے رہا ہے، جس پر امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک بارہا تشویش کا اظہار کر چکے ہیں۔

> دوسری جانب شمالی کوریا کے رہنما کم جونگ اُن نے ایک بڑے اسلحہ ساز کارخانے کا دورہ بھی کیا اور میزائلوں کی پیداوار میں اضافے کی ہدایت جاری کی۔ سرکاری میڈیا کے مطابق انہوں نے ملکی دفاعی صلاحیت کو مزید مضبوط بنانے پر زور دیا۔

مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی فورسز نے 8 فلسطینیوں کو گرفتار کرلیا، ہیبرون میں شہریوں کے گھروں پر چھاپہ

یروشلم، (ایجنسیاں) اسرائیلی فوج نے مقبوضہ مغربی کنارے کے متعدد علاقوں میں چھاپوں کے دوران 8 فلسطینیوں کو گرفتار کرلیا جب کہ وسطی غزہ کی پٹی میں دیرالبلاح کے ساحل پر اسرائیلی

بحریہ کی فائرنگ سے ایک فلسطینی ماہی گیر ہلاک ہوگیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اسرائیلی فورسز نے رام اللہ کے مشرق میں واقع گاؤں کفر مالک سے تین فلسطینیوں کو گرفتار کرلیا۔ اس کے علاوہ تین فلسطینی بھائیوں کو سلفیت کے شمال میں واقع گاؤں کیرا سے بھی حراست میں لیا گیا جب کہ ایک اور فلسطینی کو بیت لحم کے مغرب میں واقع دوحہ قصبے سے گرفتار کیا گیا۔ ہیبرون میں اسرائیلی فورسز نے شہریوں کے گھروں پر چھاپہ مارا اور ایک اور فلسطینی کو گرفتار کرلیا، جس سے گرفتاریوں کی کل تعداد آٹھ ہوگئی۔

اسرائیل میں 3 مقامات پر فائرنگ سے ایک ہلاک، 5 زخمی

واردات کے بعد علاقے میں بھاری نفری تعینات، مزید ممکنہ خطرات کے پیش نظر سرچ آپریشن جاری

یروشلم، (ایجنسیاں): اسرائیل کے وسطی علاقے میں مقبوضہ مغربی کنارے کے قریب فائرنگ کے ایک واقعے میں ایک شخص ہلاک جبکہ پانچ دیگر زخمی ہوگئے۔ اسرائیلی حکام نے واقعے کو مشتبہ دہشت گرد حملہ قرار دیتے ہوئے بتایا ہے کہ حملہ آور کو موقع پر ہی ہلاک کر دیا گیا۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق فائرنگ کا واقعہ اتوار کے روز وسطی اسرائیل میں پیش آیا۔ اسرائیلی پولیس کا کہنا ہے کہ حملہ آور نے مختلف مقامات پر فائرنگ کی جس کے بعد سکیورٹی فورسز نے فوری کارروائی کرتے ہوئے اسے 'نیوٹرلائز' کر دیا، تاہم حملہ آور کی شناخت فوری طور پر ظاہر نہیں کی گئی۔ اسرائیلی پولیس کے مطابق واقعے کے بعد علاقے میں بھاری نفری تعینات کر دی گئی ہے اور مزید ممکنہ خطرات کے پیش نظر سرچ آپریشن جاری ہے۔ اسرائیلی ایمبولینس سروس کے مطابق فائرنگ کے نتیجے میں 35 سالہ شخص گولی لگنے سے ہلاک ہوگیا جبکہ پانچ افراد زخمی ہوئے۔ زخمیوں میں دو افراد کی حالت تشویشناک بتائی گئی ہے جبکہ دیگر کو طبی امداد کے لیے قریبی اسپتال منتقل کر دیا گیا۔ رپورٹس کے مطابق فائرنگ کے واقعات وسطی اسرائیل کے تین مختلف مقامات پر پیش آئے جو فلسطینی شہر قلقیلیہ کے قریب واقع ہیں۔ واقعے کے بعد سکیورٹی اداروں نے پورے علاقے میں نگرانی اور چیکنگ کا عمل مزید سخت کر دیا ہے۔ فلسطینی مزاحمتی تنظیم حماس نے حملے کو سراہتے ہوئے بیان جاری کیا، تاہم تنظیم نے اس کارروائی کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔ دوسری جانب اسرائیلی وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو نے واقعے کے بعد سکیورٹی صورتحال کا جائزہ لیا اور کہا کہ وہ اس مہلک فائرنگ حملے سے متعلق مسلسل معلومات حاصل کر رہے ہیں۔

اسرائیلی حکومت نے واقعے کی مکمل تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ یہ واقعہ ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب خطے میں سکیورٹی صورتحال پہلے ہی کشیدہ ہے اور اسرائیل و فلسطینی علاقوں میں حالیہ مہینوں کے دوران تشدد کے متعدد واقعات رونما ہو چکے ہیں۔

امریکہ میں تلنگانہ کے نوجوان انشل کنچا کا گولی مار کر قتل

واشنگٹن، (ایجنسی) امریکہ میں تلنگانہ کے ایک نوجوان کا گولی مار کر قتل کر دیا گیا۔ نوجوان وہاں پارٹ ٹائم پیزا ڈیلیوری کا کام کرتا تھا۔ واقعہ کے وقت وہ ایک آرڈر کی ڈیلیوری دینے گیا تھا۔ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ پیزا کا وہ آرڈر فرضی تھا۔ 28 سالہ کنچا کی موت امریکی ریاست پنسلوانیا کے شمال مشرقی شہر فلاڈیلفیا میں ہوئی۔ اہل خانہ سے موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق انشل تلنگانہ کے ضلع میڈچل-ملکاجگیری کے گنڈلا پوچم پلی کا رہنے والا تھا۔ وہ ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں نوکری کرتا تھا، لیکن ساتھ ہی ویک اینڈ پر اضافی آمدنی کیلئے پارٹ ٹائم پیزا ڈیلیوری کا کام بھی کرتا تھا۔ بتایا گیا ہے کہ انشل کو دیر رات ایک سنسان جگہ پر پیزا ڈیلیور کرنے کا آرڈر ملا۔ جب وہ وہاں پہنچا تو 2 نامعلوم افراد نے اس پر گولیاں چلا دیں۔ انہوں نے انشل کے سر میں کئی گولیاں ماریں اور پھر موقع سے فرار ہو گئے۔ اس کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔

مسلمان طلبہ کیساتھ امتیازی سلوک، امریکہ کی معروف مسلم تنظیم نے اسکولوں کے خلاف مقدمہ دائر کردیا

متاثرین نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جو دیگر طلبہ تنظیموں سے مختلف ہو لیکن انہیں الگ نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں ان کے تعلیمی اور پیشہ ورانہ مواقع متاثر ہوئے: وکیل دفاع

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکہ کی معروف مسلم شہری حقوق تنظیم کونسل آن امریکن اسلامک ریلیشنز (سی اے آئی آر) نے ورجینیا کے ایک بڑے سرکاری اسکول سسٹم کے خلاف وفاقی عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ تنظیم کا موقف ہے کہ 4 مسلم طلبہ کو ان کے مذہبی اور نسلی پس منظر کی بنیاد پر غیر قانونی طور پر سزا دی گئی۔ مقدمے میں الزام لگایا گیا ہے کہ ورجینیا کے فیئر فیکس کاؤنٹی پبلک اسکولز (ایف سی پی ایس) نے امریکہ کے معروف تعلیمی ادارے تھامس جیفرسن ہائی اسکول فار سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں زیر تعلیم مسلم طلبہ کے ساتھ امتیازی سلوک کیا۔ عدالتی دستاویزات کے مطابق معاملہ اکتوبر 2025 میں مسلم اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (ایم ایس اے) کی جانب سے سوشل میڈیا پر پوسٹ کی گئی ایک ویڈیو سے شروع ہوا۔ یہ ویڈیو ایک مقبول آن لائن ٹرینڈ کا حصہ تھی جسے مختلف طلبہ تنظیمیں اپنے پروگراموں کی تشہیر اور نئے اراکین کو متوجہ کرنے کے لیے استعمال کر رہی تھیں۔ ویڈیو میں طلبہ اپنے ساتھیوں سے ایسوسی ایشن کے اجلاس میں شرکت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ انکار کی صورت میں دیگر طلبہ مزاحیہ انداز میں انہیں اٹھا کر لے جاتے دکھائی دیتے ہیں۔ مقدمے کے مطابق ویڈیو میں نہ کوئی دھمکی تھی، نہ اسلحہ اور نہ ہی کسی حقیقی تنازع کا حوالہ دیا گیا تھا۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ دیگر طلبہ تنظیموں نے بھی اسی نوعیت کی ویڈیوز بنائیں جن میں فرضی تشدد اور اسلحے کے مناظر شامل تھے لیکن ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

تنظیم کے مطابق مسلم طلبہ کے خلاف کارروائی اس وقت کی گئی جب کچھ سوشل میڈیا صارفین اور بیرونی حلقوں نے ویڈیو کو حماس کی حمایت اور 7 اکتوبر 2023 کے واقعات سے جوڑنے کی کوشش کی۔ مقدمے میں کہا گیا ہے کہ اسکول انتظامیہ نے انہی الزامات کو بنیاد بنا کر طلبہ کو معطل کیا، ان پر یہود مخالف رویے کا الزام عائد کیا اور ان کے تعلیمی ریکارڈ میں تادیبی کارروائی درج کر دی۔ درخواست کے مطابق ایک طالبعلم کو فلسطین کے نقشے والی سویٹ شرٹ پہننے سے بھی روک دیا گیا۔ طلبہ کی شناخت کو تحفظ فراہم کرنے کیلئے عدالتی ریکارڈ میں ان کے نام ظاہر نہیں کیے گئے۔ تنظیم کی وکیل کیتھرین کیک نے کہا کہ مسلم طلبہ نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جو دیگر طلبہ تنظیموں سے مختلف ہو، لیکن انہیں الگ نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں ان کے تعلیمی اور پیشہ ورانہ مواقع متاثر ہوئے۔

مقدمے میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ معطلی کے باعث طلبہ کو شہرت کو نقصان، آن لائن ہراسانی، دھمکیوں، کالج داخلوں اور انٹرن شپ کے مواقع میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ دوسری جانب اسکول حکام پہلے ہی اپنے مؤقف کا دفاع کرتے ہوئے کہہ چکے ہیں کہ ویڈیو میں فرضی اغوا اور تشدد جیسے مناظر دکھائے گئے تھے جو اسکول کے ماحول کے لیے مناسب نہیں تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ غزہ جنگ کے تناظر میں ایسی ویڈیوز بعض طلبہ اور خاص طور پر یہودی کمیونٹی کے لیے تکلیف دہ محسوس ہو سکتی ہیں۔

تنظیم کے وکلاء کا موقف ہے کہ اسکول کی کارروائی امریکی آئین میں دی گئی آزادی اظہار، مساوی حقوق اور شہری حقوق کے وفاقی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ قانونی ماہرین کے مطابق مقدمے کا فیصلہ اس بات پر منحصر ہوگا کہ آیا مسلم طلبہ یہ ثابت کر پاتے ہیں کہ اسی نوعیت کے رویے پر غیر مسلم طلبہ کے خلاف کارروائی نہیں کی گئی۔ اگر عدالت مذہبی یا نسلی بنیاد پر امتیازی سلوک کے شواہد قبول کر لیتی ہے تو یہ مقدمہ امریکا میں تعلیمی اداروں میں شہری حقوق سے متعلق اہم ترین مقدمات میں شمار ہو سکتا ہے۔ درخواست میں طلبہ کے خلاف تادیبی ریکارڈ ختم کرنے، ہرجانے کی ادائیگی اور آئندہ ایسے اقدامات روکنے کے لیے عدالتی احکامات جاری کرنے کی استدعا بھی کی گئی ہے۔

سعودی عرب کا غزہ کے لیے نیا امدادی قافلہ روانہ

ریاض (یو این آئی) سعودی عرب نے فلسطینی عوام کی امداد کے لیے اپنی انسانی ہمدردی کی کوششیں جاری رکھتے ہوئے غزہ کے لیے ایک نیا امدادی قافلہ روانہ کر دیا ہے، جس کے تحت خوراک اور راشن کی فراہمی کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ کنگ سلمان ہیومینیٹیرین ایڈ اینڈ ریلیف سینٹر نے اعلان کیا ہے کہ نئی انسانی امدادی کھیپ میں خوراک کے پیکٹس شامل ہیں، جو فلسطینی عوام کی مدد کے لیے جاری عوامی مہم کے تحت فراہم کیے جا رہے ہیں۔ امدادی سامان غزہ میں سعودی مرکز برائے ثقافت و ورثہ کے حوالے کیا جاتا ہے، جو کنگ سلمان ریلیف سینٹر کا شراکت دار ادارہ ہے۔ اس کی فیلڈ ٹیمیں امداد کو پناہ گزین کیمپوں، عارضی رہائشی مراکز اور ضرورت مند خاندانوں تک پہنچاتی ہیں۔ اسی سلسلے میں مرکزی کچن نے گزشتہ روز وسطی اور جنوبی غزہ میں 24 ہزار 800 گرم کھانے تقسیم کیے، جن سے اتنے ہی افراد مستفید ہوئے۔

یورپی یونین کا لبنان، اسرائیل جنگ بندی معاہدے کا خیر مقدم، پائیدار امن پر زور

برسلز (یو این آئی) یورپی یونین نے ہفتے کے روز کہا ہے کہ امریکہ کی ثالثی میں طے پانے والا لبنان اور اسرائیل کے درمیان جنگ بندی کا معاہدہ تنازع کے خاتمے اور خطے میں پائیدار امن و سلامتی کے قیام کے لیے ایک نیا موقع فراہم کرتا ہے۔

یورپی یونین کی خارجہ پالیسی کی سربراہ کایا کالاس نے ایک بیان میں کہا کہ یورپی بلاک کو یقین ہے کہ اسرائیل اور لبنان تعمیری انداز میں براہ راست مذاکرات جاری رکھیں گے۔

انہوں نے تمام فریقوں پر زور دیا کہ وہ معاہدے کی شرائط پر مکمل عمل درآمد کریں اور حزب اللہ کی جانب سے پیش کی جانے والی کسی بھی اضافی شرط کو مسترد کریں۔ کایا کالاس نے کہا کہ تمام فوجی کارروائیاں فوری طور پر بند ہونی چاہئیں اور حزب اللہ کو دریائے لیتانی کے جنوبی علاقے سے اپنے عناصر واپس بلانے چاہئیں، جبکہ اسرائیل کو بھی لبنانی سرزمین سے اپنی افواج واپس نکالنی چاہئیں۔

انہوں نے اعلان کیا کہ یورپی یونین لبنانی حکومت کی حمایت جاری رکھے گی اور اسرائیل و لبنان کے درمیان طے پانے والے کسی بھی معاہدے کے نفاذ میں تعاون کے لیے تیار ہے۔ کایا کالاس کے مطابق مسلسل کشیدگی اور فضائی حملوں کے باعث لبنانی عوام کو انسانی، سماجی اور معاشی سطح پر بھاری قیمت ادا کرنا پڑ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ لبنانی مسلح افواج کے لیے یورپی یونین کی حمایت حکومت کی ان کوششوں میں اہم کردار ادا کر رہی ہے جن کا مقصد پورے ملک میں اسلحے پر ریاست کی عملداری قائم کرنا ہے۔ کالاس نے بتایا کہ 4 جون کو یورپی امن سہولت کے تحت لبنانی فوج کے لیے منظور کی گئی 100 ملین یورو کی نئی امداد فوجی صلاحیتوں کو مزید مضبوط بنانے میں مدد دے گی۔ انہوں نے زور دیا کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 1701 پر مکمل عمل درآمد ناگزیر ہے، جو لبنان کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کے احترام اور ریاست کے علاوہ تمام مسلح گروہوں کے غیر مسلح ہونے پر زور دیتی ہے۔ کایا کالاس نے لبنان میں یونیفل کی مکمل حمایت کا اعادہ کرتے ہوئے امن فوجیوں پر حملوں کی شدید مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ مارچ سے اب تک سات امن اہلکار ہلاک ہو چکے ہیں اور ان واقعات پر مکمل احتساب ہونا چاہیے۔

واضح رہے کہ امریکی سرپرستی میں لبنان، امریکہ اور اسرائیل کے درمیان حالیہ مذاکرات کے بعد جنگ بندی کے نفاذ پر اتفاق کیا گیا ہے، تاہم اس معاہدے کو حزب اللہ نے تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے اسے "باعث شرم اور توہین آمیز" قرار دیا ہے۔ دوسری جانب جوزف عون اور نواف سلام نے مؤقف اختیار کیا ہے کہ موجودہ حالات میں مذاکرات جنوبی لبنان کے عوام کے لیے بہترین راستہ ہیں۔

'زومبی خلیات' ہمیشہ نقصان دہ نہیں، نئی تحقیق نے پرانا نظریہ بدل دیا

چینگدو (یو این آئی) نئی سائنسی تحقیقات نے "خلیاتی بڑھاپے" یا عام طور پر "زومبی خلیات" کہلانے والے خلیات کے بارے میں روایتی تصورات کو چیلنج کر دیا ہے۔ طویل عرصے سے ان خلیات کو بڑھاپے اور دائمی بیماریوں کی ایک اہم وجہ سمجھا جاتا رہا ہے، تاہم نئی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ جسم میں ان کا کردار پہلے کے اندازوں سے کہیں زیادہ پیچیدہ ہے۔

سائنس ڈیلی کے مطابق جریدے ایجنگ۔ یو ایس میں شائع ہونے والی ایک ریویو تحقیق میں جائزہ لیا گیا ہے کہ یہ خلیات جسم میں بڑھاپے کے عمل پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں اور مستقبل میں اینٹی ایجنگ علاج کے لیے زیادہ مخصوص اور ہدف شدہ حکمت عملیوں کی ضرورت کیوں پیش آ سکتی ہے۔ یہ تحقیق سچوان یونیورسٹی کے ویسٹ چائنا ہسپتال کے ڈیپارٹمنٹ آف ٹارگٹڈ تھراپی اینڈ امیونولوجی کے محققین جیان ڈنگ اور ڈونگ یانگ کی قیادت میں تیار کی گئی۔

محققین کے مطابق خلیاتی بڑھاپے کا شکار خلیات وہ ہوتے ہیں جو مکمل طور پر تقسیم ہونا بند کر دیتے ہیں۔ ماضی میں انہیں نقصان دہ سمجھا جاتا تھا کیونکہ یہ جسم میں جمع ہو کر ایسے کیمیائی مادے خارج کرتے ہیں جو سوزش پیدا کر کے اردگرد کے ٹشوز کو متاثر کر سکتے ہیں۔ تاہم حالیہ مطالعات سے معلوم ہوا ہے کہ یہ خلیات بعض حالات میں مفید کردار بھی ادا کرتے ہیں۔ ان میں زخموں کے بھرنے میں مدد، جنین کی نشوونما میں معاونت اور جسم کے مختلف ٹشوز کے توازن کو برقرار رکھنا شامل ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ اس نئی سمجھ بوجھ کے بعد سائنسدان بڑھاپے اور اس سے وابستہ بیماریوں کے بارے میں اپنے نظریات پر نظرِ ثانی کر رہے ہیں، جبکہ مستقبل کی تحقیق ان خلیات کے نقصان دہ اور فائدہ مند کرداروں میں فرق کرنے پر مرکوز ہوگی تاکہ زیادہ مؤثر علاج تیار کیے جا سکیں۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو.کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔